رازوفا

ابیہا علی شاہ

رازوفاز قلم: ابیہا علی شاہ

Epi # 1

شام کی سرخی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی باہر بچوں کے کھلینے کی مخصوص آوازیں آرہی تھی یہ محلہ نہ زیادہ بڑا تھا نہ زیادہ چھوٹا لیکن۔۔۔ سنگھیوں کی محفلیں، میچ کرکٹ ہاکی وغیرہ کے لیے علحیدہ ایک ویرانی میں بندوبست کیا گیا تھا بوڑھوں اور ادھیڑ عمروں کے لیے برگد کے درخت کے نیچے رفیق نمبردار کی ویران سی حویلی میں چرپائیاں بچھائی گئی تھیں جہاں وہ عصر سے مغرب تک بیٹھ کر سیاست کو زیر بحث لاتے چونکہ رفیق صاحب کی یہ جگہ روڈ کے ساتھ تھی تو آنے جانے والوں اور دیکھنے سننے والوں کو کافی دلچسپ لگتا تھا کیونکہ ماحول اچھا ہوتا تھا تو سب اس میں ہوتے تھے یہ دور بھی پرانے وقتوں کی یاد دلا دیتا تھا۔۔۔

یہ بغیرت ایک دفعہ میرے ہاتھ تو لگے ساری بغیرتی ناک کے ذریعے باہر نکالوں گا ماسٹر جی کا غصے سے برا حال تھا ان کی رعب دار آواز سے علیزے اور زارا بیگم بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔

آخر ہوا کیا ہے آپ ہر وقت اس کے پیچھے لگے رہتے ہیں زارہ بیگم بالآخر ہمت کرتے ہوئے بولیں تھیں۔

یہ پوچھو کیا نہیں ہوا تمھاری اس ذلیل اولاد نے مجھے بدنام کرنے کی کوئی کثر نہیں چھوڑی گلی محلے میں مجھے بدنام کر کے رکھ دیا ہے تمھارے اس لاڈلے نے۔۔۔؟

تمھاری اس اولاد سے تنگ آ گیا ہوں یہ ساری تمھاری دی گئی آزادیوں کا نتیجہ ہے۔آج اسے طارق کے اڈے پر موالیوں کے ساتھ اپنی سے بڑی عمر والوں کے ساتھ سوٹہ لگاتے دیکھا ہے تمھیں پتہ ہے مجھے اتنی شرم آئی دل کیا زمین پھٹے اور میں اس میں سما جاؤں دل تو میرا کر رہا تھا وہاں سے اسے اٹھاؤں اور چپلوں سے مار کر سڑک سے گھسیٹتا ہوا لاؤں لیکن مجھے اپنی بدنامی سے اور اپنی تیس سالوں کی بنائی گئی عزت سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں وہ نہ تباہ ہو جائے۔۔۔اور تو اور حلیہ دیکھنا ہے اسکا۔۔۔؟

مجھے تو وہ خالص مراثیوں کا بیٹا لگتا ہے اور بھی تو میرے دو بچے ہیں نہ کبھی سر اٹھا کر انہوں نے بات نہیں کی کہ کہیں میں خفا نہ ہو جاؤں۔۔۔۔اور ایک وہ ہے ساری ساری رات گھر نہیں آتا۔۔۔یہ ہے تمھاری تربیت ۔۔۔! میں نے سوچا نکاح کروں گا تو وہ ٹھیک ہو جائے گا مجھے لگتا ہے میں نے اپنی معصوم بھتیجی کی زندگی خراب کر دی ہے میں اس ڈر سے جی نہیں پا رہا کہ روزِ محشر میں اپنے بھائی کو کیا جواب دوں گا وہ زارا بیگم پہ برہم ہو رہے تھے جب وہ اپنے مخصوص دھن سے سیٹی بجاتا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

بالوں کا عجیب سا ڈیزائن بنا ہوا تھا ہاتھ میں دھاگے بندھے اور پھٹی تنگ سی جینز پہنے ہاتھوں سے چابیاں گھماتا وہ پورا موالی لگ رہا تھا وہ مانی تھا۔۔ محلے کا بگڑا ترین لڑکا۔۔ ایک نمبر کا آوارہ۔۔۔۔! ایک قسم کا وہ خبیثوں کا ڈان مانا جاتا تھا اور اسے جیسے فخر تھا اس بات پہ کہ وہ بگڑا ہوا ہے۔۔۔۔

پہلے تو ماسٹر جی اس پہ اتنا غصہ نہیں کرتے۔۔۔ مگر پچھلے تین چار مہنیوں سے اسکی عادتیں مکمل خراب ہو رہی تھیں اس لیے وہ اسے عاجز ہو گئے تھے

کہاں سے آرہے ہو تم۔۔۔؟ ماسٹر صاحب خاموشی سے اس کے نزدیک گئے تھے جو بڑے بھنگی انداز لیے مسکرا رہا تھا دروازے سے اندر داخل ہوتے وقت اس نے سیگریٹ کو زمین اور دھوئیں کو اڑاتا پھر سیگریٹ کو مسلتا

"اپنے بکواس سٹائل چال سے صحن کی طرف آیا۔۔۔۔

آپ مجھ سے کچھ کہہ رہے ہیں ابا حضور۔۔۔! ایک لوفرانہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی تھی۔ میں تو کھیلنے گیا تھا وہ چابی گھماتا ہوا بولا تھا۔۔۔

بکواس کرتا ہے۔۔۔ مجھے سب بتانا ہے اور انسانوں کی طرح بتانا۔۔۔۔ میں نے تجھے خود دیکھا ہے۔۔۔ تو طارق کے اڈے پر کیا کر رہا تھا۔۔۔؟ انہوں نے اپنے طریقے سے پوچھا تھا۔

پہلے آپ بتائیں ماسٹر جی۔۔۔"آپ ادھر کیا کر رہے تھے کوئی سوٹہ ووٹہ تو نہیں لگایا تب لی تو شیلا کی طرح جوانی چھائی ہوئی ہے آپ پہ....؟وہ ان کے قریب آتا رازداری سے پوچھنے لگا

الو کا پٹھہ۔۔۔کمینہ۔۔۔آج ساری بغیرتی ناک کے ذریعے نکالوں گا۔۔تو پھر مجھے سکون آئے گا۔۔۔

ماسٹر جی نے اپنا جوتا اتارا اور پھر جو اُسے مارنا شروع کیا اور پھر نہ دیکھا لگتی کہاں وہ بھی چپ چاپ مار کھاتا۔۔۔۔۔مانی کے ابا آپ کیوں اس پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں۔۔۔؟وہ اس کے آگے ہوئیں۔۔۔۔ہاں تم اسے اور شہ دو تاکہ یہ ہماری زندگی خراب کر دے۔۔۔۔!دیکھ لینا اس کی وجہ سے ایک دن میرے گھر پولیس آئے گی۔۔جس طرح اس کے حالات ہیں یہ مجھے ڈاکو ہی بنتا نظر آرہا ہے۔۔۔وہ جوتا پھینک کر پہنتے ہوئے کمرے میں چلے چلے گئے تھے۔

تم ایسی حرکتیں کیوں کرتے جس سے ان کو تکلیف ہوتی ہے۔۔۔!وہ اس کو دیکھتی ہوئی بولی جو آنکھیں چھوٹی کیے اپنی پشت کو سہلاتا ہوا ان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

تمھارے ابو نے مجھے کہا ہے۔۔۔۔کہ اب اگر تم کسی نشئی یا شرابی کے ساتھ نظر آئے وہ تمھاری ہڈیاں توڑ دیں گے

ماسٹر ہوں گے وہ سکول میں...."میری پیاری ماں۔۔۔!ادھر میرے وہ وٹکے ہی ہیں....اور ہڈیاں توڑنا توان کاروزکام ہیں انھیں بولنااماں کہ کوئی ایساطریقہ اختیار کریں۔۔۔۔جسے مجھ پہ اثر ہو جائے۔۔۔لیکن شاید وہ "طریقہ مشکل ہی نہیں ماسٹر جی کے لیے ناممکن ہے۔

واقعی تمھارے ابا ٹھیک کہتے ہیں تم پیار کی زبان کے قابل ہی نہیں ہو۔۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح اسے سمجھاتے سمجھاتے تھک گئی۔۔۔!

" ہائے شکر ہے آپ نے مانا تو سہی کہ میں پیار کے لائق نہیں ہوں۔۔"وہ آنکھیں دباتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"اب کہاں جارہے ہو۔۔۔۔!وہ سخت دلگیر لہجہ لیے بولیں۔۔

اماں جن کو برے کاموں کی لت لگ جائیں ان کو راہ ست پہ لانا مشکل ہی ناممکن ہوتا ہے۔۔۔علیزے کچن سے باہر نکلتی مانی کو سناتے ہوئے بولی۔۔۔"

تم اپنی زبان بند کرو۔۔۔۔تم میری ماں مت بنو۔۔۔۔"مانی نے اٹھ کر علیزے کی طرف آنکھیں نکالتے کہا ۔۔۔۔"

کس کس کو چپ کرواؤ گے۔۔۔ کس کس کی زبان بند کرو گے۔۔۔ گناہ گناہ ہی ہوتا ہے مانی۔۔۔۔ کبھی بوڑھے باپ کو دیکھ لو۔۔۔۔" تمھیں ان پہ رحم نہیں آتا۔۔۔۔" وہ ہمارے لیے کیا کیا نہیں کرتے رہے۔۔۔" انھوں نے جس چیز کی طرف تمھیں لگانا چاہا۔۔۔ تم اس سے دور ہٹ گئے۔۔۔ ان کو جس چیز سے محبت ہوتی ہے تم اس سے نفرت کرتے ہو۔۔۔!

بھائی کو دیکھ لو۔۔۔ وہ اتنے شریف اور سلجھے ہوئے ہیں وہ بابا کے آئیڈئل بیٹے ہیں ان کی جاب اچھی ہے بابا جو چاہتے تھے جیسا ویسے ہی وہ بن گئے۔۔۔" وہ جو منع کرنے کیے نکلی تھی اب خود اس کو سمجھانے لگی۔۔

مجھے ان پہ کیا مجھے خود پہ رحم نہیں آتا۔۔۔" بس یہ یا اور کچھ۔۔۔۔؟ اور دوسرا میں اپنے دوستوں کے پاس جا رہا ہوں۔۔۔۔ اس لیے فلسفیانہ لیکچر اپنے پاس سنبھال کہ رکھے۔۔۔"

"اس نے اپنے سے ڈیڑھ سال چھوٹی بہن کو پریشان دیکھا اور پھر مکرونہ ہنسی ہنستا چابیاں انگلی میں گھماتا مڑا۔۔۔

بے غیرت ہو تم ایک نمبر کے گھٹیا جس کو سگے باپ کی پرواہ نہیں ہو گی اسے دوسروں کی پرواہ کیا ہو گی۔۔ اللہ کرے مر جاؤ تم۔۔۔!" وہ اس پہ لعنت کا نشان بھیجتی ہوئی بولی۔۔۔۔

شکریہ شکریہ بہن جی۔۔۔۔ وہ مکروہانہ ہنسی ہنستا باہر نکل گیا تھا۔

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

****"

نورِ حرم غیر محسوس طریقے سے چادر اپنے منہ کے آگے کرتی تیز تیز قدم گھر کی طرف جا رہی تھی

مگر گلی کے نکڑ میں مانی اور اس کے دوست کو قہقہ لگاتے دیکھ کر اس کا حلق تک کڑوا ہوا۔۔۔"وہ جلدی سے

دوسری جانب سے ہوتی وہ راستہ ہی بدل گئی۔۔

کہاں گئی تھی تم۔۔۔۔؟وہ گلی کا موڑ مڑتی گھر کی طرف گئی مگر اس کی قسمت بڑی تھی جب مانی کے بے ڈھنگی

"آواز اس کے کانوں میں پڑی۔۔۔وہ ایک قدم رکتی پھر سے تیز قدم اٹھانے لگی۔۔۔

"اے لڑکی بتاؤ نا۔۔۔؟اس نے پھر سے پکارا اور وہ مٹھیاں بھینچتی واپس پلٹی۔۔۔

"کس حق سے بتاؤں میں کہاں گئی تھی۔۔۔؟وہ چیخ کر واپس پلٹی۔۔۔

ہائے ہائے شوہر ہوں تمھارا۔۔۔پوچھنا تو فرض بنتا ہیں کہ کہاں گئی تھی۔۔۔؟

ہونہہ۔۔۔!دو ٹکے کے شوہر۔۔۔وہ استزائیہ ہنسی تھی۔۔

پتہ ہے اس حلیے میں لوگ جب تمھیں دیکھتے ہونگے؟تو ان سے یہ خیال کرنا مشکل ہوتا ہو گا کہ مرد ہو یا

!.....عورت۔۔۔وہ اس کے لمبے بالوں۔۔۔کان میں پڑی مندری اور پھٹی جینز کی طرف اشارہ کرتی بولی

نورِ حرم۔۔۔مانی نے اس کی چلتی زبان کو دیکھ کر مکرونہ ہنسی ہنستا اس کی طرف قدم بڑھانے لگا۔۔

اسکو اپنی طرف آتا دیکھ کر نورِ حرم روح کی ہڈی سنسا گئی۔۔۔!وہ دل میں خدا کا ورد کیے اپنے اللہ کو پکارنے لگی

کہ کوئی تو آ کہ اس شیطان سے اسے بچا لے۔۔۔؟

****

Epi # 2

وہ پہلے خوفزدہ ہوئی مگر پھر "ہٹو میرے رستے سے۔۔۔۔

"اس کو اپنے سے کچھ فاصلے پہ دیکھ کر ڈھارتی ہوئی بولی۔۔۔

"اگر نہ ہٹوں تو کیا کرو گی بیوی۔۔۔۔؟ وہ ایک آنکھ مارتے رازدانہ انداز میں کہتے اس کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

"تو میں چاچو کو بتاؤں گی گھٹیا انسان۔۔۔۔! وہ چادر مزید ٹھیک کرتے اپنی بھڑاس نکالتی ہوں بولی۔۔۔

ہاں میں تو جیسے تمھارے چاچو سے ڈرتا ہوں نا۔۔۔ "کوئی ڈھنگ کا بندہ بتایا کرو مسز۔۔۔ "جو مجھ جیسے گھٹیا انسان کو قابو کر سکے۔۔۔ "وہ گریبان میں پڑی چین کو چھیڑتا بڑے ہی کمینے پن سے مسکراتا ہوا پھر سے آنکھ مارتے کہنا لگا۔۔۔

"پتہ ہے کچھ لوگ ہوتے ہیں شیطان۔۔۔ "جنھیں کسی کے خلوص کسی کی خوشیوں کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔۔۔ بے شک کوئی جی رہا ہو یا کوئی مر رہا ہو۔۔۔۔ "جن کے دلوں پہ اللہ مہر لگا دے۔۔۔ جن کے دل میں اللہ برائی کی چھاپ چھوڑ دے۔۔۔۔ "وہ پھر گونگے بہرے ہو جاتے ہیں جس طرح تم ہو گئے ہو۔۔۔ پتہ ہے اُس خدا نے تمھارا دل گناہوں سے سیاہ کر دیا ہے۔۔۔۔ "جب تک وہ نہ چاہے تم ہدایت کی طرح ایک قدم بھی نہیں رکھ سکتے۔۔۔ "وہ چہرے پہ غضب و غصہ لیے پھنکارتی ہوئی بولی۔۔۔

"مسز ختم ہوگئی قسط.....تو بندہِ ناچیز کچھ عرض کروں۔۔۔۔

بھونک لو۔۔۔۔"نور حرم کو اس سے کچھ بھی سروکار نہ تھا اس لیے کہہ دیا کہ وہ اسکی فضول پیشن گوئی دیکھ کر نکل جائے گی۔۔

اوہ اوہ بیگم۔۔۔۔شوہر کو عزت سے مخاطب کرتے ہیں بیوی تمھاری اماں نے نہیں سکھایا کہ شوہر کی عزت کیا کرو۔۔کوئی نہیں میں چاچی سے بات کروں گا کہ تربیت وربیت سکھادیں تمھیں۔۔وہ ہاتھ نچاتا پھر سے آنکھ مارتا خباثت سے بھرپور لہجے میں بولا۔۔۔!

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

شوہر عزت کے قابل ہو تو اسے عزت دوں نا۔۔"شکل دیکھ لو ایک دفعہ اپنی شیشے میں جا کہ۔۔۔۔حور کے پہلو میں کھڑے لنگور لگتے ہو۔۔۔۔"اور دوسری بات میری ماں نے ہر بات سمجھائی ہے مجھے اور میری تربیت بہت وہ اسے "اچھی کی اس لیے میں نہیں چاہتی کہ میں اپنی یہ تربیت کا پرچار فضول لوگوں کے آگے کروں۔۔۔۔

پسپا کرنے کی خاطر بولی

" تا کہ وہ مایوس ہو جائے اور آئندہ پھر سے اسے تنگ نہ کرے یا اس کا رستہ نہ روکے۔۔

چلو مسز حور جی....اس بندۂ ناچیز کے لیے یہ ہی اعزاز کی بات ہے کہ تم نے مجھ جیسے لنگور کو اپنے پہلو میں کھڑا ہونے کا اعزاز تو بخشا۔۔۔۔"معنی خیزی سے مسکراتا اپنی گردن کے پیچھے سے ہاتھ گزارتا وہ اس کے تاثرات جانچ رہا تھا

دفع ہو جاؤ لوفر۔۔۔کمینے گلی کے کتے سے بد تر ہو تم۔۔۔گلی میں بیٹھے کتے سے بھی تحفظ کا سکون پیدا ہوتا ہے مگر "تم سے نہیں۔۔۔وہ یہ کہتی پیر پٹختی چلی گئی۔۔۔

اچھا بیگم۔۔۔۔رکو میں چھوڑ دیتا ہوں تمھیں۔۔۔وہ جینز کی جیب سے سیگریٹ اٹھاتا ہوا اس کے پیچھے

" لپکا۔۔۔

جواپنی بہنوں کا محافظ نہیں بن سکتاوہ دوسرے کے آگے رالیں ٹپکاتااپنی انسانیت دکھانے آجائے۔۔"تواس شخص کی انسانیت پہ لعنت ہے۔۔۔"

ویسے میرا ایک مخلص مشورہ ہے تمھارے لیے۔۔۔"چوڑیاں علیزے سے لواورایک زاراچاچی کاڈوپٹہ لے کہ گلی میں ناچ لو۔۔۔"حرکتیں بھی کھسروں کی طرح ہے تمھاری اور شکل بھی۔۔۔"یہ کام تمھارے لیے بہت بہترین رہے گا۔۔۔"

ہے تواچھامشورہ لیکن یہ بتاؤ بیگم۔۔۔"اس سے مجھے کیافائدہ ہوگا۔۔۔۔"سگریٹ سلگاکہ پھونک مارتامنہ میں رکھتاوہ ہاتھوں سے دھواں اڑاتاہوابولا۔"

اس سے کسی اور کو تو نہیں چاچو کو فائدہ ہو جائیگا کہ

دوچار چھلکے ان کے ہاتھ میں آئیگے۔۔۔"توان کو کم از کم تمھیں پیدا کرنے پہ کوئی افسوس تو نہیں رہے گا نہ۔۔۔"ویسے بھی جوتوں کی آواز روز تمھاری کمر پہ بجتی ہوئی میرے کانوں کو راحت پہنچاتی ہے۔۔۔اصل ٹھنڈ تواس وقت نورِ حرم کے دل میں پڑتی ہے۔۔۔"وہ آوازاتنی دلکش ہوتی ہے دل کرتاہے دیوار سے جھانک

کر روز تماشہ دیکھوں تمھارا۔۔"اب کی بار محض اسے شرمندہ کرنے کے لیے بولی۔۔۔"لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اس شخص کا شرمندگی سے تو دور دور سے واسطہ نہیں تھا۔۔

"چلو جی۔۔۔کوئی چیز تو تمھیں راحت پہنچاتی ہے نہ۔۔ چاہے پھر وہ میری کمر پہ بجتے میرے ابا کے جوتوں کی آواز کیوں نہ ہو۔۔۔۔تمھارے چہرے پہ چھلکتی کسی خوشی کا احساس تو مانی سے جڑا ہوا نہ مسز۔مانی نے چین کو گھماتے ایسے کہا۔۔۔۔جیسے ان دونوں کے درمیان محبت کا گہرا تعلق رہا ہو۔۔۔۔

ویسے ماسٹر صاحب مجھ سے پیار بہت کرتے ہیں۔۔۔لیکن ان کے پیار کا اظہار اور باپوں کے مقابلے میں مختلف ہے

"اب کی بار باپ کی شان میں قصیدا پڑھا گیا۔۔

ہاں بہت۔۔۔میں دیکھتی رہی ہوں تمھارے ابا کے پیار کا طریقہ بہت اعلیٰ ہے۔۔۔وہ اب کی بار طنزیہ ہنسی ہنس کر بولی۔۔

وہ تو پیار کرتے وقت ان کا میٹر تھوڑا سا زیادہ گھوم جاتا ہے۔۔۔"کیا کروں ابا ہیں ورنہ پیار کا اظہار میں بھی بہت اچھے سے کر سکتا ہوں۔۔۔"بڑی کمینگی سے کہتے اس نے لمبے بالوں کو کان کے پیچھے کرتا سرگوشی سے کہا۔۔۔

"

دفع ہو جاؤ منہ چھپاؤ اپنا مردود انسان۔۔۔فضول میں میرا اتنا وقت برباد کر دی ہے لوفر انسان۔۔۔۔"دراصل تمھیں ڈوب کہ مر جانا چاہیے۔۔۔"وہ تو جیسے چاچو کے بارے میں سن کر حیرت سے بت بن گئی پھر چیخ کہ

" بھڑاس نکالی۔۔۔

ویسے دو عدد جذباتی لیکچرار صاحبہ اور صاحب میرے گھر میں بھی پائے جاتے ہیں۔۔۔۔"میں ان فضول کی باتوں سے تنگ آ گیا ہوں اگر کچھ لیکچر دینا ہے تو عشق پہ دے دو بڑا مزہ آئیگا استانی صاحبہ۔۔۔!وہ اس کی بات کو

"اپنی بات کا رنگ دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اللہ کرے کسی گاڑی کے آگے مرو تم۔۔۔تمھاری ہڈیاں بھی نہ ملے کسی۔۔۔۔کوئی پہچان بھی نہ سکے

وہ اس کی وہیں ڈھیٹ حرکتیں اور لعنت کا نشان بھجتی تیز تیز قدم "تمھیں۔۔۔۔"کتے کی موت مرو تم۔۔۔

"اٹھاتی گھر کی طرف بڑھنے لگی۔۔

ہائے ہائے مزہ آگیا۔۔۔"ویسے یہ تمھاری اور علیزے کی بد دعا ایک جیسی ہی کیوں ہوتی ہیں۔۔۔۔جیسے بھی ہوں لیکن ایک بات ہے خالص ہوتی ہیں۔۔۔"وہ اسے دیکھتے بلند آواز میں بولا چہرے پہ وہی خبیثانہ "مسکراہٹ تھی۔۔۔

ایک جیسی اس لیے ہوتی ہیں۔۔۔۔"کیونکہ تمھاری حرکتیں ہی چیپ ہیں جو مجھے اور اسے مجبور کر دیتی ہیں۔اور ویسے بھی خالص بد عاؤں میں اثر بہت ہوتا ہے وہ اب گھر میں داخل ہوئی یہ کہہ کر دروازہ اس کے منہ بند کرنے لگی۔۔

نورِ حرم نفرت برائی سے کرنی چاہیے۔۔۔۔انسان سے نہیں اور مجھ جیسے بے ضرر انسان سے محبت کرو محبت ۔۔۔۔اب کی بار وہ سر کجھا کر ڈاڑھی پہ ہاتھ رکھتا بولا اور پھر آخر میں وہیں خباثت سے بھرپور مسکراہٹ۔۔۔ "

کی تھی برائی سے نفرت۔۔مگر تم جیسا انسان محبت تو کیا ہمدردی کے قابل بھی نہیں ہے۔۔۔"وہ بیگ کی سٹریپ کندھوں پہ ٹھیک کرتی ہوئی بولی۔۔

اور تم جیسے دو اور بے ضرر انسان دنیا میں پیدا ہو گئے نا۔۔۔"تو پھر محبت نہیں محبتیں ہوں گی محبتیں۔۔۔"وہ یہ کہتی زور سے پٹخ کر دروازہ بند کر گئی۔۔"مگر اس کا مکروہ قہقہہ اس کا دل بری طرح سے جلا کہ رکھ گیا۔۔۔وہ اللہ نے یہ کیسا شخص اس کی قسمت میں لکھ دیا جس کا "دروازے کے ساتھ سر ٹکاتی بے بسی سے رو پڑی۔۔۔ احساس سے دور دور تک واسطہ نہیں تھا۔۔۔مگر شاید وہ نہیں جانتی تھی کہ اللہ اس کی زندگی میں بہت جلد ایک اچھا اور پاک ہمنواہ بھیجنے والا تھا اللہ تو بہتر کرتا ہے۔۔۔۔

"نورِ حرم تُو آ گئی۔۔۔اندر سے ماں کی آواز آئی تو وہ سیدھی ہو کہ بہانے سے دروازہ ٹھیک کرنے لگی۔۔

"جی امی آ گئی ہوں۔۔۔۔وہ دروازے سے ہاتھ ہٹاتی گہری سانس لیتے ہوئے پلٹی۔۔۔

اچھا آ جاؤ شاباش کھانا کھالو۔۔۔"آگے ہی کافی دیر ہو گئی ہے تمھیں۔۔۔"میں پریشان ہو گئی تھی۔۔۔اسکی ماں کی آواز کافی فکر تھی۔۔

نہیں امی مجھے بھوک ہے میں تھک گئی ہوں۔۔۔آرام کروں گی۔۔۔"اور آپ پریشان مت ہوا کریں کام کافی زیادہ ہوتا ہے میرا۔۔۔وہ آگے بڑھ کہ ان کے ہاتھ دیتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا کر لو آرام۔۔۔میں نے تمھارے لیے چائے بنا کر رکھ دی ہے اٹھ کر کھانے کے بعد پی لینا۔۔۔"شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے اور وہ جانتی تھی وہ سوئے گی انھوں نے کتنی دفعہ اسے منع کیا مگر وہ اس وقت نیند لینے کی عادی تھی۔۔۔اب وہ جان گئی تھیں کہ وہ اس پہ کام کا بوجھ زیادہ اس لیے انھوں نے اسے ٹوکنا چھوڑ دیا تھا۔۔"

نورِ حرم اثبات میں سر ہلاتی کمرے کی طرف بڑھ آئی

بیگ بی۔ڈ پہ رکھتی وہیں لیٹ گئی تھیں اس نے وہیں چادر اپنے اوپر کی۔۔۔تایا ابو کی روازنہ کی طرح اونچی اونچی آوازیں آرہیں تھیں۔۔۔"اس نے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیا یہ تو روازنہ کا تماشہ ہوتا تھا۔۔۔"وہ جانتی تھیں کہ وہ اس وقت زار وقت پہ برہم تھے۔۔۔"

ایک دن ہوتا تو وہ گھبراتی۔۔۔یہ تو روز کا معمول تھا وہ تھوڑی دیر ان آوازوں سے پریشان ہوئی۔۔مگر ہمیشہ کی طرح نیند کی مہربان دیوی اسے خوابوں میں لے گئیں۔۔۔"

****

"اوہ مانی۔۔۔ایک سوٹہ ہو جائے۔۔۔"مانی جو ابھی ابھید کان نکلا تھا اسے شانو کی آواز سنائی دی۔۔۔

ادھر نہیں چل اڈے پہ چلتے ہیں" وہاں سوٹے لگانے کا اپنا ہی مزہ ہے اصل جگہ ہی وہ ہے۔۔وہ اس کے ہاتھوں

"سے پیکٹ لیتا ہوشیاری سے اپنی جیب میں رکھ گیا۔۔

یہ بے ایمانی ہے مانے۔۔۔۔۔تو ہر روز ایسے ہی سب سے چھین کہ خود عیش کرتا ہے۔۔۔۔"شانو نے اس سے

" پیکٹ چھین کے گریبان کے پچھے حصے سے پکڑا۔۔۔

تم سب ہو بہت حرامی بیٹا۔۔ چھپ چھپ کے پیتے ہو وہ بھی مانے سے۔۔۔"وہ دانت نکالتا بڑی بیغرتی سے

"دوسری جیب سے سیگریٹ نکالتا شانو کے موٹر سائیکل پہ جا کہ سوار ہوا۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

!اور تو لعنتی کردار ہم سب حرامیوں کا سرادر ہے۔۔۔شانو اُس کے کندھے پہ ہاتھ زمین پہ تھوکتا ہوا بولا۔۔۔

ھاھاھاھا۔۔۔۔شکر ہے تُو نے مانا تو سہی تُو حرامی ہے۔۔۔مانی کا بے ڈھنگا قہقہ مار کہ کہتے شانو کو لگائے۔۔۔اور

!وہ ان کاموں میں بہت ماہر تھا۔۔۔

اس نے بائیک کو فل سپیڈ پہ رکھا۔۔۔اور خطرناک طریقے سے چلاتا۔۔۔طارق موالی کے اڈے پہ پہنچا

۔۔۔۔"جہاں چار یا پانچ مرد بیٹھے پی رہے تھے اس کو دیکھتے سب کے قہقے گونجے۔۔۔۔کیونکہ اصل مزہ تو اب

آنے والا تھا۔۔

اوہ مانے۔۔۔۔اوہ جگر۔۔۔اوہ ادھر میری طرف آ۔۔۔۔طلال نے اٹھتے ہی اسے گھیرے میں لیا۔۔۔کچھ ہی

!پل میں وہ زمین پہ بیٹھ گیا۔۔

آج خیر ہے نکھرا نکھرا لگ رہا ہے۔۔۔۔"سب نے اس کے لمبے ملنگ نما چولے کو دیکھتے کہا۔۔۔بالوں میں بھر

بھر کے تیل لگائے جو کانوں کے پیچھے سے واضح نظر آ رہا تھا۔۔

وہ شلوار کے پانچوں کو اوپر کیے کھلی سی جوتی پہنے سوٹے لگا رہا تھا ٹانگوں کے بال صاف نظر آ رہے تھے۔۔۔جب

"سب سنگھیوں کے قہقے گونجے۔۔

"ہائے کیامیں واقعی بہت اچھالگ رہاہوں۔۔۔؟سب کے منہ پہ دھواں چھوڑتے اس نے سوال کیا۔۔

"غجب لگ رہاہے۔۔۔(غضب لگ رہاہے)فیقے نے اپنی توتلی آواز سے کہاتوسب کے قہقے گونجے۔۔

اوئے مانے۔۔۔"کل تیرے باپ نے تجھے دیکھ لیا۔۔۔"اس کے بعد تُو بچ کیسے گیا۔۔؟یہ سوال چودھری

"صداقت کا تھاجو چرپائی پہ چائے کی چسکی لیتے ان لفنگوں کو دیکھ رہے تھے۔۔

چاچا۔۔۔کیامیں تجھے زندہ نظر آرہاہوں۔۔؟اس نے صداقت کو دیکھا پھر بندر کی طرح اچھلتے ان کے ہاتھوں

"سے چائے لے لی۔۔تواس کی عجیب سی منطق سے سب کے قہقے پھر سے ابل پڑے۔۔۔

اچھامیں چائے پیتاہوں چاچاتُو بیٹھ کہ سوٹالگالے۔۔۔"وہ یہ کہتاان کے ساتھ ٹک گیا۔۔جب کہ چودھری

"صداقت کامنہ بری بری طرح بنا۔۔۔

پتر تُوصبر رکھ۔۔۔تیراباپ روز مجھ سے ملتاہے۔۔۔وہ شایداس کی حرکتوں پہ نظر رکھے اس کی چائے چھننے پہ

بھڑاس نکالتے نکل گئے۔۔۔جبکہ مانی کہ دانت نکلے وہ پھر سے ان سب کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔

***

کمرے میں جامد خاموشی تھی کیپٹن ارمغان عالم کسی کیس کی فائل کھول کہ بیٹھا ہوا تھا جب فون کی بیل بجی

۔۔۔"

السّلام علیکم سر..؟ کیپٹن ارمغان عالم نے اپنے مخصوص بھاری آواز میں سلام میں پہل کی تھی۔۔

وعلیکم سلام... کیپٹن جو کام آپ نے ایک منتھ پہلے شروع کیا تھا وہ کام آپ نے چھ منیوں کے تک مکمل کرنا ہے

کام بے شک مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔۔۔

...جی سر انشاءاللہ میری کوشش ہو گی آپ کی امیدوں پہ پورا اترنے کی ارمغان چوک وچابند ہوتے ہوئے کہا

اللہ آپ کا اس کام میں حامی وناصر ہے اور مجھے آپ سے ہی توقع کہ آپ یہ کام مکمل کریں گے انشاللہ۔۔آپ

کے ساتھ سیکورٹی فورسز نہیں ہو گی۔۔

آپ نے اکیلے کام کرنا ہے یہ کام ہی ایسا ہے اگر کسی کو

اس مشن کی بھنگ بھی پڑ گئی تو یہ مشن ادھورا

"...رہ جائے گا انہوں حالات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا

سر آپ فکر نہ کریں۔۔کیپٹن ارمغان عالم کو بھی ایسے ادھورے کاموں سے نفرت ہے۔۔۔

انشاءاللہ یہ مشن مقررہ وقت سے پہلے ہی تکمیل تک پہنچے گا یہ کیپٹن ارمغان کا آپ سے وعدہ ہے۔۔۔اس نے

"پورے جوش وجذبے اور ہمت سے کہا۔۔۔

اوکے نوجوان مجھے آپ سے اسی جوش ولگن کی امید تھی

کیپٹن فاروق نے اختتامی کلمات کرے فون آف کر دیا

جبکہ ارمغان بھی فون آف کرنے کے بعد دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہوا۔۔اب کی بار ڈورناک ہوا

تھا۔۔

تواس نے پرمیشن دی تھی اندر آنے والی شخصیت کو دیکھ کر اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔۔وہ پچھتایا کہ اس نے

اجازت کیوں دی تھی مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔۔۔؟

Epi # 3

ہائے کیپٹن غنی۔۔۔کیامیں اندر آسکتی ہوں۔۔۔۔؟ایمن نے اس کے دلکش چہرے کو دیکھتی سج دھج سے قدم رکھتی اندر داخل ہوئی۔۔۔

"محترمہ آپ آلریڈی کمرے میں آچکی ہیں۔۔۔۔

اس کی آواز پہ ارمغان نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھ کر کہتے پھر سے سنجیدگی سے خود کو کام میں مگن کر لیا۔۔

کیامیں یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔۔۔۔؟ایمن چیئر پہ بیٹھتے بولی تو ارمغان کو دیکھا جو خشمگیں نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔۔

یہ آپ مجھے دیکھ کر مصروف نظر آنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔۔۔۔؟جیسا سارا بوجھ آپ کے ناتواں کندھوں پہ رکھ دیا گیا ہو۔۔۔"وہ اس کے چہرے کو بے خودی کے عالم میں دیکھتی کافی معصومیت سے بولی۔۔۔"

سوری ٹو سے مس ایمن فاروق آپ کی فضول باتوں کا مطلب کیا ہے۔۔۔؟کیپٹن ارمغان جو لیپ ٹاپ کو فون سے کونیکٹ کیے پچھلے تین چار ماہ کی ہسٹری چیک کر رہا تھا اس کی بات سن کر لب چباتے اس ضدی لڑکی کو دیکھا

۔۔۔وہ جتنا بھی اسے مسترد کرتا وہ اتنا ہی اس کے قریب آتی۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں اپنی پہچان کے واضح رنگ دیکھتا اور انجان بن جاتا۔۔

مگر اس شخص کو کون بتاتا کہ اس کو سامنے دیکھتے ہی وہ دیوانی اپنے ہوش میں نہیں رہتی تھی۔۔۔؟وہ کپٹن فاروق کی اکلوتی بیٹی تھی محض بیس سال کی اور پیاری بھی بہت تھی مگر ارمغان عالم اس سے اتنا خاص پسند نہیں کرتا تھا۔۔

کوئی کام تھا آپ کو مجھ سے مس ایمن۔۔۔وہ اس کی طرف دیکھ کر جھنجھلاتے ہوئے بولا جو مسلسل جنون و دیوانگی سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔

کیوں کپٹن۔۔۔آپ کو کیوں لگتا ہے میں آپ کے پاس کسی غرض سے ہی آؤں گی مجھے علم ہے میں آئس کریم کھاتی ہوں۔۔۔اور میری یہ واحد چیز ہے جو بابا سے میری سیکرٹ ہے اور آپ بابا کو بتاتے بھی نہیں ہے

"۔۔۔لیکن اب میں خود غرض نہیں ہوں وہ جتاتے ہوئے کافی مصعومیت سے بولی۔۔۔۔

دیکھیں مس ایمن میرا یہ ہر گز مطلب نہیں تھا وہ تو آپ بس مجھے دیکھ رہیں تھی تو تب پوچھ لیا۔۔۔"اس نے اپنی جانب سے صاف لہجے میں صفائی تھی۔۔ "

میں تو بس یہ ہی دیکھ رہی تھی کہ کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتے ہے اور پھر سارے کا سارا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔"وہ

" اپنی آنکھیں اس کی غلافی آنکھوں پہ ٹکاتی جوش سے بولی جس نے ایک پل کیے نظریں اٹھائی تھیں۔۔۔

"مس ایمن۔۔۔۔اس نے وارننگ انداز میں اس کا نام پکارا۔۔۔۔

" دراصل وہ اس کی نگاہوں سے چڑ جاتا تھا۔۔

صرف دیکھا ہے کیپٹن غنی اور کچھ بھی تو نہیں کیا۔۔۔آپ تو ایسے ہی پزل جاتے ہیں۔۔۔"وہ خوبصورتی سے

"مسکراتی کافی پر اعتمادی سے بولی۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

مگر وہ تو نگاہوں کی خیانت بھی جانتا ہے۔۔۔اس نے اوپر کی طرف انگلی اٹھا کر سمجھانے والے انداز میں کہا

"۔۔۔۔

توبہ ہے آپ سے بھی کیپٹن غنی۔۔۔۔"ایمن فاروق تپ کر بولی۔۔۔

اچھا آپ کے پاس کچھ وقت ہو گا مجھے کچھ کام تھا۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح چالاکی اور معصومیت کے ملے جلے امتزاج

"میں اس سے مخاطب ہوئی۔۔۔

جب کسی کا وقت آپ سے زیادہ قیمتی ہو نا تو اسے بار بار تنگ نہیں مس ایمن فاروق۔۔۔کیپٹن ارمغان کافی متانت سے بولتا جانے انجانے میں اس معصوم و شرارتی لڑکی کا دل توڑ گیا تھا۔۔۔

"آپ سے یہ امید نہیں تھے مجھے کیپٹن۔۔۔۔!وہ پیر پیٹختی واک آؤٹ کر گئی تھی۔۔

جبکہ پیچھے ارمغان کی مسکراہٹ گہری ہوئی وہ مسکراہٹ یاسیت لیے ہوئی تھی۔۔دراصل وہ شخص کسی کا دل نہیں توڑتا تھا وہ دنیا کو ناکام کرنے والا شخص اس کے آگے ناکام ہو جاتا مگر آج وہ پہلی بار اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔۔وہ بہت معصوم تھی اور کیپٹن ارمغان نہیں چاہتا تھا کہ وہ برائی کی طرف قدم بھی رکھے چاہے وہ

"اس لیے ٹوک گیا تھا۔۔۔ "نگاہوں کا ہی کیوں نہ ہو۔۔

ہائے میرے کیوٹ شہزادے۔۔۔یہ مسکراہٹ کیوں چھپا کہ رکھتے ہو مجھ سے۔۔۔ڈور مرر سے دیکھ کر اس کے دل میں گدگدی سی ہوئی۔۔۔اس کی محبت یکطرفہ تھی مگر وہ ایمن فاروق تھی جو کسی کو بھی زیر کرنے کا فن رکھتی تھی۔۔۔"وہ زیرِلب مسکراتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

****

تمھارا لاڈلہ کدھر ہے۔۔۔۔؟وہ فجر کی نماز پڑھ کہ آئے

"زارا بیگم کو صحن میں روٹیاں پکاتے دیکھا تو اپنے پورے جاہ و جلال سے ان سے پوچھا۔۔۔

علیزے آپ کا انتظار کر رہی تھی ماسٹر جی۔۔۔"اب نور حرم بھی آجائے گی علیزے کہہ رہی تھی آج انھوں نے جلدی جانا ہے۔۔۔۔وہ مانی کی جگہ علیزے کا بتانے لگیں۔۔۔"

میں نے اس موالی کا پوچھا۔۔۔جس نے رات کو پھر سے میری جیب سے ڈاکہ مارا ہے۔۔۔"مجھے صاف صاف اس کا بتاؤ باقی باتوں کو چھوڑو۔۔۔۔اونچی آواز میں کہتے وہ ان کی طرف دیکھتے بولے وہ جانتے تھے وہ کیوں بات کو گول مول کر رہی ہیں۔

وہ جو چولہے میں منہ دیے منہ پھونکے مار کے آگ جلانے کی کوشش کر رہی "بیٹھک میں سو رہا ہو گا۔۔۔

" تھیں کہ کس روٹیاں بن جائے تب ہی انھوں نے لاتعلقی سے جواب دیا۔۔

وہ زارا بیگم کی سنتے تن فن کرتے بیٹھک کی طرف نکل گئے انھیں پتہ تھا وہ ادھر ہی سو رہا ہو گا۔۔"بیٹھک ان کے گھر کے اندر کا ہی حصہ تھی لیکن ایک دروازہ باہر گلی کی جانب کُھلتا تھا وہ یہ جانتے تھے وہ ان کی مار اور فرار بچنے کے لیے بیٹھک میں ہی راہِ فرار ڈھونڈھتا ہے۔۔

انھوں نے نے بیٹھک میں قدم رکھا تو اس کو پنکھے کے نیچے چارپائی پہ الٹا سویا ہوا پایا۔۔وہ سرہانے پہ سر رکھے سویا ہوا واضح نشئی لگ رہا تھا اسکے بے ڈھنگے خراٹوں کی آواز سے ماسٹر صاحب کو اور زیادہ غصہ آیا۔۔انھوں نے

" اس کے حلیے کو دیکھتے آؤ نہ دیکھا اور اسے چارپائی سمیت نیچے پلٹ دیا۔۔

زلزلہ۔۔۔۔زلزلہ۔۔۔آگیا۔۔۔ہڑبڑا کہ اٹھتے اس کے منہ سے یہ ہی الفاظ نکلے وہ آنکھیں مسلتا باپ

"کو دیکھنے لگ پڑا۔۔

زلزلہ نہیں تیرا باپ آیا ہے کھوتے کے پتر۔۔۔"یہ کہتے

" پاؤں سے چپل اتاری گئی۔۔۔

ا۔۔اا۔۔اب کیاہوا۔۔۔وہ کمراور بازوؤں کو سلاتا نشے سے چور لہجے میں بولا وہ درد اس لیے تھا چر پائی نیچے گرنے کے ساتھ اس کی ہڈیاں بھی چیٹخ کہ رہ گئی تھی۔۔

میرا یہ کُرتا تو پہن کہ گیا تھا نارات کو۔۔۔؟ وہ اپنے سفید کرُتے کی طرف اشارہ کرتے اسے کینہ توز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔!

جی بالکل رات کو پانی لگا کہ استری کیا اور ایسا رگڑ کہ استری کیا۔۔۔وہ فخر سے سفید میلی بنیان کے ناکردہ کالر پہ ہاتھ رکھتے اکڑ سے کہنے لگا۔۔۔!

ماسٹر جی۔۔۔ماسٹر جی۔۔۔کیا ہوا ہے باہر سے گھبراتی زارا بیگم اندر آئیں۔۔۔"کہ آج پھر سے ان باپ بیٹے کا تماشہ محلے والے نہ دیکھیں۔۔۔"

جس دن سو بغیرت مرے تھے نا اس دن تجھ جیسا مرا سی میرے گھر پیدا ہوا تھا۔۔۔"پتہ ہے مجھے چودھری صداقت کے سامنے شرمندگی ہوئی۔۔۔یہ ذلیل ہر بار مجھے شرمندہ کرواتا ہے۔۔۔وہ اب جیب میں ہاتھ ڈالتے زارا بیگم کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔"

اب اس میں میرا کیا قصور ہے ابا۔۔۔وہ روز کی طرح بالوں کو کھینچتے سر پہ خارش کرتے بے بسی سے بولا۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔"انھوں نے کرُتے کی جیب سے کچھ چیزیں نکال کی اس کی طرف پھینکی جو اس کے سینے کے ساتھ لگتے ہی نیچے گریں۔۔۔جس میں نسوار، سگریٹ اور نشے نما چیزیں، سُرمہ تیل کی چھوٹی سی ڈبی، ایک چھوٹا سا بدر نگا شیشہ اور آدھی ٹوٹی کنگھی۔۔۔۔ساتھ میں ایک دس روپے کا نوٹ جو تیل سے اٹا ہوا تھا۔۔

ابا اس طرح جوان اولاد کی پرسنل پراپرٹی کو دیکھنا اخلاقیات کے زمرے میں نہیں آتا۔۔۔"یہ بہت غیر قانونی حرکت کی آپ نے ابا۔۔۔۔"وہ منہ کے ٹیڑھے میڑھے زوایے نکالتا۔۔۔اپنے پیلے پیلے دانتوں کی نمائش کرتا بولا۔۔۔"

بڑی آئی تیری پرسنل پراپرٹی۔۔۔ذلیل اولاد۔۔۔۔"اس کا حساب تو میں بعد تجھ سے لیتا ہوں پہلے یہ بتا کہ رات پھر سے میرے کرتے کی جیب سے پانچ سو روپے کیوں نکالے تُو نے؟۔۔۔"انھوں نے اب کی بار ڈنڈے کی تلاش میں نظریں ادھر ادھر گھما کہ کافی سرد پن لہجے سے کہا۔۔۔۔"اسی ثناء میں اُن کی پھر یتلی نظریں ہینگر پہ جا پڑی۔۔۔"

مانی کے ابا۔۔۔مانی کے ابا۔۔۔آپ کواللہ کاواسطہ ہےاس طرح نہ کریں۔۔۔یہ پہلے ہی آپکی وجہ سے باغی ہوتا جارہاہے۔۔۔"زارابیگم انھیں ہینگراٹھاتے دیکھ کرپریشانی اوربے بسی سے پکارتی آگے آئیں ہوئی۔۔۔مگرتب تک وہ انھیں پیچھے کرتےاس تک پہنچے۔۔"

کیاتیری ماں ٹھیک کہہ رہی ہے؟۔۔۔کہ تومیری وجہ سے باغی بناہے۔۔۔انھوں نےاس کی طرف بڑھتے ہوئے کرخنگی سے سوال کیاجواب تک سکون سے گردن مسل رہاتھامگراب اباکہ خو"ن خوارتاثرات دیکھ کر اٹھ کھڑاہوا۔۔۔"

کردارا گرباغی ہوجائے توکہانیاں عظیم ہوجاتی ہیں ابا۔۔۔وہ اٹھ کرکافی ترنگ سے کہتے ہل ہل کربولانشے سے چورلہجے میں بولا۔۔۔"

ادھرآتُوبغیرت۔۔۔۔میں تیرے کردارکوعظمت کی بلندیوں پہ پہنچاکہ آؤں۔۔۔۔آج تیراسارانشۂ اور بغاوت نکالوں گامیں۔۔۔مانی کے لفظوں اوراس کے جھولتے پرسرارلہجہ ان کادل جلاگئے۔۔۔وہ اس کے گلے میں پڑے چین کو پکڑتے چرپائی پہ ہاتھ رکھتے بولے۔۔۔"

نہیں نہیں ابا۔۔۔نہیں ابا۔۔۔خدا کی قسم یہ میں نے نہیں مستنصر حسین تارڑ نے کہا ہے۔۔۔"اُس نے ان کی ہلکی پکڑ دیکھ کر چارپائی کی دوسری سائیڈ پہ ہوتے باپ کے تیور دیکھتے ماں کے پیچھے جا چھپتے کمزور سی دلیل دی۔۔۔۔"

اماں۔۔۔اماں قسم سے یقین کرو میرا۔۔۔یہ میں نے نہیں کہا سچ میں یہ فرمان مستنصر حسین تارڑ صاحب کا تھا۔۔"وہ اب کی بار منہ کے عجیب و غریب زوایے بناتا ہوا بولا۔۔۔

رک اُلو کے پٹھے۔۔۔اُس صاحب کا فرمان بڑا تجھے حفظ ہے۔۔۔"اور جو سگا باپ ہر وقت بکتا رہتا ہے وہ تجھے سنائی بھی نہیں دیتا۔۔۔وہ اس کی گندی حرکتیں دیکھ کر آگے بڑھے اور بازوؤں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔زور کا ہینگر اس کی کمر پہ پڑا تو وہ درد سے کربلاتے بغیر چپل پہنے باہر کی جانب بھاگا مین گیٹ کے دروازے کو کھولتا باہر نکلا اور نورِ حرم سے جا ٹکرایا۔۔۔نور حرم کی کتاب اور پیپر سارے نیچے گر گئے۔۔۔"

علیزے جو اندر اپنا پرس لینے گئی ہوئی تھی وہ ابھی تک نہ آئی تھی۔۔۔

وہ دونوں ماسٹر صاحب کے ساتھ جاتی تھیں نورِ حرم اور علیزے دونوں سکول میں ٹیچر تھیں اور دونوں ہی بہت سمجھ دار تھیں۔۔

"کمینہ۔۔۔وہ اس کے پاس سے آتی تیل کی بدبو سے ناک پہ ہاتھ رکھ گئی۔۔۔

اے لڑکی یہ کیا حرکت ہے۔۔۔۔"صبح صبح باپ بیٹے کے پیار میں پُھوٹ تم نے ڈلوائی ہے نا۔۔۔"وہ ایک چور نظر سے ایک پیچھے کی جانب دیکھتا ہوا بولا۔۔تاکہ باپ نہ آجائے۔۔۔"

ہاں پہلے تو تمھاری اور چاچو میں چائنہ اور پاکستان کی طرح کے تلقعات تھے ناجو میں انڈیا کی طرح پھوٹیں ڈلوانے آگئی۔۔۔"وہ اس کی بات سنتی دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

ہو بھی سکتا ہے اتنا مثالی پیار جو ہے ہم دونوں باپ بیٹے کا۔۔۔جلدی سے بول کر اس نے باہر نکلنا چاہا کہ کئی پھر سے ابانہ آجائیں۔۔۔"

ہاں اتنا مثالی کہ دل کرتا ہے اس پیار کو کسی کتابی شکل میں چھپوادوں۔۔۔"وہ یہ کہتے استزائیہ ہنسی اور کافی ناگواری سے بولی۔۔۔"

جو چیزیں نیچے گرائی ہیں نہ یہ شرافت سے اٹھا کہ مجھے دو۔۔۔وہ اسے دیکھتے تیزی سے بولی۔۔۔

اب کہاں جارہے ہو۔۔۔۔؟تم نے گرائی ہیں تم ہی اٹھاؤ گے اس نے آگے ہو کر دروازہ بند کرنے کی کوشش کرتے سنجیدگی سے کہا۔۔

شرافت کو بلانے جارہاہوں۔۔۔کہ وہ تمھیں یہ پیراور کتاب اٹھاکہ دے دے۔۔۔"میرے پاس وقت نہیں ہے بہت مصروف ہوں میں۔۔۔ابھی وہ مزید زہر افشانی کرتاہی جب ماسٹر صاحب کو بیٹھک سے نکلتا دیکھ کر وہ دروازہ پیچھے دھکیلتا جلدی سے باہر نکل گیا۔۔۔پیچھے اسے نورِ حرم کا قہقہ واضح سنائی دیا تھا۔۔

****

میرے خیالوں میں چھائی ہے

"ایک صورت متوالی سی۔۔۔

معصوم سی بھولی بھالی سی

رہتی ہے وہ یہیں کہیں اتا پتہ معلوم نہیں

بکواس بند کرواپنی تھرڈ کلاس عاشق۔۔۔"نور حرم جو شام کے وقت توت کے درخت کے نیچے چارپائی پہ بیٹھی بچوں کے ٹیسٹ چیک کررہی تھی جب اس کی بے ڈھنگی آواز سنائی دی۔۔۔

تھرڈ کلاس نہیں مسز فرسٹ کلاس عاشق ہوں میں۔۔۔"وہ ایک چوری نگاہ اپنے پیچھے ڈالتا کہ کہیں ابا گریبان سے پکڑ کہ گھسیٹ گلی میں نیلامی ہی نہ لگادیں مگر ابا کی نظر میں تو وہ نیلامی کے قابل بھی نہیں تھا۔۔۔"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

دفع ہو جاؤ۔۔۔"وہ اتنا کہتے یہ سوچتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی کہ وہ فضول میں اس کے منہ نہ لگے۔۔۔اماں بھی گھر نہیں تھیں وہ محلے میں صغریٰ خالہ کے گھر گئیں ہوئی تھیں اور وہ اس کی چیپ حرکتوں کے بارے میں " خاموشی سے دیکھتی خاموشی سے اٹھتی کمرے کی طرف جانے لگی۔۔۔

ایک کپ چائے کا دے دو۔۔۔"اللہ بھلا کرے گا۔۔۔اللہ "مسز۔۔۔۔اے مسز۔۔۔۔اوہ مسز۔۔۔۔۔

"تمھیں اولاد نرینہ سے نوازے گا۔۔۔وہ پھر سے ایک نظر پیچھے ڈالتا ہوا فریادیں ڈالتا ہوا بولا۔۔۔

صبح تو مستنصر حیسن تارڑ کی وجہ سے چاچو سے پھینٹی پڑی تھی اب جو میں لگاؤں کی وہ تمھیں ساری زندگی نہیں بھولے گی اتنی گھٹیا گفتگو کرتے ہوئے تمھیں شرم نہیں آتی۔۔۔"وہ جو صحن میں جھاڑوں لگانے کا سوچ رہی تھی اس کی باتوں کو سن کہ ضبط سے لال پڑتی وہ جھاڑوں اٹھاتی خطرناک تیور سے باہر آئی۔۔

قسم سے مسز ایک چائے کا کپ دے دو۔۔۔۔۔"میں پھر تنگ نہیں کروں گا۔۔۔نہیں تو جھاڑوں سے مار دیا پوری گلی میں گھسیٹ لو۔۔۔۔میں یہاں سے ہلنے والا نہیں۔۔۔۔وہ مضبوط لہجے میں کہتا اب دیوار کہ اوپر بیٹھ کہ ٹانگیں گھر کی طرف لٹکا لیں۔۔۔"نورِ حرم یہ کہتی گھر کی طرف گئی اور ایک کپ میں چائے ڈال کہ لے آئی۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"یہ لو پیو مرو۔۔۔اور دفعہ ہو جاؤ۔۔۔۔"وہ اسے کپ تھماتی احسان کرتے ہوئے بولی۔۔۔

ہائے بیگم۔۔۔۔ویسے یہ ٹوٹے ہوئے کپ میں چائے پینے سے ثواب ملتا ہے کیا۔۔۔"وہ چائے کے کپ کو منہ سے لگاتا اسے دیکھتا معنی خیزی سے بولا۔۔۔

ثواب کا تو نہیں پتا۔۔۔۔لیکن سنا ضرور ہے اس ٹوٹی ہوئی چیزوں میں شیطان کھاتا پیتا ہے۔۔۔۔وہ اس لیے بولی کہ وہ آئندہ اس سے چائے نہ مانگے۔۔۔۔وہ ہر دو دن بعد اسے اتنا تنگ کرتا کہ اسے مجبوراً چائے دینی پڑتی

۔۔۔۔"اورنورِحرم اس کے اس چائے والے کھیل سے بہت زیادہ تنگ تھی لیکن وہ پھر بھی تین یاچار چائے

"کے کپ بناتی تاکہ اس کے لیے اسے دوبارہ سے نہ بنانی پڑے۔۔

اورتوسب خیر ہے مسز لیکن یہ کپ بہت چھوٹا رکھا ہوا ہے۔۔۔اُس نے کافی ڈھیٹائی سے کہتے چائے کا گھونٹ

"بھرا۔۔۔

"تونہانے والا کپ بھر کہ دیتی تمھیں۔۔۔۔"وہ اس کی فضول گوئی سے جنجھلاتی ہوئی بولی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد طویل خاموشی کے بعد اس نے حیران نظروں سے پلٹ کہ دیکھا کہ کئی وہ چلا تو نہیں گیا جب نظریں اٹھا کہ اسے دیکھا تو اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنائٹ ہوئی کیونکہ وہ اسے دیکھ ہی ایسی نظروں سے تھا اس کی نگاہوں کی چمک اسے اپنے جسم کے اندر کئی کبُھتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔وہ چائے پیتا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

لوفر غلیظ انسان۔۔۔۔بڑابڑاتی وہ اپنے ڈوپٹے کو ٹھیک کرتی صفائی کرنے لگ پڑی۔۔۔۔جب پانچ منٹ گزرے تو غیر ارادی نظر اُس کی نظر دیوار پہ پڑی۔۔۔وہ کئی نہیں تھا البتہ کپ وہاں پہ ہی رکھ گیا تھا اس نے گہری سانس لی۔۔اور آنکھوں کب سے رکے آنسوؤں بہہ نکلے۔۔۔جو اس نے کتنی دیر سے روکے ہوئے تھے۔۔۔"یااللہ یہ شخص میرے مقدر میں کیوں لکھا گیا۔۔۔؟یااللہ اسے اتنے پاکیزہ رشتے کا احساس کیوں نہیں ہے۔۔۔؟اے

اللہ۔۔۔مرد کو تو عورت کے لیے تحفظ بنا کہ بھیجا گیا۔۔اے اللہ۔۔۔میں تجھ سے شکوہ نہیں کر رہی لیکن یا اے اللہ زندگی میں میری ایک خواہش تھی کہ میرا ہمسفر نیک ہو۔۔۔"پھر کیوں۔۔۔"نہ چاہتے ہوئے شکوہ "کر گئی۔۔۔"اور شاید اللہ نے اسکی سن لی تھی اور اس کی دعا قبول ہونے والی تھی۔۔۔

****

کیا ہوا ہے اب کیوں پریشان ہے تُو نورِ حرم۔۔۔؟کیوں مجھے بھی پریشان کرتی ہے اور خود بھی ہوتی "ہے۔۔۔

"امی آپ جانتی ہے مجھے۔۔۔"وہ جو گہری سوچوں میں مستفسر تھی ماں کی آواز پہ باہر نکل آئی۔۔۔

امی آپ جانتی ہے آپ کی بیٹی پریشانی کی ایک ہی وجہ ہے۔۔۔پھر روز روز کرید کر میرے زخموں کو ادھیڑتی ہیں " ۔۔وہ جھنجھلا کر کہتی اٹھ بیٹھی۔۔۔

لیکن نورِ حرم۔۔۔تم کیوں اتنی بدگمان ہو چاچو سے۔۔۔اس لیے کہ انھوں نے تمھارا نکاح مانی سے کروایا ہے "۔۔۔یا اس لیے کہ انھوں نے تمھارے سر پہ ہاتھ کہ تمھیں ذلیل و خوار ہونے سے بچایا ہے۔۔۔

امی واقعی آپ بہت معصوم ہیں۔۔۔آپ ابھی تک چاچو کی شفقت میں چھپی غرض کو نہیں نہیں سمجھ سکیں

۔۔۔"

انھوں نے صرف اور صرف اپنے بیٹے کو سدھارنے کے لیے یہ نکاح کروایا ہے۔۔۔ان کا بڑا بیٹا بھی تو تھا پڑھا لکھا۔۔۔لائق فائق قابل۔۔۔فرماں دار، خوبصورت۔۔۔لیکن کیوں نہیں مانگا میرے لیے اسکا رشتہ۔۔۔۔"

یہ نہیں کہ میں میرے دل میں اُس شخص کے جذبات ہیں میں تو فقط اس لیے کہہ رہی ہوں۔۔۔اُنکا بڑا بیٹا رشتوں کو عزت دینا جانتا ہے وہ بات بھی نظریں جُھکا کر کرتا ہے۔۔۔"اور میں تو بس عزت ہی تو چاہتی تھی اور کچھ بھی نہیں۔۔۔"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

وہ تلخی سے کہتی ان کے چہرے کے بدلتے تاثرات کو دیکھنے لگ پڑی جو کہ کافی حد تک بدل گئے انھیں لگا کہ نور "حرم واقعی ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔وہ بھی اس کی طرح سوچوں میں گم ہو گئیں تھیں۔۔۔

دیوار کی دوسری جانب ٹہلتے ماسٹر صاحب ان ماں بیٹی کی گفتگو سن کر سوچ میں پڑ گئے۔۔۔انھیں لگا کہ وہ واقعی اپنی بھتیجی کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کر چکے تھے لیکن ابھی دیر نہیں ہوئی تھی وہ اب بھی سب کچھ سدھار سکتے تھے۔۔

Epi # 4

گرمی کی شدت میں کچھ حد تک کمی آئیں کیوں ساون کا موسم تھا دن کو بوہڑ رہتا لیکن شام کو ٹھنڈی ہواؤں کی وجہ سے موسم بہت دلکش ہو جاتا۔۔۔ابھی بھی آسماں پہ ہلکے بادل چھائے تھے سورج بادلوں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہا تھا۔۔

نورِ حرم نے ایک دفعہ ماں کو دیکھا جو سوئی ہوئیں تھیں اسے سکول سے واپس آئے گھنٹا ہو گیا تھا دوپہر کا کھانا وہ کھا چکی تھی اور اب اس نے اپنے کمرے کی صفائی کا سوچا اور واشنگ مشین لگا لی۔۔۔وہ ساتھ ساتھ کپڑے

دھوتی گئی اور ساتھ ساتھ نچوڑ کہ ٹوکری پہ رکھتی رہی۔۔۔ایک گھنٹے کی انتھک محنت کے بعد اس نے سارے کپڑے دھو کہ رکھے اور واشنگ مشین صاف کر کے پھر باقی کپڑوں کو اٹھائے چھت پہ پھیلانے آ گئی۔۔

وہ اپنے دھیان میں ہی کپڑے پھیلاتی رہی اور کچھ دیر بعد سارے پھیلا کہ جب واپس جانے لگی تو اس کی نظر چاچو کی بالکونی پہ پڑی۔۔۔ چھت پہ چھوٹا سا کمرے تھا جسے بالکونی کا نام دیا گیا آج اُس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔۔دونوں کے سیٹ ایک جیسے ہی تھے دونوں گھر بہت زیادہ اعلی تو نہیں تھے مگر کچھ حد تک فینسی تھے

۔۔۔اس نے ایک نظر بالکونی پہ ڈالی تو کوئی چھلنگا چرپائی پہ لیٹا ہوا نظر آیا اسے ایسا لگا کہ وہ مانی ہے اور بلاشبہ وہ مانی ہی تھا چھت کا دروازہ بند تھا وہ جانتی تھی وہ فضول شخص چاچو سے ڈرتا ضرور ہے مگر اپنی عادتوں سے باز نہیں آتا

" ۔۔۔"اس لیے چھت کا دروازہ بند کر کے نشہ کر رہا ہو گا۔۔۔

وہ اگنور کر کے جانے لگی مگر پھر اس نے اس کے ہوش ٹھکانے لگانے کا سوچا۔۔"وہ آگے بڑھتی ہوئی چھت

" کے بیچ چھوٹے سے دروازہ کی سنگلاخ گرل کو پیچھے دھکیلتی چاچو کی چھت کی جانب چلی گئی۔۔۔

وہ ابھی بالکونی کی طرف بڑھتی جب وہ سیگریٹ منہ میں دبائے کریمی کلر کے شیڈ کے نیچے آ کہ کھڑا ہو گیا نورِ حرم

"نے اسے آج پانچ دن بعد دیکھا تھا وہ اور زیادہ بگڑا ہوا لگ رہا تھا۔۔

ہاں ابھی کھڑکی سے دیکھ لیا ہوگا مجھے اس لیے اپنے کرتوت چھپانے کے لیے باہر نکل آئے ہو۔۔۔"وہ جل بھن کر بولی اس کا یکدم چھاپہ مارنے والا پلان جو فیل ہو گیا تھا۔۔۔"

ہٹو۔۔۔آگے سے بلکہ میں ابھی تمھارے سارے کرتوت دیکھ کہ جاؤں گی اور پھر چاچو کو بتاؤں گی۔۔۔"وہ اس کے ساتھ سے نکل کر اندر جانے کے لیے آگے بڑھی۔۔۔"

پورے کا پورے بندہ اپنے کرتوتوں سمیت تمھارا سامنے آگے ہوا ہے اب اندر جا کہ میرے کرتوت جان ک کیا کرو گی مسسز۔۔۔"وہ کافی معنی خیزی سے بولتا اس کے آگے حائل ہوا۔۔۔

خبردار آئندہ مجھے اس واحیات نام سے مخاطب کیا۔۔۔"میں منہ توڑ دوں گی تمھارا۔۔۔اس کو جب اپنا منصوبہ مکمل ناکام ہوتا دکھائی دیا تو وہ اس کے دیے گئے نام سے چڑتی ہوئی بولی۔۔۔"

بیوی۔۔۔شوہر کی عزت کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے

شوہر سے بدتمیزی کرنے والی عورتیں گناہ گار ہوتی ہیں

" بالکونی کا دروازہ بغیر مڑے بند کرتے مانی نے قہقہ لگاتے ہوئے ہنس کر کہا۔۔۔"

عزت تو تمھاری تب کروں ناجب تم اس قابل ہو۔۔۔"وہ اس کے منہ سے سگریٹ کا دھواں نکلتے ہوئے دیکھ کر نفرت سے بولی۔۔۔"

"قرآن کہتا ہے کہ جیسا مرد ہو گا ویسی عورت ملے گی۔۔۔

پتہ ہے میں کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ مجھ سے ایسا کونسا گناہ سرزد ہوا ہے جو خدا نے تم جیسا برائیوں میں اٹا ہوا شخص اللہ نے میری قسمت میں لکھ دیا ہے۔۔۔"کیا پتہ کوئی ایسا گناہ ہو گیا ہو جس کے بدلے میں تم مجھ پہ مسلط ہو گئے ہو۔۔۔۔"وہ یہ کہتے اس وقت انتہائی کوئی بے بس لگیں۔۔۔"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

برائی کوئی ماں کے پیٹ سے نہیں سیکھ کہ آتا نورِ حرم۔۔۔ برا تو انسان کو یہ معاشرہ یہ ماحول اور انسان کے یہ رویے بناتے ہیں۔۔۔"

ویسے تم یہ سوچا کرو۔۔۔ کہ ایسی کون سی نیکی تم نے کی تھی جو اُس نیکی کے بدلے میں اللہ نے تمھاری قسمت میں مجھ جیسا باذوق اور نفیس لکھ دیا ہے۔۔۔" یہ سوچنے کی بات ہے۔۔۔" وہ سگریٹ کا سوٹا لگاتے ہوئے آنکھ مارتے دانتوں کی نمائش کرتے مزاحیہ سا بولا۔۔۔"

نور حرم جو اس کی بات سن کر پہلی دفعہ حیران ہوئی کہ اس جیسا شخص بھی ایسی باتیں کر سکتا ہے مگر پھر اس کی فضول گفتگو سن کہ وہ اندر تک سلگ کہ رہ گئی۔۔۔"

باذوق اور نفیس انسان جاؤ اپنے آپ کو ایک بار آئینے میں دیکھ لو۔۔۔۔" پھر تمھیں پتہ چلے کہ میں کیسے جھیلتی ہوں تمھیں۔۔۔" مجھے کبھی چاچو اور چاچی پہ حیرت ہوتی ہے۔۔۔" کہ اتنے سالوں سے تمھیں کیسے جھیل رہے ہیں ویسے ان کی ہمت کو داد دینی بنتی ہے۔۔۔"

"پھر تو تم نے بھی مجھے ساری زندگی جھیلنا ہے۔۔۔ ہائے مسز کتنا مزہ آئے گا۔۔۔ جب تم مجھے جھیلا کرو گی۔۔۔"

وہ جواب جوتے کی نیچے سگریٹ کو مسلتا ہوا بولا۔۔۔

وہ اس بات کا فائدہ اٹھاتی اس کی نظروں کو زمین پہ ٹکا دیکھ کر بغیر کوئی جواب دیئے بالکونی کا دروازہ کھولنے لگی۔۔۔"جب مقابل نے اس کے پکڑ کے ہاتھ پیچھے کیے۔۔۔

مفت کی شراب تو قاضی بھی نہیں چھوڑتا مسسز۔۔۔تم تو پھر میری بیوی ہو۔۔۔"وہ اسے ہاتھ سے پکڑتے پیچھے کرتے کافی بے باکی سے بولا۔۔۔"کہ کئی وہ دروازہ کھول کہ اندر ہی نہ گھس جائے۔۔۔

اس کی نظروں اور آنکھوں میں پتہ نہیں ایسا کیا تھا کہ نورِ حرم کانپ کہ رہ گئی اس کی نگاہیں اپنے وجود پہ جمی دیکھ کہ اسے بہت بڑی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔"اسے لگا کہ اس نے اس دوپہر میں اس نے اس تن تنہا گھٹیا شخص کے پاس آ کہ بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔۔"کم از کم اس پتی دوپہر میں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا جب سب سوئے ہوئے تھے۔۔۔

اسے خطرہ لاحق ہوا تھا پہلی بار اُسے لگا کہ اس نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔۔وہ تو پہلے ہی اتنا مشکوک شخص تھا کیا وہ اس شخص کی عادتوں سے واقف نہ تھی۔۔۔اسے بہت پچھتاوا ہو رہا تھا کہ وہ اس گھٹیا شخص کے پاس گئی ہی کیوں؟۔۔۔

وہ ڈھرکتے دل سے اپنے چھت کی جانب بھاگی بغیر ٹوکری اٹھائے خود سے یہ طے کیے نیچے گئی۔۔۔کہ وہ کبھی بھی اس شخص سے بات نہیں کرے گی۔۔۔"بے شک وہ اسکے نکاح میں تھی مگر کوئی اسے اکیلے دیکھ لیتا وہ انگلی اس کے باپ کی تربیت پہ اٹھاتا۔۔اور لوگوں کا تو کہنا عام سا ہے کہ اس کے سر پہ چھت نہیں ہے اس لیے یہ ایسی ہے کردار پہ تو وہ ایک بات بھی نہیں سن سکتی تھی۔۔۔"اس کے ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے۔۔۔وہ بہت مضبوط لڑکی تھی مگر اب جیسے اس کے ہاتھ پاؤں کام نہیں کر رہے تھے ساری مضبوطی کئی گم ہو گئی تھی ۔۔۔"

دوسری طرف مانی گہرا سانس بھرتے اسے جاتے دیکھتا رہا اور پھر وہیں شیڈ کے نیچے پڑی کرسی پہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

****

"مانی سچ سچ بتانا۔۔۔میرے پرس سے پیسے تم نے اٹھائے ہیں نہ۔۔۔۔

وہ جو عصر کے وقت گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔ماں کی آواز کانوں میں پڑی جو باہر صحن میں بیٹھی سبزی کاٹ رہی تھیں

امی صبح شرافت سے آپ سے پیسے مانگے تھے مگر آپ نے ٹھینگا دکھایا۔۔۔اس لیے مجھ جیسا شریف آدمی یہ انتہائی قدم اٹھانے پہ مجبور ہوا ہے۔۔اس نے کولر سے گلاس اٹھاتے کافی اطمینان سے جواب دیا۔۔۔تو علیزے کی ہنسنے کی آواز آئی۔۔اس نے نظریں اٹھا کہ دیکھا جو شاید بچوں کے ٹیسٹ چیک کر رہی تھی اور ساتھ مسکرائے جا رہی تھی۔۔

" تم کس خوشی میں اتنی کھی کھی کر رہی ہو۔۔۔۔؟"وہ اس کی طرف دیکھتا چڑ کر بولا۔۔۔

اس لیے کہ کچھ لوگوں کو بہت خوش فہمیاں ہیں کہ وہ شریف ہیں۔۔۔"ریڈ پنسل منہ میں دباتے دانت نکالتے "جواب دیا گیا۔۔۔

خوش فہمیاں بھی انسان کی زندگی کا حصہ ہیں۔۔۔۔وہ اس کے پاس سے گزرتا اس کے بالوں کو کھینچتا ہوا "بولا۔۔

"ابوابو۔۔۔۔۔"اس کے بال کھینچتے ساتھ ہی وہ چیخ و پکار کرتی ماسٹر صاحب کو پکارنے لگی۔۔۔

مانی۔۔۔مانی۔۔۔"وہ جو پیسے اٹھائے تھے وہ کمیٹی والے پیسے تھے۔۔۔"وہ پیسے مجھے دے دے نہیں تو میں تیرے ابا کو شکایت لگاؤں گی۔۔۔"زارا بیگم اس کو بیٹھک میں گم ہوتا دیکھ کر باپ کی دھمکی کا حوالہ دیتی ہوئی بولیں"

یہ لیں ایک ہزار روپے۔۔۔ایک ہزار میں خود رکھوں گا۔۔۔یہ اچھا ہے بھئی۔۔۔ہر کسی کے پاس ابا کا بڑا پکا آپشن ہے۔۔۔میں کوئی الٹا کام کرتا بھی نہیں ہوں۔۔۔تو اس گھر میں ابا ابا کی آوازیں بلند ہونے لگ پڑتی ہیں۔۔ایسے لگتا ہے جیسے ابا نہ ہو گئے۔۔۔پاکستان کے صدرِ مملکت ہو گئے۔۔۔"ویسے اس زندگی سے تو موت اچھی ہے۔۔"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

کبھی کبھی میرا دل کرتا ہے۔۔۔چھت سے کود کر اپنی جان دے دوں۔۔۔وہ بیٹھک سے نکالتا ہوئے ان کو پیسے تھماتا جیسے اپنے نقصان پہ چڑا تھا۔۔۔

شوق سے۔۔۔وہ رہا چھت کا رستہ۔۔۔"مگر گلی کی طرف چھلانگ لگانا۔۔۔"میرا گھر مت خراب کرنا۔۔۔"

یہ گھر میری پنتیس سال کی ریاضت کی کمائی سے بنایا ہے جو میں نے پائی پائی جوڑ کہ اپنی حق حلال کی کمائی سے بنایا ہے۔۔۔"ماسٹر صاحب جو مسجد سے واپس آئے جیسے ہی دروازہ کھول کہ اندر داخل ہوئے۔۔۔اس کی آواز کانوں میں پڑی تو وہ دروازے پہ ہی کھڑے ہو گئے اور اس کو سنتے جوابی وار کیا۔۔۔جو سبزی کاٹتی ماں کے پاس سے ٹماٹر کے ٹکڑے اٹھا کر ماں کے ساتھ کوئی بحث کر رہا تھا۔۔۔"

توبہ توبہ یہ زمانے آگیا ہے باپ کو اولاد سے زیادہ گھر پیارا ہے...اس نے زمین پہ ہاتھ رکھ کہ کان پہ ہاتھ رکھتے محلے کی پھاپھے کٹنی عورتوں کی طرح صدمے سے کہا۔"وہ جو ماں کو ایموشنل کر رہا تھا باپ کے اس طرح کہنے پہ صدمے میں جاتا ہوا مصنوعی غم سے بمشکل بول سکا۔۔۔"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"ایک دفعہ اپنی یہ شکل جا کہ شیشے میں دیکھ لو۔۔۔"

پھر اندازہ لگا لینا میرا گھر زیادہ پیارا ہے یا تو۔۔۔وہ دوسری چرپائی پہ بیٹھتے اپنی جیب سے تسبیح نکالتے ہوئے بولے۔۔۔"جب وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔"

"اب کہاں جا رہے ہو تم۔۔۔؟زارا بیگم نے اس کے چہرے کو دیکھتے پیار سے کہا۔۔۔"

خو"دکشی کرنے ہے جارہاہے بیگم۔۔۔لہذاروکنامت۔۔۔"ماسٹر صاحب اطمینان تسبیح کے دنوں پہ ورد کرتے رک کہ کافی اطمینان سے کہا۔۔۔

نہ نہ۔۔۔اباحوصلہ رکھیں۔۔۔اتناجلدی نہیں سب کہ سینوں پہ مونگ پیس کہ مرؤ"ں گا۔۔۔۔ابھی فلحال چچاشیدے کی دکان پہ شیشہ دیکھناوہ ذرابڑاہے اس میں بے میں مثال لگتاہوں۔۔۔"اور جس شیشے سے آپ ڈاڑھی بناتے تھے وہ صبح صبح میرے ہاتھوں قت"ل ہوچکاہے۔۔۔وہ یہ کہتے ابا کے تیور دیکھتے جلدی سے " باہر نکلتم ان کا سکون غارت کرچکا تھا۔۔۔

ذلیل بغیرت۔۔۔۔تُوآواپس۔۔۔میں تجھ سے حساب لیتاہوں۔۔۔حرام کی کمائی نہیں ہے میری۔۔۔تو فکرمت کرمیں حساب لے لوں گو تجھ سے۔۔۔ان کا بس نہیں چل رہاتھاوہ اس کی پشت پتھڑوں سے لال کر "دیں۔۔۔

نہیں ابا فکر کی باری اب آپ کی ہے۔۔۔وہ یہ کہتا مکمل غائب ہوگیا تھا۔۔۔

اورادھر ماسٹر صاحب کا بس چلتا تو وہ اس کو بھاگ کہ گلی سے گھسیٹ کہ لاتے۔۔۔وہ شیشہ توان کو بہت پیارا تھا۔۔۔وہ جوانی سے اس شیشے سے ہی دیکھ کر شیو بناتے کرتے تھے وہ شیشہ توان کے والد محروم کی نشانی تھا جو انہوں نے سنبھال سنبھال کہ رکھا تھا۔۔۔"

ابو چھوڑیں اسے۔۔۔یہ پانی پی لیں۔۔۔علیزے ان کو غصے میں دیکھتی پانی لے آئی تھی جس وہ تھام کے پینے لگے۔۔۔"

پہلے بھی وہ کتنی دفعہ ان کی پرانی یادگار چیزیں توڑ چکا تھا۔۔۔جس سے اُس نے کتنی دفعہ مار بھی کھائی تھی۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

****

کیپٹن غنی کیامیں اندر آسکتی ہوں۔۔۔؟ایمن آدھی رات کو اتنی سکیورٹی کے باوجود بھی اس گھر میں اکیلے قدم رکھ چکی تھی وہ خود روم میں موجود نہیں تھا۔۔۔

ہاں البتہ اسکی خاکی وردی بیڈ پہ سلیقے سے پڑی ہوئی تھی۔۔۔

ایمن جو دروازہ کھول کہ ہمیشہ کیطرح صرف پوچھتی کہ اس کا جواب سنے بغیر آفس روم سمجھ کر اندر داخل ہوئی وہ اس کی اجازت کا کہاں انتظار کرتی آج تو وہ پھر کئی نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

وہ جو روم میں آئی تو اس کی نظریں روم پہ ٹکی کی ٹکی رہ گئی کیپٹن ارمغان کے کمرے سے تو اسے عشق تھا۔ایمن فاروق آج کتنے دن بعد اس کے روم میں آئی۔۔۔یہ روم ذوق و نفاست کا اعلیٰ اور منہ بولتا ثبوت تھا۔

ایمن فاروق خود بھی بہت اپر کلاس فیملی سے تعلق رکھتی تھی اور وہ جس چیز پہ ہاتھ رکھتی وہ ہی اسے مل جاتی تھی مگر پھر بھی وہ منہ کھولے حیرت سے اس شخص کا روم دیکھ رہی تھی کمرہ کافی وسیع تھا۔۔۔ترکش سٹائل بیڈ اور صوفے ک۔رے کی خوبصورتی کو چار چاند لگاتے تھے مہنگے فینسی سنہری دبیز۔۔۔کمرے کی دیوار پہ قائدا عظم

علامہ اقبال ڈاکٹر عبدالقدیر اور دیگر بڑی بڑی شخصیت کی تصاویر اور یونیک سٹائل اربیک کیلی گرافی آوایزں تھیں۔۔

یہ روم ویل فرنشڈ تھا اسی روم میں ایک اسٹڈی روم بھی جس کا دروازہ بھی درمیان سے ہی کھلتا تھا جو اسی روم کا حصہ تھا اس میں ایک ٹیبل پہ کمپوٹر جو وائر کنکشن تھا جس میں شاید اس کا سارا اسیکرٹ ڈیٹا تھا ساتھ میں لیپ ٹاپ تھا جو وہ آگے پیچھے جاتا تو لے کہ جاتا تھا شیلف پہ ٹرافی اور بکس تھیں اور کتابیں بھی ایک سے بڑھ کہ ایک تھیں بیچ میں پڑا ڈائنگ ٹیبل وہ اس کے دوست آتے تو وہاں بیٹھ کہ کتاب کا مطالعہ کرتے اور ٹی پلان وغیرہ کرتے۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

ایمن فاروق اسٹڈی روم میں جانے کا سوچ رہی تھی جس کا ڈور نیم کھلا ہوا تھا اسے لگا شاید کوئی اندر ہے۔۔۔"پھر "وہ نہ جانے کا سوچ ایک دفعہ پھر اشتیاق سے کمرے کو دیکھنے لگی۔۔

ایمن ک یہ وکمرہ ہر گز عام انسان کا نہیں لگا۔۔۔یہ آرمی آفیسر کا روم تھا اور پھر عام انسان کا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔؟

وہ دو مہینے پہلے ایک دفعہ چھپ کے اس کے روم میں اس کی تصویر چرانے آئی تھی اور کچھ تصویر اس نے کیپٹن ارمغان عالم کی چرا کہ لے کے بھی گئی تھی وہ پچھلی دفعہ تفصیل سے ایک ایک کونہ دیکھ کہ گئی تھی لیکن پھر بھی آج دوسری دفعہ آنے کے باوجود اسے لگا کہ وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔"ارمغان عالم نے یہ گھر کچھ ماہ پہلے خریدا تھا۔۔ ٹیبل پہ اس دشمنِ جاں کی تصویر جو ایمن فاروق کا دل کرتا کہ وہ یہ ہی تصویر اٹھا کہ لے جائے ۔۔۔۔مگر اس شخص کو علم پڑ جاتا تو اسکی شامت آجانی تھی وہ بے خودی کے عالم اس کی تصویر کو تکنے لگی جس میں تصویر کنچھواتے وقت کیپٹن ارمغان عالم شاید پہلی بار مسکرایا تھا وہ تصویر پہ ہاتھ پھیرتی ہی جب ڈور کھلنے کی آواز آئی تھی وہ فٹ سے ہاتھ ہٹاتی پیچھے ہو گئی۔۔۔

ارمغان عالم خاکی پینٹ کے اوپر سیاہ ٹی شرٹ میں ملبوس اسٹڈی روم کا دروازہ پیچھے کیے اپنے دھیان میں باہر نکلا۔۔۔سیاہ بال ماتھے پہ پڑے۔۔۔۔ تیکھی ناک پہ ہر وقت سنجیدگی چھائی رہتی، لب ہمہ وقت بھینچے رہتے ابھی وہ اپنی ازلی سنجیدگی میں گم باہر نکلتا اپنی ہر وقار شخصیت کے سبب ایمن فاروق کے تو ہوش ٹھکانے لگا گیا "ایمن کو وہ شخص اپنے نام کی طرح بہت ہی خوبصورت تھا۔۔۔

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

ایمن تواس کی سحر انگیز شخصیت میں کھینچتی جاتی آج تووردی میں بہت پیارالگ رہاتھاایمن فاروق بے خودی کے عالم میں اسے دیکھنے لگی۔۔۔وہ شخص تواسے پورے کاپورااچھالگتا۔۔۔مگروہ اس شخص کو کیابتاتی کہ وہ اس کی "غلافی آنکھوں اوراس کی گھنی سیاہ بیرڈپہ دل ہاربیٹی تھی اس کے تیکھے نقوش کی بھی تواپنی بات تھی۔۔۔۔

"مس ایمن فاروق۔۔۔۔۔۔"آپ اس وقت یہاں۔۔۔خیریت۔۔۔"کوئی ایمرجنسی تونہیں ہوگی۔۔۔۔

وہ جولیپ ٹاپ ٹاپ اور کچھ مشن کی فائل اٹھاتا باہر نکلااس کی ڈیوٹی نائٹ ٹائم تھی

اس کو اس وقت کمرے میں دیکھ کہ وہ حیرت و بے یقینی سے بولا۔۔وہ دیکھ کہ پریشان ہو گیا کہ وہ اس وقت بارہ بجے اسکے گھر میں کیا کرنے آئی تھی۔۔۔

اللہ نہ کرے کوئی ایمرجنسی ہو کیپٹن وہ تو مجھے آئس کریم کھانی تھی۔۔۔میں اس لیے یہاں آپکے پاس آئی ہوں۔۔۔"میں جانتی ہوں اس وقت مجھے صرف آپ ہی لا کہ دے سکتے ہیں۔۔۔اس لیے تو آپکے پاس آئی ہوں۔۔۔"

اس وقت۔۔۔۔دماغ خراب ہو گیا ہے آپکا۔۔۔یا میں پاگل نظر آرہا ہوں آپکو۔۔۔اُکھڑے تیور سے اسے دیکھتے وہ ٹی شرٹ کے اوپر خاکی رنگ کی شرٹ پہنتا ہوا بولا۔۔اُس کی بے اختیار نگاہوں کو بھی اپنے اوپر دیکھ رہا تھا جس کی نگاہیں اس کے اوپر سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔"

یااللہ آج مجھے ان سے بچالے اے اللہ ابھی تیری بندی کی عمر ہی کیا ہے۔۔۔؟"صرف بیس سال کی ہی تو ہوں۔۔۔اے اللہ میرے ہونے والے اُن کو کنوارا بننے سے بچالیجئے گا۔۔۔وہ مصعومیت سے منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے اس کے رائٹ سائیڈ پہ ارمغان عالم نیم بیجز کو دیکھتی شدت سے اپنے بچنے کی دعا مانگ رہی تھی

۔۔۔

Epi # 5

مجھے نہیں پتہ مجھے آئس کریم کھانی ہے۔۔۔"آپ ابھی میرے ساتھ چلیں۔۔۔"وہ اس کے تیور دیکھتی ہوئی ضدی انداز میں بولی۔۔۔

گھر جائیں آپ۔۔۔"میری ڈیوٹی ہے ابھی۔۔۔"اس کے انداز میں اتنی سختی تھی کہ وہ ہونٹوں کو گول شیپ دیتی ایک آنکھ کھولتی اور ایک بند کرتی اس کھڑوس کیپٹن کو دیکھنے لگی جو ایسے اجنبی بن جاتا۔۔۔"جیسے اس کو جانتا تک نہیں تھا۔۔"

اس نے جلدی سے اس کو بازوؤں سے تھام کہ بچوں کی طرح "نہیں کیپٹن میں نے آئس کریم کھانی ہے۔۔۔"ضدی انداز میں کہا۔۔۔

مس ایمن۔۔۔"بازوؤں چھوڑیں۔۔۔پھر میں سختی سے پیش آیا تو آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں نکل آئیں گے جو کہ دو دن نہیں رکنے۔۔۔اس کا لہجہ آتشیں و سرد تھا وہ اس کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھڑا گیا۔۔۔"

اگر آپ کو میری فکر ہے۔۔۔تو آپ مجھے لے کہ جائیں نہ۔۔۔"

اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے وہ اپنے موقف پہ ڈٹی رہی۔۔۔

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

میں آخری دفعہ پوچھ رہا ہوں آپ جا رہی ہیں کہ نہیں۔۔۔؟ وہ اب بیڈ پہ بیٹھتا آرمی والے کالے رنگ کے

"بوٹ پہنتے بولا۔۔۔

نہیں۔۔۔جب تک آپ میری بات نہیں مانیں گے تب تک میں نہیں جاؤں گی میں بھی آخری بتا رہی

" ہوں۔۔۔۔وہ بچوں کی طرح کہتی بیڈ کے دوسری سائیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر مجھ سے کوئی گلہ مت کیجیئے گا۔۔"اس کی بات سنتے اس نے فون اٹھایا اور سکیورٹی گارڈ کو کال کی

۔۔۔"

انور کو کہو گاڑی سٹارٹ کریں اور۔۔کیپٹن فاروق کی صاحبزادی کو ان کے گھر بخیر وعافیت چھوڑ کہ

"آئے۔۔۔سیکورٹی گارڈ کو اطلاع دیتے سنجیدگی سے کہتے اس نے فون بند کر دیا۔۔۔

جائیں ایک منٹ کے اندر اندر۔۔۔۔۔میں نے بھی دس منٹ بعد نکلنا ہے"وہ درشتگی سے کہتا اٹھ کھڑا

"ہوا۔۔۔

اوکے کیپٹن آج کے بعد مجھے بلایئے گا مت۔۔۔"میں جا رہی ہوں ہوں۔۔۔اب آپ منتیں کر کے روکے گے

تو میں نہیں روکوں گی۔۔۔اب آپ میرے قدموں میں بیٹھ کہ کہے گئے کہ میرے ساتھ آئسکریم کھانے

جائیگے تو بھی میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔۔آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوؤں لاتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی

ٹخنوں تک آتے گھیرے دار فراک نے ماحول میں ایک سحر سا پیدا کیا۔۔۔مگر ارمغان عالم کو تو فرق بھی نہیں

**پڑا تھا ہاں البتہ اس کی باتوں پہ چونک کہ اسے دیکھا۔۔۔

ہونسٹلی میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔نہیں تو میں آپکی چھوٹی سی خواہش کا احترام ضرور کرتا مس ایمن بنتِ

"فاروق۔۔۔انور کو کہوں گا کہ وہ آپ کو آئسکریم لا دیں گا۔۔۔

اس کے بھرے بھرے لہجے کو سن کر وہ گھڑی پہنتے نرمی سے جواب دیا تو ایمن فاروق نے حیرت و بے یقینی اور استفامیہ انداز میں اسے دیکھنے لگی جتنا تمیز سے اس نے مخاطب کیا تو ایمن فاروق کا دل کیا کہ وہ اپنا آپ اس آرام رساں شخص سے پھینک اس کا بولنا ہی تو سے متوجہ کرتا تھا۔۔

اسے گھنٹوں سنا جا سکتا ہے وہ اتنا پیارا بولتا ہے۔۔۔"ایمن فاروق صرف دل میں ہی سوچ سکی وہ شخص تو چاہنے "کے لیے ہی بنایا گیا تھا۔۔۔

" کچھ کہا آپ نے۔۔۔"اس کی مسکراہٹ سنتے اس نے گھڑی کو لاک کرتے کہا۔

"جی۔۔۔اس نے مسکرا کہ اس وطن کے محافظ شخص کو دیکھ کہ کہا۔۔

"کیا۔۔۔؟وہ گھوم کہ پھرتا اپنی چیزیں اٹھاتے تیزی سے بولا۔۔۔

" یہ ہی کہ۔۔۔آپ بہت اچھے انسان ہیں میجر۔۔۔"وہ یہ کہتی منہ پہ ہاتھ رکھے بولی۔۔۔

آپ کو بہت جلدی خوش فہمیاں لاحق نہیں ہوتیں۔۔۔"وہ مطلوبہ چیزیں اٹھاتا سنجیدگی سے بولا۔۔۔اسے حیرانگی ہوئی جو لڑکی اب ناراضگی کا اظہار بہت مختلف طریقے سے کر رہی تھی اب اس کا ذرا سا نرم لہجہ دیکھ کہ اچانک سے مان بھی گئی تھی۔۔۔

آجائیں دیر ہورہی ہے۔۔۔آج دوسری اور آخری بار آپکو اس روم میں آنے پہ معاف کیا ہے۔۔۔آئندہ یہ سب کچھ نہیں ہونا چاہیے انڈر سٹینڈ۔۔۔"وہ اس کے آگے چلتا ڈور تک پہنچا اور دروازہ کھولتے اسے آنکھوں سے اشارہ کیا کہ وہ باہر نکل جائے۔۔۔"وہ باہر نکلی تو اس نے روم بند کر کے ایک چھوٹی سی چیپ دروازے کے پیچھے لگاتے کہا اور

"اپنے روم کو صیح طرح لاک کہ تسلی سے اس کے پیچھے چلتے اسے گاڑی میں بیٹھایا۔۔۔

اور پھر پلٹ کہ انور کو کچھ ہدایت دی۔۔۔پیچھے ایمن فاروق اس کی چوری پشت کو دیکھتے اُداسی سے مسکراتی سر "ونڈو کے ساتھ ٹکا گئی تھی۔۔۔

*****

علیزے مانی کو جگادو۔۔۔ابھی ماسٹر صاحب آئیں گے تو پھر پورا محلہ تماشہ دیکھے گا۔۔۔"زارا بیگم نے کچن سے "نکلتی اسے پکار کہ کہا جو پونچھا دھو رہی تھی۔۔

امی وہ لو فرانسان بیٹھک میں نہیں ہے۔۔۔پتہ نہیں کدھر آوارہ گردیاں کر رہا ہو گا آپ خو مخوا میں پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔"وہ جواب دیتے پونچھے لگانے کی غرض سے بیٹھک میں گئی کہ جلدی جلدی سے کام کر کے نورِ "حرم کے پاس چلی جائے گی۔۔۔

اس نے جلدی جلدی سے چرپائیاں سیدھی کی اور پونچھا لگایا اور پنکھے کی ہلکی کر کے نکلی کہ وہ تھوڑی دیر بعد سوکھ جائے گا تو بیٹھک کو بند کر کے وہ سکون سے پلٹی اور کمروں کی نسبت بیٹھک میں بہت زیادہ گند تھا اس نے تقریباً گھنٹا لگا کہ بیٹھک صاف کی۔۔۔اور بیٹھک گندی کیسے نہ ہوتی۔۔۔اتنا گند ہوتا، سیگریٹ جابجا بکھرے پڑے تھے اس کے کپڑے چرپائی پہ بکھرے تھے لیکن علیزے نے پھر بھی بہت اچھے سے کمرے کی صفائی کی اب وہ مطمن تھی وہ اماں کی بات سنتی کچن میں گئی اور ان کو ان کی مطلوبہ چیزیں تھماتی بیٹھک کا پنکھا بند کرنے کی غرض "سے واپس آئی تو اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا کچھ ہی پل میں اسکا چہرہ رونے والا ہو گیا۔۔۔

فرش پہ جابجا مٹی سے بھرے لمبے لمبے پاؤں کے نشان دیکھ کو اس کا دل کیا بین کر کے روئے۔۔۔کمرے میں تو کوئی نہیں تھا چرپائی جو پہلے وہ ترتیب سے دیوار کے ساتھ لگا کہ گئی اب پنکھے کے نیچے بے ڈھنگی سے پڑی ہوئی

تھی اس کی چادر سلوٹوں سے بھری ہوئی دیکھ کر اس کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہو گئے غصہ اور رونا بیک وقت آیا۔۔۔

مانی مجھے پتہ ہے تم یہ گندی حرکت کر کے اب فرعون کی ممی بن کے کئی چھپ گئے ہوں گے اس لیے نکل آؤ باہر۔۔۔"چھپنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔وہ یہ کہتے چیخ پڑی لال بھبھوکا چہرے لیے وہ جھاڑوں لے کر بیٹھک میں گھس گئی کہ حشر نشر کرنے والی ہستی کے حواس ٹھکانے لگا سکے۔۔۔"مگر بیٹھک میں کوئی نہیں تھی اس نے ایک دفعہ چرپائیوں کے نیچے دیکھا کہ شاید وہ کئی چھپا ہوا ہو۔۔۔۔"مگر وہ کیا اس کی روح بھی کئی نہیں تھی ۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ جانتی تھی وہ اسکی بہن تھی اس کی رگ رگ سے واقف تھی اور یہ آج پہلی بار نہیں ہوا وہ پہلے بھی کتنی دفعہ یہ حرکتیں کر چکا تھا اور وہ جانتی تھی کہ وہ کہاں چُھپا ہو گا۔۔۔"

اس لیے اچانک وہ پلٹی تو دروازے کے پیچھے اس کو دانت نکالے غلیظ ہنسی ہنستا ہوا پایا۔۔۔"علیزے غضب ناک تیور لیے اس کی طرف بڑھی۔۔۔"

تم نے کیا ہے یہ سب بے غیرت انسان۔۔۔"آج میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں۔۔وہ جھاڑوں لیے اس تک پہنچی ارادہ مرنے مارنے کا تھا۔۔۔"

سسٹر تم نے صفائی ہی غلط وقت پہ کی ہے۔۔۔میں تو اپنے وقت پہ آیا ہوں۔۔۔"وہ دانتوں کی نمائش کیے پر سکون سا دروازے کے پیچھے سے نکل آیا۔۔۔"

کتا بھی جس جگہ بیٹھتا ہے دم ہلا کہ بیٹھاتا ہے مطلب اپنی جگہ صاف کر کے بیٹھتا ہے۔۔"اور تمھیں تو شکر ادا کرنا چاہیے کہ تمھیں ہلانی ہی نہیں پڑتی اور صفائی ہو جاتی ہے۔۔۔وہ لفظوں کا زہر اس کے منہ پہ پھینکتی ہوئی بولی تاکہ آگے سے وہ غصہ ہو گا۔۔۔مگر وہ بھی آگے سے ڈھیٹ ابنِ ڈھیٹ تھا غصہ تو کیا ماتھے پہ شکن تک نہیں لاتا تھا۔۔۔"

کیوں تم امریکا کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی بیٹی ہو جو تمھارا شکریہ ادا کروں بل بتھوڑی۔۔۔وہ تو تم میرا شکر ادا کرو کہ میں اسے کمرے میں گند نہیں ڈالتا۔۔۔اس نے عورتوں کی طرح جوابی کاروائی کرتے اس کے صبر کا پیمانہ لبریز کیا تو علیزے نے رکھ کہ جھاڑوں اس کے بازوؤں مارا۔۔۔"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

اب خود کر لینا ہے آج تو مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔۔۔"وہ یہ کہتے جھاڑوں پھینک کہ باہر نکلنے لگی جب مانی نے "اس کے بالوں سے پکڑ کہ پیچھے کیا۔۔۔۔

"جھاڑوں پہ تھوک کرو۔۔۔۔مانی نے اپنی گرفت اس کے بازوں پہ مضبوط کرتے کہا۔۔۔

نہیں کروں گی چھوڑوں مجھے کیا کر لوگے۔۔۔۔"اس نے اپنے ڈوپٹے پہ ہاتھ رکھتے گلہ پھاڑ کہ کہا۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کو ضد میں اچھا خاصہ نقصان پہنچاتے۔۔۔مانی اس کے بال کھینچتا اور وہ اس کی کمر پہ مکوں سے وار "کرتی۔۔۔

"جھاڑو پہ تھوک کرو نہیں تو میں پتلا ہو جاؤں گا۔۔۔"اس نے قیاس آرائی کرتے نیا فتوہ جاری کیا۔۔۔

نہیں کروں گی ہر گز نہیں کروں گی۔۔۔"اگر یہ تھوک تم اپنے منہ پہ کرنے کا کہتے تو میں خوشی سے کر دیتی لیکن اب یہ جھاڑوں بھی تو کچھ حق ادا کرے اپنے ہونے کا۔۔۔ابو کی مفت کی روٹیاں کھاتے ہو بلڈ زور کئی کے پتلے ہو گے سکون تو مجھے پہنچے گا نہ۔۔۔"وہ اس کے ہاتھوں پہ دانت گاڑتی لفظوں کے وار سے اسے جلاتی ہوئی بولی۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں کیسے نہیں کرتی تم۔۔۔مانی نے یہ کہتے اس کے سر پہ تھپڑ مار کے اس کے بالوں کو پکڑ کہ کھینچا۔۔۔

ابوابو۔۔۔ابوابو۔۔۔"وہ چیخی اور مڑ کہ اور مانی کے بال پکڑ لیے وہ دونوں ایک دوسرے کے بال کھینچتے آگے پیچھے ہوئے۔۔۔جب مانی نے اس کو دھکا مارا۔۔۔وہ شیلف کے ساتھ جا لگی۔۔۔

جس بنا پہ شیلف کے کچھ برتن ٹوٹ گئے ان میں سے ایک سیٹ اماں کے جہیز کی پیالیاں تھی جنھیں اماں نے چائنی پیالی کا نام دیا تھا اور وہ اماں بہت شوق سے سنبھال کہ رکھا کرتیں۔۔۔"برتنوں کو زمین بوس ہوتے دیکھ کر دونوں بہن بھائیوں کی حیرت سے آنکھیں پھٹ گئیں۔۔۔

تم نے کیا ہے یہ سب کچھ۔۔۔۔ حیرت کی زیادتی سے مانی سے پہلے تو کچھ بولنے ہی نہیں ہوا۔۔۔ لیکن پھر سارا الزام علیزے پہ دھر دیا۔۔۔"

جھوٹ مت بولو۔۔۔۔ کمینے انسان۔۔۔۔ تم نے دھکا مجھے دیا تھا اس لیے یہ سب کچھ ٹوٹا ہے۔۔۔۔ وہ جھاڑوں اس کے بازوؤں پہ مارتی غصے سے کھولتی اپنی بھڑاس نکالتی ہوئی بول ہی رہی تھی جب باہر سے تیز تیز قدموں کی آہٹ سنائی رہی تھی آنے والے شخصیت کے قدموں کچھ غلط ہونے کا اندیشہ دے رہی تھی۔۔۔

قدموں کی آواز سنتا مانی جلدی سے چرپائی پہ الٹا لیٹا بازوؤں کے اوپر سر رکھتا سوتا بن گیا۔۔۔ دو سکینڈ کے اندر اندر "اس کے بے ڈھنگے خراٹوں کی آواز بیٹھک گونجنے لگی۔۔۔

علیزے علیزے۔۔۔ یہ کیا کیا تو نے۔۔۔" ہر چیز تم دونوں نے مل کہ توڑ دی ہے تم لوگوں کو ذرا رحم آتا۔۔۔

"زارا بیگم اندر داخل ہوتی سینے پہ ہاتھ مارتی برتنوں کو دیکھتی ہوئیں غم سے بولی۔۔۔

یہ میں نے نہیں کیا۔۔۔ یہ کرتوت آپ کے اس لاڈلے کہ ہیں تحقیق سے پہلے مجھ پہ الزام مت لگانا شروع کر دیا کریں امی۔۔۔" وہ خفگی سے انھیں دیکھتے ہوئے بولی جن کی آنکھوں میں حزن کی کیفیت تھی شاید اپنا نقصان ہونے کا غم تھا ابا کی طرح انھیں بھی پرانی چیزوں سے انسیت تھی۔

"جھوٹ مت بولوعلیزے اگر غلطی ہوئی ہے تو بلاوجہ دوسرے پہ الزام لگانے سے بہتر ہے اسے مان لیا کرو۔۔

وہ خفگی سے کہتی خراٹے لیتے ہوئے مانی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی جو بندر کی طرح منہ کھولے اونچے اونچے

"خراٹے لیتے سونے کی بھرپور ایکٹنگ کر رہا تھا۔۔۔

امی قسم سے میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔یہ ابھی مجھے

"دھکا دے کہ خود سوتا بن گیا ہے۔۔۔"اس نے کمزور سے لہجے میں صفائی دی۔۔۔

بس علیزے۔۔۔۔ایک لفظ اور نہیں۔۔۔۔"کچھ دیر جب میں نے تم سے پوچھا تو تمھارا کہنا یہ تھا کہ یہ ادھر

نہیں ہے کئی آوارہ گردیاں کر رہا ہوگا۔۔مانتی ہوں بہت بگڑا ہوا ہے لیکن ہر وقت الزام تراشیاں اس پہ مت

لگایا کرو۔۔۔" کبھی کبھی میں دیکھتی ہوں کہ تم اسے بے عزت کرنے کے لیے جان بوجھ کہ سارے الزام اس

پہ ڈال دیتی ہو۔۔۔"بہن بھائیوں کا پیار تو ماں باپ کے زندہ رہنے تک ہی رہتا ہے اس کے بعد تو وہ اپنی

زندگیوں گم ہو جاتے ہیں شادی بیاہ کے موقع پہ وہ اکٹھے بیٹھنے کو ترس جاتے ہیں۔۔۔مگر تم لوگوں کو قدر تب

"آئے گی جب ہم لوگ نہیں ہوں گے۔۔۔"انھوں نے نصیحت کرنے والے انداز میں ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔

اللہ کی قسم۔۔۔اماں میں نے نہیں توڑے آپ کو مجھ سے زیادہ اپنے اس واحیات بیٹے پہ یقین ہے۔۔۔۔"وہ دکھ سے بولتی رونے پہ آگئی۔۔۔"

اچھااب یوں منہ مت بناؤاور سمیٹواُن کو۔۔۔ٹوٹنے کی چیز تھی ٹوٹ گئی۔۔ضرور اس میں بہتری ہو گی یقیناً اللہ نے کوئی مصیبت ٹال دی ہو گی۔۔۔"وہ یہ کہتے باہر نکل گئیں تھی۔۔۔"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

بل بتھوڑی یہ جو شیلف پہ کچھ برتن رہ گے ہیں ایسا کرو انھیں توڑ دو۔۔۔آنے والے سالوں کی ساری مصبتیں ٹل جائیں گی۔۔۔"وہ جو غم سے برتن سمیٹنے لگی پیچھے اس کی خبثیانہ مسکراہٹ اور بے سُرے قہقے سمیٹ آواز سنائی دیا۔۔۔"

اللہ کرے مر جاؤ تم ذلیل انسان۔۔۔"وہ پیروں سے چپل اتار کے اس کو مارتی بے بسی سے کانچ کو سمیٹنے لگی

۔۔۔

"اور وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

مراسیوں کی بدعاؤں سے سید نہیں مرتے۔۔۔مکالمہ جھاڑتے

وہ اس کو آگ ہی لگا گیا۔۔۔علیزے نے دوسری چپل بھی اسے رکھ کہ ماری۔۔۔"تو وہ اسکا قہقہ پھر سے فضا

میں گونجا تھا۔۔

**

چاچی مانی کہاں ہے۔۔۔وہ ہاتھ میں کوئی چیز اٹھائے چاچو کے گھر میں مانی کا پوچھنے آئی تھی وہ جس نے قسم اٹھائی

تھی کہ اب اس گھٹیا شخص کو ساری زندگی نہیں بلائے گی۔۔۔"لیکن آج اسے اس شخص کچھ کام تھا۔۔۔بابا

"اس لیے وہ اسے پکارتی دھیمے دھیمے شام کے وقت آئی تھی۔۔۔

اندر کئی سگیریٹ سے منہ لگا کہ ہوئے ہوگا۔۔۔سوٹے لگا رہا ہو۔۔۔برآمدے میں ماسٹر صاحب کے کمرے

"استری کرتی علیزے نے جواب دیا۔۔

"وہ بل جمانا کروانا ہے کل آخری تاریخ ہے اس کے بعد چار جز سمیٹ وصول کیا جائیگا۔۔۔

"وہ اس کمرے میں ہے جاؤ دے آؤ اسے۔۔۔۔پھر تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔

نہیں میں تمھیں دیتی ہوں تم اسے دے دینا اور یہ اسے کہنا۔۔۔کہ وہ لازمی جمع کروادیں۔۔۔۔وہ اس کے پاس

"آتی بل اسے دیتی خود کرسی رکھ کہ وہیں بیٹھ گئی۔۔۔

علیزے فون کس کا بج رہا ہے دیکھنا زرا۔۔۔۔"زارا بیگم نے علیزے کو فون کی گھنٹی کو مسلسل بجتے سن کر

"علیزے کو پکارا۔۔۔۔

نور۔۔۔یہ ذرا استری کرو میں دو منٹ میں آئی دیکھنا تار آرتھ بھی ہے۔۔۔علیزے یہ کہتی آخری والے

کمرے کی جانب چلی گئی تو نورِ حرم نے استری کو اٹھا کہ کپڑے استری کرنے لگی اس نے دو کی جگہ پانچ منٹ

لگائے مگر پھر بھی نہیں آئی۔۔

نور حرم جس نے مانی کو دیکھا جو اسی سامنے والے روم میں تھا سویا ہوا تھا یا پتہ نہیں فون پہ لگا ہوا تھا وہ سوچ رہی

تھی کہ چھاپہ مار کہ چاچو کو اس کے کرتوت بتائے گی اس لیے کھڑکی میں سے جھانکنے کوشش کی انھی ہی

سوچوں میں اسکا دھیان بٹ گیا۔۔

اور اسکا دھیان بٹنے کی دیر تھی جب اس کا ہاتھ ناچاہتے ہ اس زخمی تار پہ چلا گیا اور پھر نہ رکنے والی چیخیں شروع ہو گئیں۔۔۔۔"

مانی جو اندر فون پہ کچھ کر رہا تھا چیخیں سن کر وہ بغیر تاخیر کیے ننگے پاؤں باہر بھاگا۔۔۔استری ٹیبل اسی روم کے باہر کھڑکی کے ساتھ لگ ہوا تھا اس کو چیختا دیکھ کر مانی نے جلدی سے آگے بڑھتے کر بٹن بند کر دیا کرنٹ لگے اتنی دیر نہیں ہوئی اور مانی نے بٹن آف کر دیا وہ مرد تھا اس لیے معاملے کی نزاکت شاید جلدی سمجھ گیا۔۔"اس کی جگہ اگر علیزے ہوتی تو شاید بوکھلا کہ نورِ حرم کو ہی پکڑ لیتی۔۔۔۔"مگر اس نے ہوش سے کام لیے اور اس کو بہت کم وقت میں بچا لیا۔۔"کرنٹ کا جھٹکا کا لگنے وہ گری نہیں تھی لیکن جھولنے لگ پڑی۔۔۔

استری اس کے ہاتھ میں جوں کی توں تھی علیزے جسے کچھ نہ کچھ سمجھ آئی وہ بیٹھک کی جانب بھاگی تاکہ مین سوئچ آف کر دے۔۔۔"مگر مانی نے اس سے پہلے ہی پلگ کھینچ لیا تھا

نورِ حرم۔۔۔مانی نے آہستگی سے جھولتی نورِ حرم کو پکار کہ اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا جب وہ ڈھڑکتے دل اور کانپتے وجود سے اس کے ساتھ لگی اور دونوں ہاتھ اس کے گرد باندھ لے کہ کئی گرہی نہ پڑے اور ادھر اس گھٹیا شخص کی آنکھیں اس کے لمس پہ کھل ہی تو گئی وہ اس کے کانپتے وجود کو اپنے ساتھ لگے دیکھ کر ساکت ہی تو رہ گیا گھٹیا

شخص کے احساسات عجیب ہی تو ہو گئے۔۔۔ جس شخص کے پاس سے گزرتے ہوئے بھی اسے پسینے کی بدبو آتی تھی جس کا اظہار کتنی دفعہ وہ اپنے تلخ لفظوں سے اس کے سامنے کر چکی تھی۔۔۔

آج وہ اس کے سینے میں منہ دیے تحفظ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی جو اسے کچھ حد تک مل بھی گیا تھا اصل محافظ تو مرد ہی ہوتا ہے چاہے وہ گنڈا موالی ہو شرابی ہو گناہ گار ہو یا پھر نیک۔۔۔ لیکن عورت کو زمانے کی سختیوں سے تو مرد ہی بچاتا ہے۔۔۔"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"اس کی کلائی جلی ہوئی سامنے نظر آ رہی تھی جس پہ گرم استری کے نشان بن چکے تھے۔۔۔

علیزے اور زارا بیگم ہانپتی ان تک پہنچی وہ اس کے ساتھ ویسے ہی لگی رو رہی تھی۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔زندہ ہو تم۔۔۔"وہ شاید اپنے حوش و حواس میں نہیں تھی مانی اس کے سر پہ ہاتھ تسلی دیتا تھپک رہا تھا۔

نور حرم۔۔۔تم ٹھیک ہو بیٹے۔۔۔۔"زارا بیگم نے اسے مانی کے ساتھ لگے دیکھ کر فکر سے پوچھا۔۔۔"جو ابھی تک اسے علحیدہ نہیں ہوئی شاید ایک خوف سا تھا مانی نے گہرا سانس بھرتے خود سے علحیدہ کرتے نورِ حرم کو کرسی پہ بیٹھایا جس نے اس کی میلی شرٹ کو سختی سے پکڑ رکھا تھا علیزے جلدی سے پانی لے آئی مانی علیزے " کے ہاتھوں سے لیتے نڈھال سی نورِ حرم کو پانی پلایا۔۔۔جو ایک منٹ کے اندر کملا کہ رہ گئی۔۔۔

نور حرم۔۔۔خدا کی قسم اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں کبھی اسطرح تمھیں استری کرنے کا نہیں کہتی۔۔۔وہ اس کے "حواس تھوڑا سا نارمل ہوتے دیکھ کر وضاحت دیتے ہوئی بولی۔۔۔

علیزے سراسر بیوقوفی تمھاری ہے۔۔۔بچی ایک منٹ کے لیے ہماری گھر آئی تو تم نے اسے اپنے کاموں پہ لگایا دیا ہے بھابھی کا ایک ہی ایک تو سہارا ہے اس طرح اسے کچھ ہو جاتا تو ہم بھابھی کو کیا منہ کو دکھانے قابل رہتے

۔۔۔"وہ اللہ نے کسی وسیلے سے اس کی جان بچالی اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔"کوئی اللہ کے راستے میں دیا کام آگیا۔۔۔

امی۔۔۔مجھے کیا پتہ تھا ایک منٹ میں یہ سب ہو جائے گا میں خود تو روز کرتی ہوں استری۔۔وہ تو بس پتہ نہیں بل آنے کی وجہ سے تار میں خرابی آگئی تھی۔۔۔"مجھے اس بات کا ذرا بھی گمان ہوتا تو میں نورِ حرم کو کبھی نہ کہتی "۔۔۔"اس نے صفائی دی تو مانی کا خون کھول اٹھا اس نے آہستگی سے شرٹ نورِ حرم کے ہاتھوں سے چھڑائی۔۔۔

آگ لگے اس اس استری کو۔۔۔۔جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے تب سے اس کو یہ ہی دیکھا ہے۔۔۔۔۔" آج یہ ٹوٹے گی تب ہی کوئی نئ آئے گی ابا کو سب کی جان سے زیادہ یہ بے جان چیزیں پیاری ہیں۔۔"اس نے غصے سے استری کو فرش پہ دے مارا۔۔۔۔زمین پہ گرتے ہی استری کے ٹکڑے فرش پہ بکھر کہ رہ گئے اس کے پرزے پرزے زمین پہ پھیل گئے۔۔۔"اس کے چہرے سے اس کے غصے کا صاف اندازہ لگایا جا سکتا تھا لبوں ہونٹوں میں بھینچے وہ ابھی غصہ ہی ضبط کرنے کی کوشش میں تھا استری توڑ کہ بھی شاید اسے سکون نہیں آیا تھا۔

مانی پاگل ہو تم۔۔۔۔یہ کیا کر دیا ہے آج سچ میں تمھیں تمھارے ابا نہیں چھوڑیں گے۔۔۔یہ تو تمھارے ابا کو شادی سے پہلے ان کے دوست نے ان کو تحفے میں دی تھی اتنی اچھی تو اب اس دور میں چیزیں نہیں ملتی اس

وقت میں اچھی کوالٹی کی بھی تھیں اور سستی دستیاب بھی تھی کیا ہوتا۔۔۔تمھارے ابا کہہ رہے تھے کہ

"استری وہ الیکٹرونک شاپ پہ لے جا کہ ٹھیک کروالیں گے۔۔

"وہ غصے سے کہتیں ٹوٹی استری کو فرش پہ پڑا دیکھ کہ افسوس سے بولیں۔۔۔

کوالٹی گئیں بھاڑ میں۔۔۔"پچھلی دفعہ تو آپکا بھی یہ حال ہوا تھا تیسری دفعہ ابا اس میں تار ہی ڈلوا رہے ہیں

صرف اس لیے کہ ان کو اپنی چیزیں عزیز ہیں۔۔۔"مارتے تو وہ روز ہی ہیں آج مار لیں گے تو کوئی حرج نہیں

ہے۔۔۔"

وہ کچھ فاصلے پہ کھڑا اپنی منطق جھاڑ رہا تھا جب نورِ حرم نے کانپتے وجود کے ساتھ اسے دیکھا جس کے چہرے ہر

وقت خباثت و شیطانیت دکھائی دیتی تھی آج بھی وہ چہرہ وہ ہی تھا پھر کیوں کچھ الگ سا لگا تھا۔۔۔وہ اسے غور

سے دیکھنے لگی آج اس شخص نے اس کے لیے استری توڑی تھی وہ اس کیے ابا سے مار کھانے کو تیار ہو گیا

تھا۔۔۔ویسے تو وہ شخص آج بھی نورِ حرم کے لیے گھٹیا شخص تھا لیکن وہ یہ سوچنے پہ مجبور ہوئی کہ کیا اس گھٹیا

شخص کو اس کی کتنی فکر تھی۔۔۔؟

اندرٹیوب پڑی ہے اس کے ہاتھ پہ لگادینا جلن ختم ہو جائے گی۔۔۔اور ساتھ ہلدی بھی۔۔۔۔"دودھ میں ہلدی ڈال کے لازمی دینا۔۔۔۔اوراس کی صحت ٹھیک ہونے تک گھر نہ بھیجنا۔۔امی آپ جائیں تائی کے پاس ان کو "ورنہ وہ خو مخواہ میں اپنا بلڈ پریشر ہائی کرلیں گی۔۔۔۔۔ "پتہ نہیں لگنا چاہیے یہاں یہ سب کچھ ہوا ہے۔۔۔ وہ یہ کہتا بیھٹک سے سگریٹ کا پیکٹ لاتا برآمدے سے باہر نکل گیا۔۔پیچھے علیزے استری کے ٹکرے اٹھاتی "وہیں میز پہ رکھتی نورِ حرم کے ڈول نواں ہوتے وجود کو اپنے کمرے میں لے گئی۔۔۔

Epi # 6

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

استری والے معاملے کو گزرے تین چار دن ہو گئے تھے اب تو اسکا ہاتھ بھی ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔مگر اس کے احساسات ویسے کے ویسے تھے اسے لگا کہ مانی نے اسے متاثر کرنے کے لیے یہ سب کچھ کیا ہے۔۔۔"اس واقعہ کے اسکا چاچا کہ گھر جانا ہی نہیں ہوا ویسے اس روز دیر تک چاچو کی آواز اسکے کانوں میں گونجتی رہی کیونکہ چاچو اس دن کے بعد مانی کی ماسٹر صاحب کی وجہ سے گھر بھی نہیں "تائی سے استری کی بات پہ لڑتے رہے۔۔۔۔ آیا اور نہ

نور حرم نے ل مانی کو اس نے اچھلتا کودتا دیکھا تھا اور ویسے بھی وہ جب اسے دکھائی نہ دیتا تو اسکا دل بڑا پر سکون رہتا تھا کہ خو مخواہ تنگ کرنے آجاتا تھا۔۔۔

"اس لیے اسکی غیر موجودگی میں وہ بڑے سکون سے تھی۔۔۔

مسسزاو مسسز۔۔۔۔۔"وہ ابھی اللہ کا شکر ادا ہی کر رہی تھی جب دیوار سے اسکا منہ نظر آیا۔۔۔"نورِ حرم نے

"اس کی خبیث شکل دیکھ کر اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔۔

"شیطان کا نام لیا شیطان حاضر۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں بڑبڑاتی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔۔

کئی میرے خیالوں میں تو نہیں کھوئی۔۔۔اس کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کہ وہ اپنی مخصوص بے ڈھنگی مسکراہٹ

"سے بولا۔۔۔۔

پتہ ہے تمھاری بہت لمبی عمر ہے قیامت تک زندگی پاؤ گے اللہ کا وعدہ ہے تم سے۔۔۔۔"بس لوگوں کو گمراہ کرو

"جو کام تمھیں سونپا گیا۔۔"وہ زہر خند لہجے میں کہتی برآمدے سے چرپائیاں باہر رکھنے لگی۔۔۔

"اس کا مطلب تم مجھے ہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔"وہ دانت نکال کے بڑے فخر سے بولا۔۔۔۔

تمھیں تو شیطانوں کا سردار ہونا چاہیے۔۔۔"اب کی بار چرپائیوں پہ چادریں سیدھی کرتے اس نے مصروف سے انداز میں کہا۔۔۔"اور پھر اندر سے لکڑی کا ٹوٹا شو پیس لے کہ وہ چرپائی بیٹھی ٹھیک کرنے لگی جس میں پھول لگے ہوئے تھے جو گلدستے کی شیپ میں بنا ہوا تھا۔۔

میں سوچتا رہتا ہوں کہ اگر تمھیں مجھ سے کبھی عشق ہو گیا تو تم تو مجھ پہ اپنا آپ قربان کر "ویسے مسسز۔۔۔ " دو گی۔۔۔"اس نے بڑے عاشقانہ سٹائل میں کہتے گلے میں لٹکی چین کو گھماتے سیدھا کرتے کہا۔۔۔

گھٹیا انسان تمھاری طرح تمھاری باتیں بھی گھٹیا ہیں۔۔۔

"اس نے شو پیس پہ گہری نظر ثانی کرتی جوڑنے کی کوشش کرتے لہجے میں بیزارگی سموتے کہا۔۔۔

مسسز۔۔۔ابھی تم عشق کے سٹیج پہ نہیں آئی اس لیے میری اتنی ڈیسنٹ گفتگو تمھیں گھٹیا لگ رہی ہے ۔۔۔"

لیکن انشااللہ وہ وقت جلد آئے گا۔۔۔جب تم بانسری اٹھا کہ پہاڑوں سے اترتی۔۔۔میں تاں ہو ہو گئی قربان ۔۔۔"وے

والا گیت گاتے ہوئے میرے ساتھ لگ جاؤ گی۔۔۔"اس دن تم سے سارے حساب بے باک ہو جائیں گے جس

"دن تم مجھ پہ قربان ہو گی۔۔۔۔

نشئی چرسی شرابی۔۔۔۔۔اس کی بات سنتے سارا خو"ن نورِ حرم کے چہرے پہ سمٹ کہ رہ گیا اس نے زور سے

"شوپیس اٹھ کہ اس کی طرف پھینکا تا کہ اس کا منہ توڑ سکے۔۔۔۔

سجناں نے پھُل ماریا اوہ وی گملے سمیٹ۔۔۔۔۔ٹوٹا ہوا شوپیس کیچ کرتے مانی نے آنکھ مارتے کافی اناڑی سے

"کہا۔۔۔"شوپیس کا کونہ اس کے ہاتھ میں لگا جس سے اسکی ہتھیلی سے خو"ن نکلنے لگ پڑا۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

مسز میرے حصے کا کپ مجھے تمھا یا جائے۔۔۔"اس نے پینٹ پہ وہ ہاتھ رگڑتے بے فکری سے کہا جب نورِ حرم نے خو"ن آشام نظروں سے اسے گھورا۔۔۔"تو وہ بڑی دل پھینک مسکراہٹ لیے گہری نگاہوں سے اسکا "ایکسرے کرنے لگا۔۔۔۔

نورِ حرم اسکی نظریں اپنے اوپر ٹکی دیکھ کہ لہو کہ آنسو پیتی کچن کی جانب بڑھی تھی تاکہ اسے چائے کا کپ دے کر "یہاں سے دفعان کرے۔۔۔۔

کچھ دیر بعد تھرمس میں سے اس کے مخصوص کپ میں چائے دے کہ اسکے قریب دیوار پہ پٹختی اندر چلی گئیں "تھی۔۔۔

"تقریباً پانچ منٹ بعد وہ باہر نکلی تو ہمیشہ کی طرح وہ کہیں نہیں تھا کپ خالی پڑا ہوا تھا۔۔۔

پانچ منٹ بعد گلی میں مانی کے بے ڈھنگوں کی آواز سنائی دی تو افسوس کے علاوہ کچھ بھی نہ کر سکی تھی۔۔

****

صبح ساڑھے تین بجے کا وقت تھا ہر طرف ہو کا عالم تھا پوری بستی تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی ایک دو گھروں کے باہر پچھلی سائیڈ پہ بلب روشن تھے جو شاید رات میں لوگوں کی آسانی کے لیے لگائے تھے کہ ان کو گزرتے ہوئے پریشانی نہ ہو۔۔۔"

اس پسماندہ بستی میں کیڑے مکوڑوں اور جھینگروں کی آواز سناٹے کی وجہ سے بخوبی سنائی دے رہی تھی جو بستی دن میں بچوں اور نوجوانوں سے بھری رہتی۔۔۔اب وہ بالکل سنسان پڑی تھا کوئی ذی نفس بھی اس وقت موجود نہیں تھا سب اپنے پر آسائش بستروں میں سو رہے تھے کچھ اللہ والے آہستگی سے چلتے مسجد کے لیے جا رہے تھا جہاں سب مسلمانوں کی عبادت کا اصل مرکز تھا۔

یہ وقت تو اللہ کے ساتھ قرب پانے کا تھا مگر اللہ جسے ہدایت دے وہ ہی اللہ کے ساتھ اپنا کنکشن جوڑا سکتا ہے اور زندگی میں اللہ کی ہدایت کا ہونا بہت ضروری ہے ہدایت انسان کے جسم میں خون کی سی مثال رکھتی ہو۔۔۔جو جس انسان کے اندر نہ ہو وہ مرگ الموت تک پہنچ جاتا ہے۔۔۔"

جسے اللہ ہدایت دیتا ہے اس کے دل میں خوفِ خدا خود بخود جنم لینے لگ پڑتا ہے مگر یہاں شاید نماز کی اہمیت کا کسی کو پتہ نہیں تھی کچھ لوگ تھے جو اسلام کی چاشنی میں ڈوبے مسجد کی جانب چلے آتے۔۔۔"

ویسے تو بستی سنسان رہتی تھی گھر کے باہر مکمل خاموشی ہوتی تھی مگر ایک شخص جو کبھی کبھار خلوت میں نا جانے کتنی دیر بیٹھا رہتا جس موجودگی سے کسی کو فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

کبھی کبھی کسی کے گھر کے باہر دروازے کی دہلیز پہ موجود صالح نامی شخص جو گلی میں بیٹھا خلا کی وسعتوں کو گھورتا نجانے کیا تلاش کر رہا ہوتا یا شاید اللہ کی رحمت کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا ہوتا۔۔۔ کوئی اکا دُکا شخص جو بھولے بسرے سے اس گلی سے گزرتا تو اس کو دیکھ کہ پہلی نظر میں تو پاگل کا گمان ہوتا۔۔۔اس لیے کوئی رک کر اس کہ اکیلے یہاں بیٹھنے کی وجہ نہیں پوچھتا شاید اسلیے کہ پاگل ہے کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔"وہ روز آدھا گھنٹہ وہاں بیٹھتا اور پھر اس دہلیز سے اٹھتا مسجد کے طرف رواں دواں ہوتا۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اور حیرت اور عجب کی بات تھی کہ وہ ہی شخص جب سب سے پہلے مسجد میں اپنی میٹھی پر سوز آواز میں اذان دیتا تو سب کی آنکھوں میں حیرت کی لہریں پنپنے لگ پڑتی۔۔۔اس کی اذان کی آواز کی چاشنی پوری بستی کی جامد خاموشی میں سحر سا بکھیر دیتی تھی۔۔۔

اس شخص کا حلیہ بہت عجیب سا معلوم سا دکھائی دیتے تھا اس لیے شاید لوگ اسے متکبرانہ نگاہ سے دیکھتے اس شخص کے صاف ستھرے کپڑے تو ہوتے مگر بڑھتے لمبے بال، آنکھوں میں عجیب سا خالی پن، اس کے پائنچے

گھٹنوں سے اوپر کئی لوگوں کی آنکھوں میں تمسخر زدہ ہنسی ہوتی کوئی اس نوجوان کی آنکھوں میں چھپا حزن نہ دیکھ پاتا۔۔۔"

وہ دنیا کی نظروں میں دھتکارا ہوا شخص تھا سب اس کے حلیے کو حقارت کی نظروں سے دیکھتے۔۔ مگر پھر بھی وہ بڑے اعتماد سے نماز پڑھتا اور جس خاموشی سے آتا اسی خاموشی سے واپس چلا جاتا۔۔۔"سب اس کو بڑے لیکن صالح نامی شخص کو کوئی فرق "خشمگیں نظروں سے دیکھتے اور پھر آپس میں چہ مگوئیاں کرنے لگتے۔۔ نہیں پڑتا۔۔۔اسے اگر فرق پڑتا۔۔تو اسکے فرق پڑھنے سے کسی کو کیا فرق پڑنا تھا وہ واحد نوجوان تھا جو ادھیڑ " عمر اور بوڑھوں کے درمیان نماز پڑھتا ہے۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

بات سنو اگر آنا ہوتا ہے تو اپنا حلیہ درست کر کے آؤ۔۔۔"ورنہ دربار میں چلا جائے یہ مسجد ہے یہاں معزز لوگ نماز پڑھتے ہیں فقیر نہیں۔۔۔"فقیروں کا ٹھکانہ درباروں پہ ہے مسجدوں میں نہیں۔۔۔"پانچ مرد جو مسجد کی قالین بیٹھے سیپارہ پڑھنے میں مصروف تھے ان میں ایک ادھیڑ عمر نوجوان نے اس کے قریب سے گزرنے پہ اسے روک کے اپنے طرف سے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔"

منظور صاحب۔۔۔۔۔"اللہ کے ہاں عزت والا وہ نہیں ہے جس کا تعلیم،ڈگریاں عہدے اور حسب و نصب اونچا ہے بلکہ اس کے ہاں تقوی اختیار کرنے والا سب سے معتبر ہے۔۔۔۔"کیا پتہ اس رب کی نگاہ میں اس فقیر کا رتبہ آپ سے بڑا ہو۔۔۔۔"

صالح کی بجائے جواب حافظ صہیب شاہ نے دیا تو منظور صاحب نے ان کے الفاظ سنتے شرمندہ ہوتے چپ سادھ لی تھی صالح یک ٹک سے حافظ صہیب شاہ کو دیکھا جو تسبیح کرتے شاید اس کے پیچھے تشریف لا رہے تھے۔۔۔"

"آؤ صالح بچے۔۔۔۔۔وہ امامت کروا چکے تھے اس لیے اسے اپنے ساتھ رہائش گاہ میں لے آئے تھے۔۔۔ صالح بچے۔۔۔۔یہ دنیا شریف لوگوں کی نہیں ہے۔۔۔"تم ج کسی کو اگر بلاوجہ عزت دو گے تو یہ دنیا تمھیں گرا ہوا سمجھ لے گی۔۔۔۔"انھوں نے اسے اپنے پلنگ پہ بیٹھا اور خود لوہے کے میز پہ رکھی چھوٹی سلنڈر زپہ ایک دیگچی پہ پانی رکھا۔۔۔۔"

"حافظ صاحب۔۔میں میں چائے بنا دیتا ہوں۔۔۔آپ بیٹھ جائیں وہ پہلی دفعہ پر تکلف انداز میں اٹھا۔۔۔۔

نہیں تم بیٹھے رہو مجھ تم سے بات کرنی ہے۔۔۔"مجھے کبھی کبھی حیرت ہوتی ہے۔۔۔۔"مطلب کوئی تمھارے خلاف کچھ بھی کہہ رہا ہو۔۔۔چاہے کسی غلط نوعیت کی ہی بات ہو تم نے کسی کو پلٹ کے جواب نہیں دیا۔۔۔صرف اس لیے کہ تم اللہ سے ڈرتے ہو۔۔۔۔؟انھوں نے پیچھے مڑتے اسے سوچوں مستغرق دیکھا اور "سوال کیا۔۔۔

حقیقی دوست سے بھی کوئی ڈرا ہے بھلا۔۔۔"اپنی منطق سے سوال دیے کر اس نے انھیں لاجواب کر دیا تھا اس " کے بعد وہ کچھ نہ بولے۔۔۔

ویسے اللہ سے ڈر بھی لگتا ہے اس کا خوف دل میں پنہاں گزین ہوتا ہے ہر چیز سے بیزاری ہونے لگتی ہے اللہ کی نگرانی کا احساس ہونے لگتا ہے دل پل پل کانپتا ہے اور یہ خوف ہوتا ہے کہیں میں اُس سے دور نہ ہو جاؤں ۔۔۔۔"کہیں میں کوئی ایسی حرکت کر کے اس پاک رب کی نظروں میں خود کو گرا نہ دوں۔۔دل ڈرتا ہے کہ کہیں مجھ سے ایسا عمل سرزد نہ ہو جائے جو میرے رب کو پسند نہ آئے۔۔۔۔اور محبت عمل پہ ابھارنے کا طریقہ بتاتی ہے کہ میں کچھ ایسا کام کروں کہ اس کی نظروں کی زد اس کی رحمت کے حصار میں آجاؤں۔۔۔۔اور وہ

کروں جواسے پسند آئے۔۔۔"میرادل کرتاہے کہ میں کچھ ایساکروں کہ اس کے خاص بندوں کی سرفہرست

"میں آجاؤں۔۔۔"اور کوئی بھی ایسالمحہ ہے جومجھے اس پاک پروگادر کے مزید قریب کردے۔۔۔

میری ایک ہی خواہش ہے کہ مجھے اپنے رب کاپسندیدہ بننا ہے صالحین میں اپناشمار کروانا ہے۔۔۔"اور عشق

حقیقی میں خوف اور محبت لازم وملزم ہیں اس کے بغیر انسان حقیقی عبد نہیں بن سکتا۔۔۔محبت اور آزادی کے

"باوجود بھی میں عشقِ حقیقی میں بخوشی قید رہناچاہتاہوں۔۔۔۔

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"وہ پہلی دفعہ اتنا تفصیلی تبصرہ کرتے انھیں آج دوسری دفعہ حیران کرچکا تھا۔۔۔

ویسے بول اچھا لیتے ہو صالح۔۔۔۔۔پھر خاموش رہنے کی وجہ۔۔۔۔؟انھوں نے چائے کا کپ اس کے ہاتھ میں

"تمھاتے حلاوت سے کہا۔۔۔

صرف باتوں میں وزن نہیں عمل میں بھی ہو تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔۔"یہ کہتے صالح کے لہجے میں تھکن تھی

انشااللہ نوجوان اللہ تمھاری ساری جائز پوری کرے گا۔۔۔۔آمین۔۔۔۔انھوں نے اس کے پاس تھپکتے اس کی

حوصلی افزائی کی تھی۔۔۔۔"اور اس کے بعد کچھ دیر بعد وہ ٹھہرا پھر مسافر کی طرح وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

****

شام کا وقت تھا نیلگوں افق پہ کھڑا آفتاب دھیرے دھیرے مغرب کی جانب سفر کی روانگی میں تھا۔۔

حسب معمول بچے اپنے کھیل میں مگن کھیل رہے تھے جن میں شامل ماسٹر صاحب کا نکما صاحبزادہ بھی تھا جو

بچوں کے ساتھ بچہ بنا ہوا اپنے شیطان چہرہ لیے چھوٹے چھوٹے لڑکوں میں اپنی بے ایمانیوں سمیت انھیں

"غضب دلا رہا تھا وہ ان کے ساتھ بنٹے ہی کھیلنے میں مشغول تھا جب ایک بچہ بچہ بھاگتا بھاگتا گلی میں آیا۔۔۔

مانی بھائی مانی بھائی۔۔۔"یہ دس روپے کا نوٹ لگ جائے گا۔۔۔اس بچے بڑی امیدانہ نظروں سے مانی کی طرف

دیکھا جیسے اسکی ساری جمع پونجی اسی دس روپے کی نوٹ میں تھی۔۔۔

ہاں لگ جائے گا دیوار کے ساتھ۔۔۔مانی نے ایک طائرانہ نگاہ خستہ حال دس روپے کے نوٹ پہ کھیلتے ہوئے کہا

"اور پھر سے کھیل میں مشغول ہوتا بولا۔۔۔

مانی بھائی یہ نوٹ شید وچاچا کی دکان پہ چلے گا یا نہیں۔۔۔میں یہ پوچھ رہا ہوں۔۔۔وہ تو قیاس آرائی کرتا اپنے

موقف پہ ڈٹا رہا۔۔۔جب مانی نے اس کے ہاتھوں سے پیسے لیے بھوکوں کی طرح اپنی جیب میں رکھ لیے

"۔۔۔

مانی بھائی میرا دس کا نوٹ دو۔۔۔"نہیں تو میں اماں کو شکایت لگاؤں گا۔۔۔وہ پٹاخہ سا بچہ روتا رہا چیختا رہا مگر مانی

نے کوئی دھیان دیا۔۔۔تو وہ روتے گھر کی جانب بھاگا تھا۔۔

اوہ مانی اتنا بڑا ریچھ ہو گیا ہے میرے منے کو رولا دیا ہے تو نے۔۔۔اس کا دس روپے کا واپس کر اور اپنی حرکتوں

سے باز آجا۔۔۔نہیں تو میں ماسٹر جی کو شکایت لگاؤں گی۔۔۔"پانچ منٹ گزرے جب سامنے والے گھر سے

"عافیہ خالہ نے دروازہ میں کھڑے ہوتے گلہ پھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

توبہ ہے عافو خالہ۔۔۔دس روپے کا نوٹ نہ غفور چاچا ہو گیا جو اتنی ہوائیاں اڑ رہی ہیں۔۔۔مانی نے کافی ترنگ

"سے قہقے لگاتے ان کے شوہر کا نام لیا۔۔۔

بیڑا غرق ہو تیرا۔۔۔ ککھ نہ رہے۔۔۔"وہ اپنی چپل اتارتی غصے کی کیفیت میں باہر نکل آئیں۔۔۔۔تو مانی جلدی سے دس روپے کا نوٹ وہاں پھنکتا گھر کی جانب بھاگا۔۔۔کہ کئی خالہ کی چپلیں اس کے اوپر نہ برسیں ۔۔۔"

اماں۔۔۔اماں دس روپے کا نوٹ مل گیا۔۔۔"اوہ اماں تیرے جوتے نے تو کمال کر دیا۔۔۔مانی بھائی غلطی سے دس کی بجائے بیس روپے پھینک کے چلے گئے۔۔۔"اس پٹاخے سے بچے نے جلدی سے بیس روپے کا نوٹ اٹھا کہ چوم کے اپنی جیب میں رکھ لیے۔۔۔"پیچھے جیسے ماں بھی اپنے لاڈلے کے چہرہ بے تحاشہ مسکراہٹ دیکھ ٹھنڈے تاثرات لیے گھر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

****

وہ بے سری آواز میں راگ آلاپتا گھر آیا تو تائی کو امی کے ساتھ باتیں کرتے پایا۔۔۔وہ چپلوں سمیت تیسری چرپائی پہ ایسے گرا جیسے سارا دن ہلیں وہی چلا کہ آیا ہو۔۔۔

تائی نے ایک نظر اس کی اس حرکت کو دیکھا جو ان سے دو چرپائی چھوڑ کہ لیٹا فون نکالتا الٹے کاموں میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔وہ انھیں ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا

صائمہ تمھیں پتہ ہے۔۔۔۔۔چوہدری نور محمد بخش کی اکلوتی بیٹی کی شادی ہوئی تو اس نے اپنی بیٹی کو جہیز میں اتنا "سامان دیا کہ کیا بتاؤں۔۔۔

دو بیڈ، دو شوکیس، دو الماریاں، فریج، ٹی وی۔۔۔۔دس چارپائیاں، چھے بڑے سامان والی پیٹیاں، اور بھی نگہت بتا رہی تھی کہ چوہدری نے اپنی حثیت سے زیادہ سامان دیا ہے۔۔۔"ساری زندگی باہر رہا ہے اتنا جہیز تو دے گا نہ۔۔۔"وہ اپنی سادگی کے سبب حیرت سے بتا رہی تھیں

اللہ کا نام لیں امی۔۔۔۔۔اب یہ مت کہیں گا۔۔۔چھ پیٹوں میں سے ایک بڑی پیٹی سونے کی تھی۔۔۔مانی جس کا سارا دن فون پہ تھے اماں کی بات سن کہ وہ منہ کھولے حیرت سے ان کی گفتگو سن رہا تھا جب چھ پیٹیوں کے ذکر پہ اس نے بات کرتے ماں کے آگے ہاتھ تک جوڑ دیے۔۔۔۔جتنا منہ اتنی لوگوں کی باتیں ہیں۔۔۔"اس نے بڑبڑا کہ دل میں جواب دیا تھا۔

چل ہٹ بکواس بند کر۔۔۔۔"نگہت خود سامان دیکھ کہ آئی تھی۔۔"زارا بیگم نے اسے ڈانٹ کہ چپ "کروایا۔۔۔

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

چل اماں ٹھیک ہے شکر ہے تُونے بتادیا۔۔۔۔اب توڈاکہ ڈالناضروری ہو گیاہے۔۔۔وہ یہ کہتافون اٹھاتااندر چلا گیا۔۔۔جبکہ اماں سرپیٹ کہ رہ گئیں تھیں۔۔۔

***""

رات کے بارہ بج رہے تھااماں دوسرے کمرے میں گہری نیند سوئی ہوئی تھی وہ جودن کو سوجاتی پھراسے رات کو نیند نہیں آتی لیکن ایک عادت اسکی بہت اچھی تھی وہ رات کوچاۓ جتنی دیر سے سوتی مگر صبح اذانوں سے پہلے "اٹھ کہ فجر کی نمازادا کرتی۔۔۔

ابھی بھی وہ کروٹیں بدل رہی تھی مگر نیند آنے کا نام ہی لے رہی تھی آخر اس نے اٹھ کہ فون اٹھایا اور واٹس اپ کھولی۔۔۔کوئی میسج نہیں تھا میسج آتا بھی کیسے؟

ایک علیزے اور چند ٹیچروں کے سوا اس کے کونیکٹ میں نمبر نہیں تھا اس کا حلقہ احباب بھی اتنا زیادہ وسیع نہ تھا "کہ وہ کسی بت کر پاتی۔۔۔۔

فون آن گیلری کی ویڈیو کھول کہ وہ دیکھنے لگی۔۔۔کچھ پل گزرے جب ایسے لگا کہ دروازہ بج رہا ہے۔۔۔"وہ "اپنا وہم گردانتی لیٹی ہی جب اسے اپنی کھڑکی کی طرف سے آواز سنائی دی۔۔۔۔

"نور حرم۔۔۔۔نور حرم۔۔۔باہر سے مانی کی آواز سنائی دی تو وہ پل کو خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

نورِ حرم مجھے علم ہے تم جاگ رہی ہو۔۔۔۔دروازہ کھول دو۔۔۔۔ورنہ ابا اس ٹائم حلیے میں دیکھ کہ پھینٹی لگائے "گے مسسز۔۔۔۔"سرگوشی نما اس کی آواز سنائی دی تو وہ کھڑکی کی طرف گئی تھی۔۔۔

کیا پتہ تمھاری نیت میں کوئی فتور ہو۔۔۔۔"جو "میں ہر گز نہیں کھولوں گی۔۔کیا پتہ تم نے کچھ پی رکھی ہو شخص دن میں عزت نہیں دیتا وہ رات کو کیا دے گا۔۔۔"صاف لفظوں میں کہتے وہ دوبارہ سے بیڈ پہ آ کہ بیٹھ گئی

وہ جتنی بہادر بنتی تھی تو ایک لڑکی ہی نا۔۔۔اس لیے اس کے دل میں خوف تھا کہ اگر اس نے شراب وغیرہ پی ہوئی تو وہ اس کے ساتھ کچھ غلط نہ کرے۔۔۔۔"

"تم کھول رہی ہو یا میں کھڑکی توڑ دوں۔۔۔۔پھر سارے محلے کو پتہ لگا جائے گا۔۔۔"

"مانی نے شر انگیز لہجہ اپناتے اسے دھمکی دی تو وہ پھر سے کھڑکی کہ پاس گئی۔۔۔۔

ایک نمبر کے بغیرت اور گھٹیا انسان ہو تم۔۔۔کمینے لچے لفنگے۔۔۔۔"آ کہ تو دکھاؤ میں اتنا شور مچاؤں گی چاچو آ جائیں گے اور پھر پورا محلہ میری بجائے تمھارا تماشہ دیکھے گا۔۔۔"

وہ بھی نورِ حرم تھی اپنے نام کی ایک کسی دھمکیوں کو سر پہ سوار کرنا تو وہ خود پہ حرام سمجھتی تھی۔۔۔۔"باہر اس کی بات سنتے۔مانی نے بیچارگی سے سر کھجھایا تھا۔۔۔"

ٹھیک ہے میں اسی کھڑکی کو پکڑ کہ لیٹا رہوں گا۔۔۔۔"جب صبح اٹھ کہ تمھاری اماں اور لوگ دیکھیں گے تو کہیں گے کہ رانجھا اپنی ہیر کا انتظار کرتے کرتے پوری رات باہر سویا۔۔۔پھر اس سچے عشق کی مثالیں قائم ہوں گی۔۔۔"کچھ دیر بعد اسکی خباثت سے بھرپور آواز آئی تو نورِ حرم کچن سے مرچیں لے آئی کہ اگر کوئی اس نے حرکت کی تو وہ یہ حربہ استعمال کرے گی۔۔۔

سر پہ اچھے سے ڈوپٹہ لپیٹتے مرچوں کی چھوٹی سی ڈبی کو پیچھے کرتے وہ کھڑکی پاس آئی اور بہت احتیاط سے کھڑکی کھولی۔۔۔"

جب وہ اچانک اندر داخل ہوا تو اسکا حلیہ دیکھ کہ نورِ حرم کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں گریبان آدھا چاک، حد سے زیادہ سرخ آنکھیں، چین گلے میں لٹکی۔۔۔

سینے پہ گہرا زخم کا نشان دیکھتی وہ خوفزدہ ہوتی اچانک سے پیچھے ہوئی۔۔۔"تو وہ کھڑکی سے چھلانگ لگاتا اندر اس نے ہاتھ بڑھایا کہ "داخل ہوا۔۔۔اور پھر کھڑکی بند کر کے پلٹا جو خوف سے جامد کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔ اسے پکڑنا چاہا تھا۔۔۔

خبردار ہاتھ مت لگانا مجھے۔۔۔۔دو۔۔۔۔دور کرو اپنے پلید ہاتھ مجھ سے۔۔۔۔ جیسے وہ اس کے ہاتھوں سے بھی خود کو چھونے سے بچا رہی تھی۔۔۔۔"

Epi # 7

ہاتھ مت لگانا مجھے غلیظ انسان.....! وہ اسے ایک قدم دور ہٹ کہ پیچھے کھڑی ہو گئی تھی۔۔

اچھا اچھا۔۔۔ نہیں لگا رہا۔۔۔۔وہ اس کو چیختا دیکھ کر پیچھے ہٹا شاید وہ ڈر گیا تھا کہ کئی اس کی چیخوں سے اماں ابا نہ جاگ جائیں اس لیے کھڑکی میں جا کہ بیٹھ گیا۔۔۔۔"

نورِ حرم کے کچھ دیر بعد حواس بحال ہوئے تو اس نے ایک نظر اُسے دیکھا جو کہ آنکھوں میں چمک لیے اس ہی دیکھ رہا تھا اس کے تو پورے بدن میں ہی آگ لگ گئی۔۔۔۔"

یہ ان کو اپنے قابو میں رکھو ورنہ میں کسی دن انھیں پھوڑ ڈالوں گی۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتی چیخ کہ بولی۔۔۔"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

یار بہت درد ہو رہا ہے ڈیٹول اور پانی تو لے آؤ باہر سے۔۔۔اس نے مسکین سا منہ بناتے ہوئے کہا نظروں کا

" سارا فوکس اس کے چہرے پہ ہی تھا۔۔۔

ہاں میرے باپ نے فیکٹریاں کھولی ہوئی ہیں ڈیٹول کی۔۔۔نہ کیا کرو نہ ایسے کام اور نہ تمھیں ڈیٹول کی

"ضرورت پڑے۔۔۔اس نے بیڈ پہ بیٹھتے نخوت سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔

"ویسے جس نے بھی تمھارا یہ حال کیا ہے بہت اچھا کیا ہے۔۔۔۔

تم ہو ہی اسی قابل۔۔۔۔"اور ویسے بھی مجھے بڑی حسرت تھی تمھیں اس حلیے میں دیکھنے کی وہ اس پہ طنز کا تیر

" پھینکتی غصے سے بولی۔۔۔۔

حال کی چھوڑو بیوی۔۔۔۔شکر ہے اس گھمتم گتھا میں دو سگریٹ مل گئے مجھے جیسے بیچارے کو وہ بھی غنیمت سمجھ

" رہا ہوں۔۔۔"وہ سالے مجھے مار دیتے تو سگریٹ تو لے ہی کہ آنے تھے میں نے۔۔۔

لعنت ہے تم پہ گھٹیا انسان۔۔۔۔کوئی تمھیں اپنا آپ بھی بیچنے کا کہے گا تم تو اس نشے کی خاطر خود کو بھی بیچ دو گے

۔۔۔"وہ اس کی حلیے اور اس کی حرکتوں سے تپ کہ بہت سخت قسم کی سنا گئی لیکن اس میں اس کا قصور نہیں تھا

اس کی حرکتیں جلتی پہ پٹرول کا کام کرتی تھیں۔

ویسے مسسز معصوم سا بندہ ہوں۔۔۔"اتنی نفرت کی وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔"اپنی شیطانی آنکھیں اس پہ گاڑے اس نے بڑے اتاؤلے پن سے پوچھا۔۔۔"

خود کو ایک دفعہ آئینے میں دیکھ لو۔۔۔"مجھ سے بہتر جواب مل جائے گا۔۔۔"نورِ حرم اس کے فضول جوابوں پہ چڑ کہ رہ گئی اس لیے اس کی طبعیت کے مطابق جواب دیا۔۔۔"

شکل میں کیا رکھا بس جذبات شاہانہ ہونے چاہیے۔۔۔"اور ویسے بھی میرے ان سچے جذبوں کو تم ہر وقت شک کی نگاہ سے دیکھتی رہتی ہو۔۔۔"اور ایک میں ہوں تمھارے ان ظلموں کے باوجود بھی تمھیں شاہ جہاں سے بڑھ کہ چاہتا ہوں۔۔۔"سگریٹوں کی خالی ڈبی کو دیکھتا اس نے کافی ڈرامائی انداز میں کہا۔۔۔

جائل انسان شاہ جہاں نے تو اپنی مری بیوی کے لیے تاج محل بنوایا ہے تم میرے لیے اپنے آپ کو تو بدل نہیں سکتے تاج محل کیا خاک بنواؤ گے۔۔۔؟وہ اس کی ایک ایک حرکت پہ نظر ثانی کیے ناک چڑھاتی ہوئی بولی ..."

اس میں اتنی کونسی بڑی بات ہے ٹھیک ہے میں نور محل تو بنوا دوں گا مگر یہ بتاؤ تم نے نور محل اپنی زندگی میں بنوانا ہے یا مرنے کے بعد۔۔۔؟

"ویسے بھی کیافائدہ۔۔۔شاہ جہاں کی محبت کاجب اس کی محبت اپنی زندگی میں تاج محل کو نہ دیکھ سکی۔۔۔

وہ سگریٹ کی کو جلانے کی کوشش میں ناکام ہوتے بولا اصل میں اسے نشے کی لت ہی اتنی لگ چکی تھی پھر وہ

"دیکھتا نہیں تھا کہ کسی بھی جگہ پہ ایسا غلط کام سرانجام دینا گناہ ہے۔

تم کچھ بھی نہیں کر سکتے فضول بکواس کرنے کے علاوہ۔۔۔"ارے تمھارے پاس تو اتنے پیسے بھی نہیں ہوں

گے کہ تم میری قبر پکی کرواسکو۔۔۔"وہ اپنی بیڈ کی چادر جھاڑتے اس فضول شخص کی باتوں کے جواب دانت

پیس کہ دے رہی تھی اس کی فضول باتوں میں یہ بھی علم نہ ہو سکا کہ وہ شخص رات کے اس پہر یہاں ہے

"۔۔۔

ویسے سچ میں تمھاری محبت کے لیے مجھے ڈاکہ بھی ڈالنا پڑا تو میں وہ بھی ڈال کہ تمھاری قبر پکی کروادوں گا سچی

محبت کا یقین دلانے کے لیے اتنا تو کر سکتا ہوں۔۔۔"ویسے مرنا لازمی ہے کیا۔۔۔؟

تم بس بکواس ہی کرو۔۔۔وہی ہے جو تمھیں اچھے سے آتی ہے۔۔۔۔۔"ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالتی وہ زہریلے

"لہجے میں بولی۔۔

نہیں نہیں اور بھی چیزیں مجھے اچھے سے آتی ہیں بس کوئی دل کی بے قراریوں کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔۔۔"اس کے چہرے کو تکتا وہ شیطان نما شخص کافی معنی خیزی سے بولا۔۔۔"

ذلیل گھٹیا انسان۔۔۔۔دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔نہیں تو خدا کی قسم تمھارا سر پھاڑنے میں دیر ہر گز نہیں لگاؤں گی۔۔۔اس کی کمینی حرکتوں اور اس کی آنکھوں میں چمک کو دیکھتے نورِ حرم کا دماغ بھک سے اڑا۔۔۔۔وہ چیل کی طرح اس کی جانب بڑھی تھی۔۔"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"کیا بیگم یار۔۔۔دو گھڑی تمھارے پاس چین لینے آیا ہوں۔۔۔

اور تم ہو ان حسین پلوں کو اپنے غصیلی طبعیت کی وجہ سے برباد کر رہی ہو۔۔۔کچھ پل ان حسین لمحوں کو خود بھی محسوس کرو اور مجھے بھی کرنے دو۔۔۔اور تو کچھ نہیں کر رہا بس تمھیں حفظ کر رہا ہوں۔۔۔"اس کو لکڑی کی پتلی سی اسٹک اٹھاتے اپنی طرف دیکھ کر وہ ہڑبڑا ہی تو گیا لیکن گلے کو تر کرتے خبیث مسکراہٹ چہرے پہ لیے صورتحال کو سنبھالتے کہا۔۔"

پہلا سیپارہ تو تم حفظ کر نہیں سکے۔۔۔۔بڑے آئے ہیر وصاحب جو مجھے حفظ کر رہے ہیں۔۔۔"طنز کا تیر پھینکتے اس کو دیکھا جو اپنے گندے ہاتھ جینز کی میں ڈالے جیب سے سگریٹ نکال رہا تھا وہ اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالتے یہ کہتی واپس بیڈ پہ جا بیٹھی۔۔۔"

ویسے مسسز تمھارا بیڈ کتنا پیارا ہے لکڑی بھی اعلی قسم اس کے لیے استعمال کی گئی ہے ملٹی فوم کا گدا بھی کتنا نرم ہے آج رات کتنی میٹھی نیند آئے گی نا سوچ رہا ہوں تمھارے بیڈ پہ ہی سو جاؤں۔۔۔۔اور تم۔۔۔۔۔۔"

ابھی کہ ابھی نکلو۔۔۔۔دفع ہو جاؤ۔۔۔نہیں تو چیخ چیخ کہ سب کو اکھٹا کر لوں گی۔۔۔وہ بیڈ سے اترتی اب کی بار خونخوار تاثرات لیے انگلیوں سے چٹکی بجاتی اس کے پاس آئی اس کی بات سنتے اس کے کانوں سے دھواں نکلا

۔۔۔"

اللہ کی قسم نورے۔۔۔۔۔سچ میں میرا وہ مطلب ہر گز نہیں تھا جو تم سمجھ رہی ہو۔۔۔۔۔اب کی بار اس کے تاثرات دیکھتا وہ سچ میں بوکھلا گیا اس لیے صفائی دی اس کے ارادے دیکھ کہ لگ رہا تھا اب وہ اسے بھی ایک منٹ "بھی اپنے کمرے میں ٹکنے نہیں دیں گی۔۔۔۔

نور بچے۔۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔۔اندر کوئی ہے تو دروازہ کھول دو۔۔مجھے دیکھنے دو۔۔۔۔"ماسٹر صاحب جو صحن " میں ٹہل رہے تھے شور اور چیخوں کی آواز سے وہ چھت والے رستے سے پریشان سے آئے۔۔۔

چاچو مانی۔۔۔۔اچانک سے چچا کی آواز سن کر گھبرا کر اس کے منہ سے مانی کا نام نکل گیا مانی جو بھاگنے کے چکر میں تھا وہ بری طرح گھبرا گیا تھا اس لیے اٹھ کہ اپنی شیطانی طبعیت کے باوجود بھی صفائی دی تھی باپ کی مار کو جانتا تھا۔۔۔

نور پتر ڈرو مت۔۔۔۔کھولو دروازہ تمھارا چاچا تمھارے ساتھ ہے اس لیے اسے ڈرنے کی ضرورت نہیں "وہ سمجھے وہ ڈر رہی ہے اسے لیے باہر سے تسلی دی۔۔۔ "ہے۔۔۔

میں اس بغیرت شخص کے ہوش ایک منٹ میں ٹھکانے لگاتا ہوں۔۔۔۔نور چاچا کی بات سن کر حقیقت میں گبھرا گئی اس لیے جلدی سے دروازے کی پاس گئی اور دروازہ کھولا۔۔۔"مگر ان کے تاثرات دیکھ کر اسے کچھ "غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

ابا نے وہ "مانی جو بھاگنے کے کوشش میں تھے ابا کے تاثرات دیکھتا دل میں کھڑکی کی جانب بھاگنے کا سوچا۔۔

"سوٹی اٹھائی جو نورِ حرم نے نیچے پھینکی تھی اور تیز قدموں سے اسکی جانب بڑھے تھے۔۔۔

مانی بھاگنے کے لیے پر تول ہی رہا تھا مگر اس کا گریبان ابا کے ہاتھوں میں آچکا تھا۔۔جن سے بچ پانا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔۔

****

ارمغان عالم نے اپنے اثر و سورخ کی مدد سے اپنے ساتھیوں کو رہا کروالیا۔۔۔یہ بہت مشکل ٹاسک تھا مگر اس شخص نے اپنی ذہانت کے بل بوتے مہینوں کا کام ہفتوں میں کر لیا تھا۔

اب آگے کا سفر بھی کٹھن شدہ تھا مگر اس نے طے کر لیا تھا کہ وہ جو کچھ کرے گا اپنی مدد آپ کے تحت کرے گا

وہ بہت بڑا نام رکھنے والا آئی۔ایس۔آئی کا تحقیقاتی ایجنٹ تھا جو خود کی جان کو جوکھم میں ڈال کہ تن و تنہا رات کے اندھیرے میں منشیات کے رکھوالوں کو گریبان سے پکڑ کہ گرفتار کرواتا۔۔۔"پر وہ ہر کام ہمیشہ تن تنہا نہیں کرتا تھا عموماً اس کے پیچھے گروہ بھی تھے جو ایجنسی نے آسانیوں کے لیے تیار کر رکھے ہوتے۔۔۔"

کہنے کو وہ عام سا آرمی آفیسر تھا مگر اس کا اصل روپ آج تک کوئی بھی نہ جان پایا تھا وہ ایک ماہر بہروپیہ تھا اسے خود ہر روپ بدلنے کا فن آتا تھا۔۔

وہ ارمغان عالم تھا ماہر کھلاڑی مات پہ شہ مات دینے کا ہنر اسے اچھے سے آتا تھا وہ ایک خاموش پر اسرار تحقیقاتی سیکرٹ ایجنٹ تھا وہ ہر قسم کے حالات کے مطابق خود کو ڈھالنا جانتا تھا اس نے گھاٹ گھاٹ کا پانی پی رکھا تھا اس لیے کوئی بھی مشکل سے مشکل کام اس کے کیے کرنا ناممکن نہیں تھا پاکستان کا کوئی اسمگلنگ و منشیات کا اڈہ نہیں تھا جس کے بارے میں علم اس نے نہیں رکھا ظاہر ہے ایجنسی کا خفیہ بندہ تھا ہر چیز کا علم رکھنا تو خود پہ فرض سمجھتا تھا۔۔۔"

بڑے بڑے اعلیٰ رینک کے افسران کے ساتھ اسکا میل جول تھا وہ جب نیا نیا آئی۔ایس۔آئی میں بھرتی ہوا تو اسے یہاں کے ادراروں کا علم نہیں تھا لیکن آہستہ اپنے وجود کو فنا کرتا وہ اس پیشے میں گھس چکا تھا اور اس چیز کا

جذبہ اس کی رگ رگ میں سرائیت کر چکا تھا پہلے تو ماحول ٹھیک تھا مگر اب دن بدن کرائم بڑھتے جا رہے تھے

پاکستان کے حالات بالکل بدل چکے تھے اس لیے اے۔این ایف جب مجبور و بے بسی کی حالت میں آئی۔۔ایس

۔آئی۔آئی کا سہارا لینا پڑا۔۔۔جس کی آئی۔۔۔سی آئی نے بھرپور مہم جاری رکھی تھی۔۔۔

کچھ ماہ پہلے اے۔۔۔این۔۔ایف نے اینٹی نار "یکٹیس فورس کی مدد سے بہت اونچے اور بڑے منشیات ڈیلر

گروپ کو گرفتار کیا۔۔۔جس بنا پہ منشیات کے بڑے گرہوں نے اپنے منصوبے کی ناکامی پہ ایسی چال چلی

کہ۔این۔۔ایف تک جیسے ادارے کو بے بس کر دیا۔۔۔لیکن دو اداروں کو ایک بڑا ادارہ چلا رہا تھا اس لیے

صورتحال اے۔این۔ایف تھی آئی۔۔ایس۔آئی نے ایک دفعہ پھر ایجنسی کو الرٹ کر دیا تھا۔۔۔

اب ارمغان عالم نے ایک ساتھ دوسرا مشن جاری کر دیا۔۔۔"جس میں اسے اسمگلنگ کے ایک بڑے اڈے کی

خبر ہو چکی تھی بس کچھ دنوں میں ہی کیپٹن فاروق کو

خبر کر کے سفر کی روانگی پکڑنی تھی۔۔

دوسری طرف وہ سوچ رہا تھا کہ آئی۔۔۔ایس۔آئی میں نئے بھرتی آفیسر کو ٹریننگ میں ٹریکٹس۔۔۔وا"رکا ڈیمو دے گا جس میں انھیں ایک پہے سے تربیت شدہ آرم آفیسر کا چناؤ کرنا تھا اس ساری سوچ کا صرف ایک ہی مقصد تھا کہ ملک کی صورتحال اعتدال میں رہے۔۔۔اس لیے وہ اب ایک بھی پل فارغ بیٹھنا گناہ سمجھتا تھا۔۔۔ آئی۔ایس۔آئی بے شک نام بہت بڑا اور اثر ورسوخ والا ہے اور اس سے منسلک شخص کو بہت عزت دی جاتی ہے رشک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور خود کو اس کی جگہ دیکھنے کی تمنا بھی کی جاتی ہے مگر یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ آئی ۔ایس۔۔آئی آرمی والے مشن کے دوارن فقیروں سے بھی بدتر زندگی جی رہے ہوتے ہیں جو سالوں وطن کی محبت کے لیے اپنے گھروں کو خیر آباد کر کے آتے ہیں جو سالوں گھر جانے کو ترس جاتے ہیں بس وہ پھر اپنے "پیشے کے لیے خود تک کو قربان کر دیتے ہیں۔۔۔

***

"ابا ابا۔۔۔اللہ کی قسم میرا وہ مطلب نہیں تھا میری بات تو سنیں ابا۔۔۔

بتا شرابی احسان۔۔۔ تیری ہمت کیسے ہوئے۔۔۔ یہاں قدم رکھنے کی۔۔۔"انھوں نے گریباں سے " جنجھوڑتے سوٹی کی ایک زوردار اسٹک اسکی کمر پہ ماری اور پھر لاتعداد مارتے چلے گئے۔۔۔

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں توہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں توہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

چاچو۔۔۔چاچو۔۔۔نورِ حرم بھاگ کہ ماسڑ صاحب کے پاس آئی تھی۔۔"اس نے دو دفعہ آواز سے چاچو کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی۔۔۔وہ سن نہیں رہے تھے یاشاید سننا ہی نہیں چاہتے تھے اس لیے وہ پیچھے کھڑی خاموشی سے انھیں مارتا دیکھنے لگی۔۔۔

ابا وہ میری بیوی ہے حق ہے میرا اس پہ۔۔۔۔جہاں جہاں ضرب لگتی۔۔۔وہاں وہاں ہاتھ رکھ کہ خود کو بچاتے "وہ منمنایا۔۔۔

بکواس بند کراپنی حرام زادے۔۔۔"اس وقت وہ بیوی نہیں ہوتی۔۔۔جب سڑکوں پہ دھکے کھاتی ہے جب یہ نوجوان بچی گھر سے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے اکیلی نکلتی ہے جب بجی کا بل گیس کا بل خود جمع کراوتی ہے پندرہ بیس ہزار کی خاطر سکولوں میں دھکے کھاتی ہے اس وقت تیرے فرائض کہاں مر گئے ہوتے ہیں ارے تو چوڑیاں پہن کے گھر بیٹھا جا بس بیوی اور بہن سے کام کروا۔۔۔"وہ اونچا اونچا چلاتے اس کو دھڑا دھڑ " مار رہے تھے انھیں کسی کی بھی پروا نہیں تھی۔۔

بھائی صاحب۔۔۔بھائی صاحب۔۔۔"صائمہ بیگم جو شور کی آواز پہ ادھر آئیں اور ان کی باتیں سن کہ وہ مانی کو بچانے کی غرض سے آگے بڑھی۔۔۔وہ تماشہ نہیں چاہتی تھی مگر ان کو تو شاید کسی پرواہ نہیں رہتی تھی وہ مارتے وقت بالکل وحشی بن جاتے تھے ابھی بھی ان کا یہ ہی حال تھا وہ اسے ایسے مار رہے تھے جیسے ان کے سامنے جانور باندھا گیا ہو۔۔۔

اس کی حرکتوں کو دیکھ کر انھیں غصہ ہی اتنا آتا کہ وہ پھر وقت اور جگہ نہیں دیکھتے تھے بس جوتے ہی مارتے تھے ابھی بھی صائمہ بیگم ادنی سی کوشش کر کے پیچھے ہٹ گئیں تھیں۔۔۔"اور دوسری جانب وہ صرف ابا کی "رٹ لگائے ہوئے تھے۔۔۔

اب بتا...پھر یہاں قدم رکھے گا تو۔۔۔۔"وہ ان دونوں ماں بیٹی کو فراموش کیے اس سے تحقیق کر رہے تھے

۔۔۔"

"جو کمر پہ ہاتھ رکھتا گردن کو ہلا کہ چیک کر رہا تھا کہ کئی ابا کے جھٹکوں کی وجہ سے ٹوٹ ہی تو نہیں گئی۔۔۔

میں کیا بکواس کر رہا ہو۔۔۔الوُ کے پھٹے، مراسی کی اولاد۔۔۔اس کے سر سے پکڑتے انھوں نے ڈھار کہ پوچھا

۔۔۔۔"

اب تو میرے باپ کی توبہ جو یہاں بارات کے دن بھی قدم رکھا۔۔۔اب تو ابا آپ نے مجھے گھسیٹ کہ بھی لایا تو

بھی میں یہاں قدم نہیں رکھوں گا۔۔۔۔وہ باپ کے لال چہرے کو دیکھتا دل میں بولا باپ کے منہ پہ تو کہنے

کی ہمت ہی نہ ہوئی۔۔۔۔"اس نے محض ناں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

اس کے نفی میں سر ہلانے کے بعد وہ تھک ہار کہ اب کی بار اسے گھسیٹنے لگے مگر وہ بھی ان کے گھسیٹنے سے ہلا

"تک نہ تھا اپنی جگہ سے۔۔۔۔"وہ اسے جانور سمجھ کہ مارتے اور واقعی ان کی سوچ پہ مہر پکی لگا دیتا۔۔

وہ جتنے اصولوں پہ قائم رہنے والے شخص تھے ان کی یہ اولاد اتنا ہی ان کے اصولوں پہ پانی پھیر دیتی تھی وہ جس

کام سے منع کرتے تھے وہ اسی کام میں ہاتھ دیتا تھا۔۔

ان کے مطابق اس کھوتے کو سدھارنا ان کے بس کی بات نہیں تھی مگر پھر بھی وہ اسے سدھارنے کی تک ودود کوشش میں تھے۔۔

مگر ان کی پھر " ایک پھر انھوں نے پھر گھسیٹنے کی کوشش کی کہ جو کسر رہ گئی ہے وہ گھر جا کہ نکالیں گے۔۔۔۔ سے کوشش نکام ہوئی تو وہ ایک زوردار گھونسہ مارتے گالی دیتے باہر نکل گئے۔۔

صائمہ بیگم بھی اسے دیکھتی رہی جواب لب بھینچے ان کو دیکھنے لگا وہ بھی نظریں چراتی باہر نکل رہیں تھی اور پیچھے نورِ حرم اس بات پہ شرمندہ تھی کہ وہ اگر نہ چیختی تو چاچو کبھی نہ آتے۔۔۔"وہ سراسر قصوروار خود کو سمجھ رہی تھی۔۔۔۔"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ اسے دیکھنے لگ پڑی جس کی شرٹ کے بٹن کھلے ہونے کے باوجود سرخ سرخ سوٹیوں کے نشان واضح نظر آرہے تھے اس کی یہ حالت دیکھ کر نورِ حرم کا احساسِ زیاں بڑھنے لگا اس کے سینے پہ واضح سوٹیوں کے نشان دیکھتے اسے اب خود پہ غصہ آنے لگا۔۔۔۔"

رل تے گئے ہاں پر چس بڑی آئی اے۔۔۔۔وہ زمین سے اٹھتا دانتوں کی نمائش کرتا کمر پہ ہاتھ رکھ کہ لنگڑا کر چلتا اس کے پاس آکہ رک کہ آنکھ مارتا بولا۔۔۔"

تمھارا علاج ہے تم ہو ہی اسی قابل۔۔۔پہلے میں سوچ رہی تھی کہ چاچو نے تمھیں مار کہ غلط کیا مگر تم ہو ہی اسی قابل۔۔۔۔۔"اس ڈھیٹ انسان کو یوں دانت نکالتا دیکھ کر دانت چبا کر اپنے غصہ کا اظہار کرتے چیخی

"۔۔۔اب اسے اپنے افسوس پر بھی غصہ تھا۔۔۔

ہم وہ نہیں جو ڈر جائیں حالات کے خو"نی منظر سے

جس دور میں جینا مشکل ہو اس دور میں جینا لازم ہے

"اس کی طرف جھک کہ مانی نے رازدانہ سرگوشی میں شعر پڑھا تو نور حرم کے تلوؤں بجھی۔۔۔

ابا ابا ابا۔۔۔۔ابا۔میری بات تو سنیں ابا۔۔۔کچھ دیر پہلے سیم اسی کے انداز میں نقل اتارتے ہوئے ہنس کر کہا۔۔۔

بڑا آیا۔۔۔۔خو"نی حالات میں جینے والا۔۔۔۔"اب تاریخ میں خود لکھ لینا کہ رانجھا اپنی ہیر سے ملنے

"کے لیے رات کے اندھیرے میں اپنے ابا سے ڈنڈے،لاتیں،مکے اور گھونسے کھا کہ گیا۔۔۔

"وہ اسے ہاتھ سے باہر کا اشارہ بڑی خوبصورت مسکراہٹ سے بولی۔۔۔

تیرے عشق کی انتہا چاہتا تھا۔۔۔میری سادگی دیکھ میں کیا چاہتا تھا۔۔۔اب کی بار وہ اسی منحوس مسکراہٹ سے اس نے فقرہ کسا۔۔۔اور لنگڑا کہ چلتا جلدی باہر نکل گیا۔۔۔"

اس کے نکلنے کے بعد وہ دروازہ بند کرنے لگی جب اسے اپنے گھر بیرونی سیڑھیوں سے وہ اپنے گھر کی جانب جاتے دیکھا وہ دیوار کا سہارا لیے بمشکل چل رہا تھا۔۔۔"

نورِ حرم کے ضمیر نے پھر سے ملامت کی اسے ندامت ہوئی اس لیے اُسے ایک بار پھر دیکھا جواب ہوائی کس اچھالتا آنکھ مارتا اوپر بڑھ گیا۔۔۔

گھٹیا، کمینہ، بے غیرت نورِ حرم اس کی اس حرکت پہ تلملا کہ رہ گئی اور اس کا عکس دیکھا جواب مکمل اندھیرے میں غائب ہو چکا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی اب وہ ابا کے ڈر سے وہ نیچے نہیں جائے گا۔۔۔آج پھر وہ نشئی اپنی رات بالکونی میں گزارے گا۔۔۔"آخر کار سوچوں کو جھٹکتی لائٹ بند کرنی لگی جب اس کی نگاہ نیچے گری انگوٹھی پہ پڑی۔۔۔۔نخوت سے اس ذلیل انسان کی انگوٹھی اٹھا کہ دارز میں رکھتی بتی گل کرتے سو گئی تھی۔۔۔۔"

*****

ارمغان عالم آج پچیس دنوں بعد اپنے شاندار محل میں آیا تھا ڈیوٹی سے تھکا ہارا سیاہ بوٹ اتارتے اپنی وردی اتارتے صوفے پہ بیٹھ کہ پیچھے کو سر رکھتا آنکھیں موند گیا۔۔۔

وہ ابھی مشن کے متعلق ہی سوچ رہا تھا جب اس کا پاکٹ میں پڑا فون بج اٹھا۔۔ ویسے دوارنِ ڈیوٹی فون پاس رکھنا آلاؤ نہیں تھا اور نہ ہی وہ رکھتا تھا۔۔۔ آج واپس آیا وہ فون آفس سے اپنے ساتھ لے آیا۔۔۔

چونکنا ہو کر بیٹھ کہ اس نے فون نکالا تو انجان نمبر سے کال دیکھ کہ وہ کچھ پل موبائل کی جگمگاتی سکرین دیکھتا پھر "اٹینڈ کرتا فون کان کے ساتھ لگا گیا۔۔

ہیلو کیپٹن۔۔۔۔ آپ کتنے بے وفا ہیں آ بھی گئے اور بتانا بھی گوارا نہیں کیا مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔

دوسری جانب فون پہ ایمن فاروق کے شکوے کو سنتے کہ اسے حیرت کا جھٹکا لگا یعنی ابھی تک اس نے سجون کی "سانس بھی نہ لی اور پھر اسے کیسے پتہ چل گیا تھا۔۔۔

"آپ کو کیسے علم ہوا کہ میں واپس آ گیا۔۔۔ اپنی حیرت پہ وہ قابو نہ پا سکا اس لیے سختی سے اسے پوچھا۔۔۔

میرے دل کی ڈھڑکنوں نے بغاوت کی۔۔۔کہ کیپٹن غنی آپ گھر تشریف لا چکے ہیں۔۔۔اس خوشی میں کچھ دیر میں ہی شہنشاہی فوج کو لیے آپ کے گھر تشریف لا رہی ہوں۔۔۔۔"

بڑے سکون سے کہتی وہ ارمغان عالم کا سکون تباہ کر چکی تھی۔۔

Epi # 8

ایمن فاروقی کو یہاں آدھے گھنٹے سے زیادہ ٹائم ہو گیا تھا وہ اس دشمنِ جاں کو دیکھنے کے لیے ترس کے رہ گئی تھی وہ محبت ہی کیا جس کے لیے ترسنا نہ پڑھے۔۔۔"وہ تو اس کی شکل دیکھنے کے لیے بے تاب تھی مگر وہ تھا کے آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔"

اس کا دل بہت کیا کہ ایک دفعہ اسکے کمرے میں ہی چلی جائے۔۔۔۔"مگر اس کے رئیکشن کی سوچ کہ ہمت ہی نہ پڑی تھی جانے کی۔۔۔۔۔"آخر مایوس ہو کر وہ اٹھنے لگی جب وہ ستمگر باہر نکلا تھا۔۔۔

السّلام علیکم۔۔۔۔۔کیسی ہے آپ مس ایمن۔۔۔۔"وائٹ جینز کے اوپر سیاہ ٹی شرٹ پہنے گیلے بالوں کو ٹاول سے رگڑتا وہ لاونج میں آیا وہ جو کاؤچ سے مایوس سی اٹھنے لگی چہرے کی چمک کم پڑ چکی تھا۔۔۔"

"دیدارِ یار نصیب ہوا تو چہرہ کوس وقزح کے رنگوں سے بھر گیا۔۔

ارمغان عالم نے ایک نظراس کے چہرے کو تکتے سنجیدہ سے پوچھا۔۔۔"وہ اس کی ایک ایک نظر خود پہ ٹکے

"دیکھ کہ ہواؤں میں اڑنے لگی تھی وہ کمبخت تھا ہی اتنا پیارا نظریں ایک دفعہ پڑیں تو ہٹنا ہی بھول جاتی ہیں۔۔۔

ویسے آپ کہاں تھے اتنے دن میجر۔۔۔۔؟میں نے آپ کو بہت مس کیا ہے "نہیں ہوں ٹھیک میں۔۔۔

۔۔۔

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

دیکھیں نہ آپ کی یاد میں سوکھ سوکھ کہ بانس بن گئی ہوں۔۔۔"ارمغان عالم کی ایک نظر کی عنایت تھی وہ

" سارے کے سارے شکوے کا ڈھیر اس کے سامنے لگائے بیٹھ گئی۔۔۔

ویسے واقعی میں مجھے آپ کی طبعیت بہتر نہیں لگ رہی خیریت۔۔۔۔؟ وہ یہ کہتے ٹاول سینڈز پیز کھتااٹالین طرز

"کے بنے کچن کی جانب چلا آیا۔۔۔

"یہ اسکی نفیسانہ انصاف پسندانہ کمال کا ہی سوچ ہے جو یہ ایک منٹ میں میری طبعیت خرابی کو بھانپ گیا ہے۔۔

وہ دل میں سوچتی سرشار ہوتی اس کے پیچھے کچن میں چلی آئی اور اس کو طلسم بھری نظروں سے دیکھنے لگی

"۔۔۔۔

کچن بہت زیادہ پیارا تھا ارمغان عالم کے گھر کی ہر چیز نفاست کا منہ بولتا ثبوت تھی

وہ اسے نظروں کے ذریعے دل میں اتارنے لگی اور اسے دیکھا جو بہت ماتھے پہ بل ڈالے کٹر بورڈ پہ فروٹ کاٹ

رہا تھا اسکا ارادہ رشین سیلڈ بنانے کا تھا اس لیے اپنے کام میں مصروف تھا اور اس کی موجودگی کو بالکل فراموش

"کیے بیٹھا تھا۔۔۔

ایمن فاروقی اس کے تیز تیز چلتے ہاتھوں کو حیرانگی سے کھڑی دیکھ رہی تھی۔۔۔

جو محبت کے مرض میں مبتلا ہوں نہ۔۔۔۔"ان کی طبعیت کبھی ٹھیک نہیں ہوتی۔۔۔مگر آپ کو کیا پتہ آپ نے محبت کی تو پتہ ہو نہ۔۔۔۔"وہ اپنے زمین پہ پڑے ڈوپٹے کو بیزارگی سے سنبھالتی اسے احساس کروانے کی خاطر " بولی۔۔۔۔

محترمہ یہ دل کا روگ کہاں سے بیچ میں آگیا۔۔۔"میں تو آپ کے دماغ کی طبعیت خرابی کا پوچھ رہا تھا وہ اپنی جگہ سے کھسکا ہوا لگ تو اس لیے معلوم کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

" واٹ میرا دماغ آپکو کھسکا ہوا لگ رہا ہے۔۔۔؟"حیرت و بے یقینی کی زیادتی سے چیخ ہی تو پڑی۔۔۔ کھسکا تو وہ شاید شروع سے ہی تھا مگر آج بالکل ہی اختیار سے باہر لگ رہا ہے۔۔"اس کی چیخوں کو نظر انداز کرتے "اس نے مصروفیت سے جواب دیا۔۔۔۔

میجر میں آپ کو اس گستاخی کے لیے گنجا کر دوں گی۔۔۔یہ کہتے اس کے پاس آتے وہ اس کے بال کھینچنے لگی "۔۔۔

اور دوسری جانب توار مغان اس لڑکی کی جرات پہ حیران رہ گیا تھا اس کے کشادہ چہرے پہ ناگواری چھا گئی۔۔۔ "

مس ایمن فاروقی کیا ہے بدتمیزی ہے یہ۔۔۔"وہ جلدی سے اپنے بال اسکی گرفت سے چھڑواتا پیچھے ہو گیا کشادہ پیشانی اس کی اس حرکت پہ تن گئی غلافی آنکھوں میں سرد مہری چھا گئی چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔"

آپ کس حق سے میرے پاس آئی ہیں ایمن بنتِ فاروقی۔۔۔"وہ کٹر بورڈ وہیں رکھتا سرد مہری اور گمبھیر لہجہ لیے ایک دم سے اجنبی بن گیا۔۔۔"

میں یہاں اپنے مشن پر آیا ہوں نا کہ رشتے داریاں پالنے۔۔۔"اس کی اتنا کہنے کی دیر تھی کہ مقابل کی گرین آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں وہ اسکا اتنا سخت لہجہ برداشت نہیں کر پائی اس کے لہجے درشتگی ہی اتنی نمایاں تھی آنکھوں سے آنسو خود بخود نکل آئے اسے لگا کہ اس نے اس کے بالوں کو کھینچ کہ کوئی گناہ کر دیا۔۔۔"

اس کو کچھ فاصلے پہ کھڑا اپنے اوپر برہم ہوتے دیکھ کر کسرتی بازوؤں کو دیکھتی خوف سے پیچھے ہوئی۔۔"اس شخص کے لہجے میں وارننگ نظر آ رہی تھی۔۔

آپ جتنے خوبصورت ہیں اتنا اچھا دل بھی توڑتے ہیں میجر۔۔۔"آپ ایسا رویہ رکھ کہ ہر بار مجھے دھتکارتے ہیں اور میں خوشی سے چلی بھی آتی ہوں۔۔۔"لیکن اب نہیں آؤں گی۔۔۔"

وہ سبز آنکھوں میں نمی لیے اس کے قریب ہوتی درد کی شدت کو چھوتے ہوئے بولتی آنکھوں میں آنسوٗ لیے بھاگ کہ کچن سے نکل گئی۔۔۔

پیچھے ارمغان عالم انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پیشانی کو مسلنے لگا اس کا روتا نگاہوں میں مقید ہو کہ رہ گیا تھا۔۔

"

پھر دو سکینڈ میں نارمل ہوتے پاکٹ سے فون ڈرائیور کے نمبر پہ ملایا کہ کچن سے نکلتا ٹیرس کی جانب بڑھتا ڈرائیور سے بات کی کہ اس خطبی لڑکی کو باحفاظت گھر چھوڑ آئے۔۔"اور پھر فون بند کرتا وہی کھڑا ہو گیا

"۔۔۔۔۔

وہ سوچوں میں مستفسر ہوا کہ کیا ضرورت تھی اتنا اوور ہونے کی۔۔۔۔"مگر یہاں وہ ٹھیک تھا وہ نیچے لان سفید پھولوں اور سرخ کلیوں سے سجے لان کو دیکھنے لگا جہاں وہ سوئمنگ پول سے کچھ فاصلے پہ بیٹھی بچوں کی طرح فراق کی آستین سے آنسو صاف کرتی تصویر بنوانے میں مصروف اس کے چہرے پہ مسکراہٹ لا گئی اگر ایمن فاروقی اسے ہنستا ہوا دیکھ لیتی تو یقیناً دارِ فانی سے کوچ کر جاتی۔۔۔۔"اسے دیکھتا وہ پر سکون سا ہو گیا کچھ ہی پل

بعدانور سر جھکائے اسے مخاطب کرنے کی سر توڑ کوشش کر رہا تھا مگر وہ تھی منہ کی عجیب عجیب زوایے بنائے سلیفیاں لینے میں مصروف تھی۔۔۔

انوراب کی بار اسے تھوڑا زور سے بلایا تو وہ منہ بناتی گاڑی میں جا کہ بیٹھ گئی وہ جان گیا تھا کہ انور نے یقیناً اس کا حوالہ دے کہ ڈرایا۔۔۔"

تقریباً پانچ منٹ بعد گاڑی پورچ سے نکلتی گیٹ کو عبور کر گئی تو وہ کچھ سوچتے ہوئے پیچھے ہو گیا۔۔۔"

وہ انھی ہی سوچوں میں اتنا محو تھا جب ایک دفعہ پھر سے پاکٹ میں پڑے فون کی بیل بجی اور اس دفعہ سیل پہ جگمگ کرتے آفیسر مصطفیٰ کا نمبر دیکھ کہ آنکھوں پہ لاتعداد شکنیں در آئیں۔۔۔۔"

دوسری طرف سپیکر سے اُبھرتی سنجیدہ آواز نے پل میں اس کے ماتھے کی شکنوں کو ختم کر دیا ارمغان عالم فتح کی چمک لیے چہرے سے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔"

آفیسر مصطفی کی بات سن کہ وقت جیسے گھڑی میں تھم گیا تھا وقت جو بیت گیا اب دھیرے دھیرے سرکنے لگا وہ آنکھوں میں جیت کا احساس لیے پھر سے سر بلند دس منٹ میں آرمی وردی میں موجود تیار تھا۔۔۔"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

سر آپ کہاں جا رہے ہیں ابھی تو آپ گھر آئے ہیں۔۔۔۔؟انعام حیران و پریشانی سے پندرہ بیس دن بعد گھر

"میں موجود دیکھ کر پھر سے اسے یونیفارم میں تیار دیکھ کہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔

" ارمغان عالم کا کوئی گھر نہیں ہے انعام۔۔۔وہ بس یہاں مسافر ہے۔۔۔۔

"کچن میں فروٹ رکھا ہوا ہے وہ تم کھا لینا۔۔۔"ضائع ہو گیا تو بے حرمتی ہو گی۔۔۔

"وہ یہ کہتے آسودہ مسکراہٹ لیے اس کے کندھے پہ تھپکی دے گلاسسز آنکھوں پہ چڑھاتا باہر نکل گیا۔۔۔

اور پیچھے کھڑا انعام اتنا بڑے بنگلے نما سرائے کو حیرت و دکھ بھری نظروں سے دیکھتا کندھے اچکاتا کچن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔"

*****

غدار انسان تم تو میرے ساتھ اس کھیل میں شامل تھے ہم نے تجھے اپنا جگری یار مانا تھا۔۔۔"درد سے کراتے وہ شخص ابھی تک بے یقینی کی کیفت میں تھا۔۔۔"

شطرنج کی بازی میں کبھی یاریاں نبھاتے دیکھا ہے۔۔۔؟ابرو اچکاتے بڑے معنی خیز لہجے میں اسے سوال کیا گیا تھا

۔۔۔

منکر انسان تجھ پہ اعتبار کر کے شطرنج کی بازی میں ہم نے تجھے اتنے بڑے کھیل میں شامل کیا۔۔۔"وہ تو جیسے بے یقینوں کی زد پہ کھڑا الٹا اسے پوچھنے لگا۔۔۔

Trust is a dangerous games....."

بیسمنٹ میں موجود وہ شخص ایک آدمی کا گریباں پکڑے اس کے جبڑوں کو دبوچتے اس کے کان کے پاس ہلکی "سرگوشی میں کرتا درشتگی و مسکراہٹ سے کہتا اسے مار دینے کے درپہ تھا۔۔۔

رات کے اندھیرے میں یہ دونوں نفوس بہت پراسرار لگ رہے تھے عام سے حلیے میں وہ شخص اپنے گناہ کو سوچ رہا تا کہ کیوں اس نے ارمغان عالم کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔

"وہ لمبے بالوں والا ہاتھوں سے بندھا شخص آج ہر جگہ سے شکست کھا چکا تھا ڈر جس کی رگ رگ میں سرایت کر رہا تھا وہ لمبے بال والا شخص، کانوں پہ مندری پہنے، چہرے پہ خبیث مسکراہٹ رکھے اس کو بڑی ڈھیٹ نظروں سے دیکھ رہا تھا جب ارمغان عالم کا الٹے ہاتھ کا تھپڑ اس کا منہ دیوار کے ساتھ لگا گیا۔۔۔اس تہہ خانے میں ان دونوں کو ایک دوسرے کی شکلیں بھی بمشکل نظر آرہیں تھی۔۔"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

خبیث انسان تم دھوکے باز ہو تم نے دھوکہ دیا ہے ہم سب سے دوستی کی آڑ میں تم نے دشمنی نبھائی ہے

۔۔۔۔۔"لمبے بالوں والا شخص منہ پہ تھپڑ کی شدت برداشت نہ کرتے چلا اٹھا اتنی تکلیف کے باوجود بھی اسکی

"زبان نہ بند ہوئی۔۔۔

" وہ ڈھیٹ شخص نہیں جانتا تھا کہ اس کے سامنے بھی ڈھیٹوں کا سردار کھڑا ہوا ہے۔۔۔۔

"تو پھر تم نے اس بات سے تو سرے ناواقف ہو گے نا دوست کہ۔۔۔

Real friend have the same enemies ..."

اس کے لمبے بالوں کو دبوچتے ارمغان عالم نے بڑی پراسرار مسکراہٹ میں پہلی تڑپ کا پتہ پھینکا۔۔اس کے

سنجیدہ و حسین پراسرار چہرے پہ ہمیشہ کی طرح آج بھی فتح کا احساس غالب تھا اس کی آنکھوں میں مشن کی

"کامیابی کی چمک تھی۔۔۔۔

اب کی بار زندگی کی جنگ لڑتے اس لمبے والے شخص کی مایوس سی آواز گونجی۔۔سامنے "تم پچھتاؤ گے۔۔۔۔

کھڑے شخص کو دیکھ کہ اس کی امیدیں دم توڑ چکی تھی وہ خود کو مردوں میں شمار کرنے لگا۔۔کیونکہ سامنے

"کھڑے شخص کو جان چکا تھا وہ اسے ظالموں کا سردار ماننے لگا اور اس میں شک بھی نہیں تھا۔۔۔

" پچھتانا لفظ ارمغان عالم نے اپنی ڈکشنری سے کب کا نکال دیا۔۔۔

" اپنی موت کی تیاری پکڑو کیونکہ ارمغان عالم کو دھوکہ دینے والوں سے شدید نفرت ہے۔۔۔

"پاؤں کے بوٹ سے تہہ شدہ چھوٹا سا بلیڈ نکالتے وہ پراسرار قدم اٹھاتا اس کی جانب بڑھا۔۔۔۔

دھوکہ ہم نے نہیں دیا بلکہ تم نے ہمیں دیا ہے کتے۔۔۔۔"وہ اس بے ایمانی پہ چلا پڑا اس کی خبیث آنکھوں میں

" زندگی کی رمق کم پڑتی دے رہی تھی۔۔

"ٹھ۔۔۔ٹھیک ہے میں بتاتا ہوں پر تم کسی ایک بندے کو بھی نقصان نہیں پہنچاؤ گے وعدہ کرو مجھ سے۔۔۔۔

وہ جو موت سے ڈر گیا تھا اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھتا یہ کہہ کر گویا اس پہ احسان کرنا چاہا تھا۔

صیح کہتے ہیں موت کے سامنے تو بڑے بڑے سورما شکست کھا جاتے ہیں پھر وہ کس باغ کی مولی تھا وہ ساری

"زندگی دوسروں کو تنگ کرنے والا آج خود بے بس تھا۔۔۔۔

ارمغان عالم کی دو گھنٹے کی انتھک محنت کے بعد وہ کچھ اگلنے کے لیے تیار ہوا تھا آخر کار وہ اسے بتاتا اور ارمغان عالم

" کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے۔۔۔"وہ بڑی دلچسپی سے پراسرار مسکراہٹ لیے اسے سننے لگا تھا۔۔

❤❤❤

مجھے نہیں پتا پہلا پراٹھا میں ہی کھاؤنگا۔۔۔"مانی جو ساری رات گھر سے غائب رہا تھا ابھی کچھ دیر پہلے گھر میں آیا تھا اب اماں کو باہر چولہے پہ روٹیاں پکاتے دیکھا تو اندر سے موڑھا اٹھا کہ نیچے رکھتے علیزے سے کچھ فاصلے بیٹھا "جہاں وہ پہلے ہی پراٹھے کے انتظار میں بیٹھی اماں کے ہاتھوں کی پھرتی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

نہیں جی پہلا میرا۔۔۔اماں جلدی کریں مجھے دیں میں نے سکول کے لیے نکلنا ہے یہ ویلا انسان سارا دن "روٹیاں ہی توڑتا رہتا ہے نا۔۔۔"بعد میں کھالے گا۔۔۔

نہیں جی۔۔۔"ہر گز نہیں۔۔۔پہلے میں ہی کھاؤں گا اس نے علیزے کے منہ کے آگے سے پلیٹ کھسکا کہ ماں "کے منہ کے آگے جب آگے بڑھتے اس نے اس کے بال پکڑ لیے اور زور زور سے جنجھوڑنے لگیں۔۔۔

علیزے میں کہہ رہی ہوں چھوڑ میرے بچے کو۔۔۔تیری وجہ سے میں نے پہلے بھی اسے زخمی کیا تھا۔۔

یہ نشان بھول گئے جو بچپن میں پہلے پراٹھے کی وجہ سے پڑے تھے۔۔۔"وہ ماں کی خفگی کو اگنور کرتے پھر سے اس پہ جھپٹ پڑی۔۔۔"جب مانی نے موقع سے فائدہ اٹھاتے پلیٹ اٹھا کہ ماں کے آگے کی اور پراٹھا ہمیشہ کی "طرح پراٹھا اس کے حصے میں آگیا۔۔۔

میں خوش نصیب ہوں جو بچپن میں اتنا شاندار تحفہ مجھے میری ماں نے دیا تھا۔۔۔"وہ ان نشانوں پہ ہاتھ رکھتا ماں کو دیکھتا متواتر مسکراہٹ سے بولا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ۔۔۔میں نے نہیں کھانا اس کو کھلا کہ ہی سانڈ بنائیں اماں۔۔۔۔ضد میں آتے علیزے پر شکوہ نظروں سے ماں کو دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔"

میں کہتی ہوں سارے فتور کی جڑ ہی تو ہے۔۔۔۔زارا بیگم نے ایک نظر اس بیٹے کو دیکھا پھر علیزے کو کہا مانی جو بے ڈھنگے پن سے فتح کا احساس چہرے پہ سجائے آنکھوں میں شیطانی چمک لیے پہلا پراٹھا کھا رہا تھا اسے خوشی صرف بات کی تھی ہمیشہ کی طرح جیت ہوئی تھی پہلا پراٹھا اسی کے حصے میں آیا ہے وہ چائے کے گھونٹ کی سر کو بھرتا اسے مزید تپا رہا تھا۔۔۔"

دوسری طرف انھوں نے کینہ توز نظریں بیٹی پہ ڈالی جو کھا جانے والی نظروں سے مانی کو دیکھ رہی تھی اسے دکھ اس بات کا نہیں تھا کہ پراٹھا اسے نہیں ملا رونا اس بات کا تھا کہ وہ ہمیشہ کی طرح اس کے ہاتھوں بری طرح مات کھا چکی تھی اور یہ ہی مات اسے مانی سے نفرت پہ مجبور کرتی تھی۔۔۔"

ہائے پہلا پراٹھا۔۔۔۔امی خدا کی قسم ہمیشہ کی طرح چس آگئی۔۔۔۔"وہ چائے کے سرزدہ گھونٹ بھرتا مسکے

" لگا کہ بولا۔۔۔

"یہ لو۔۔۔پراٹھے کے دو تین ٹکڑے اسے پکڑاتے وہ احسان زدہ انداز میں لیے بولا۔۔۔۔

"تم ہی کھاؤ۔۔۔مرو۔۔۔۔وہ پیر پیٹختی ایک دفعہ پھر اس کے بال کھینچتی مڑ گئی۔۔۔

وہ سر کو "خیر ہے اماں آج دوسرا پراٹھا بھی مجھے دے دیں۔۔۔"ویسے دوسرا پراٹھا تو اور بھی بہت اچھا ہے۔۔۔

کندھے پہ رکھے آنکھوں کو پیچھے کی جانب موڑے ترچھی نگاہ سے اس کو کمرے کی طرف دیکھ کر مشکوک سا

"بولتا پھر سے اماں کی جانب دیکھ کر بولا۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

خبردارجواس پہ نگاہ بھی ڈالی میں تمھاراقت "ل کردوں گی۔۔۔اس کی اتنا کہنے کی دیر تھی جب وہ چیل کی جانب پیچھے کی طرف آتی اس کے ہاتھ سے پلیٹ سمیٹ پراٹھا کھینچ چکی تھی کچھ بھی ہو جائے وہ اسے جتنے ہر گز "نہیں دیناچاہتی تھی۔۔۔

تم نے میرے بال کیوں کھینچے تھے چوہیا۔۔"دونوں منٹ گزرے تو مانی نے اسے سکون سے کھاتے دیکھ کہ اسکے سر پہ تھپڑ مارتے اس کی سلیقے سے ٹکی سر پہ چادر سے باہر اس کی بالوں کی چیٹیا کو کھینچتے حساب برابر کیا۔۔

پر میں نے صرف بال کھینچے تھے تھپڑ نہیں مارا تھا کمینے انسان۔۔۔یہ کہتے اس نے مانی کی پشت پہ رکھ کہ دو تھپڑ "مارے۔۔

پر میں نے صرف ایک مارا۔۔تمھاری ہمت کیسے ہوئی ایک اور فالتو مارنے کی۔۔۔"مانی نے اس کے سر پہ تین "چار تھپڑ مارتے سکون سے جوابی کاروائی کی۔۔۔۔

ماسٹر صاحب۔۔۔"زارا بیگم نے زوردار ہانک لگائی تو دونوں نے گھبرا کہ ایک دوسرے کو چھوڑا۔۔زارا بیگم جو انھیں شروع سے بہت مارتی تھیں وہ انھیں مارنے سے ذرا بھی گریز نہیں کرتیں تھیں لیکن جس دن سے ان کی وجہ سے مانی کی پیشانی زخمی ہوئی اس دن سے وہ مارنے سے احتیاط برتا کرتی تھیں انھوں نے آج بھی

مانی کی چوڑی پیشانی کو دیکھا جس پہ اسٹیجز کے واضح نشان تھے وہ تین واحد نشانات تھے جو بہت کم کبھی کبھار اس کے بہتر حلیے کی وجہ سے نظر آتے تھے پیشانی پہ پڑے نشانات ہی تھے جو بہتر حلیے میں اس کو خوبصورت بناتے تھے۔۔۔"اب بھی وہ اس کی پیشانی پہ بکھرے بالوں کو دیکھ رہی تھیں اور انھیں افسوس بھی ہوتا کہ "کیوں اسے مارا۔۔۔

ماں کے ہاتھوں کا پہلا پراٹھا کھانا تو گویا ان دونوں کے کیے اعزاز ہی تھا۔۔۔

یہ بچپن کا ہی قصہ تھا جب وہ ہمیشہ وقت پہلے پراٹھے کے لیے ہاتھا پائی میں مصروف تھے جب اماں نے ان دونوں کو چھڑانے کی خاطر پہلے الگ کروانے کی کوشش کی۔۔۔ مگر وہ پھر بھی الگ نہ ہوئے وہ جو ماسٹر صاحب کے "ناشتے کے لیے انڈا فرائی کر رہی تھی اور دوسرا آگ کی گرمی تیسرا ان کی لڑائی نے ان کے غصے کو ہوا دی۔۔

اور اماں نے خالص اسٹیل کا چمٹہ ان کی طرف پھینکا اس کی چونچ دار نوک کی وجہ سے وہ چمٹہ مانی کے ماتھے پہ لگا اور بھل بھل کرتا خو"ن فرش پہ گرنے لگا ایک منٹ کے اندر یہ ناگہانی آفات دیکھ کر زارا بیگم کے حواس سلب ہونے لگے جلدی سے انھوں نے اپنا ڈوپٹہ اتار کہ اسکی پیشانی پہ رکھا۔۔۔"پندرہ سالہ مانی سر پہ ہاتھ رکھے ہکا بکا ماں کو دیکھ رہا تھا جو خود ہی مار کہ خود ہی اونچا اونچا روئے جا رہی تھیں وہ ڈھیٹ انسان خود کو چھوڑ کہ ماں کو

چپ کروانے لگا۔۔۔"اس کے بعد اسے ٹانکے تو لگ گئے اور وہ ٹھیک بھی ہو گیا لیکن اس کے بعد وہ علیزے کو کوسنا نہیں بھولتی تھی کہ یہ سب اسکی وجہ سے ہوا ہے اور اسی وجہ سے انھوں نے اپنے لال کا یہ حال کیا تھا "۔۔۔"بس پھر اس کے بعد جو بھی ہو جائے انھوں نے مانی کو کبھی نہیں مارا تھا۔۔۔

اور اسی بات پہ تو مانی کا سر فخر سے بلند ہو جاتا۔۔

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

وہ ماں کے پیار کا ناجائز فائدہ اٹھا کے اسے بلاوجہ تنگ کرتا تھا لیکن اپنے بری حرکتوں اور کرتوتوں کی وجہ سے وہ باپ کے عتاب کا نشانہ بنا رہتا۔۔۔"وہ ماں کے چمٹے سے دیئے گئے زخم کو آج تک گولڈ میڈل سے کم نہیں سمجھتا آیا تھا یہ ہی وہ خوش قسمت نشان تھے جب اسے واپس اماں سے چھینٹی نہیں پڑی تھی۔۔۔"

ابھی بھی باپ کو باہر آتا دیکھ کہ کھیسانی بلی کی طرح اٹھتا وہ جلدی سے بیٹھک کی جانب بڑھ گیا تھا اس دن کی مار

"کے بعد وہ ابا سے فاصلے پہ رہنے لگا۔۔۔جانتا تھا میٹر کسی بھی وقت شارٹ ہو سکتا ہے۔۔۔۔

*****

میں ڈھونڈتا ہوں کامیابی دربدر لیکن

میں ہوتا ہوں کہاں جب آتی ہے صدا

حی الفلاح "حی الفلاح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بکھرے بال، سفید لباس کی آستین بازوؤں تک مڑی ہوئی۔۔۔پیشانی پہ وضو کے قطرے اس کے پر نور چہرے پہ

چمک رہے تھے

ننگے پاؤں وہ شخص مسجد کے صحن کے وسط میں لگی ٹوٹیوں کے نیچے وضو کر رہا تھا ماحول میں خنکی کا اثر بڑھ تھا سحر کا

"وقت تھا وہ ٹھنڈے ماربل کی فرش سے گزرتا اذان کے لیے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

لا الہ الا اللہ

(نہیں کوئی خدا سوائے ایک اللہ کے)

اللہ اکبر

اللہ سب سے بڑا ہے

اشھدان لاالہ الااللہ

(میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں سوائے ایک اللہ کے)

اشھدان محمدارسول اللہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں

حي علی الصلاح

آؤ نماز کی طرف

حي علی الفلاح

کامیابی کی طرف جلدی آؤ

الصلوۃ خیر من النّوم

نماز نیند سے بہتر ہے

"اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ اللہ محمد رسول۔۔۔۔

رات کے گہرے سکوت کو توڑتی فجر کی دلفریب اذان اس گاؤں اور ساتھ والے گاؤں کے کئی مکینوں کو گہری

"نیند سے بیدار کر گئی۔۔۔

لوگ آہستہ آہستہ نماز ادا کرنے کے لیے آ رہے تھے مسجد کے میناروں سے پھوٹتی روشنیاں نور کا ایک روح پرور منظر کا تاثر دے رہی تھی۔

صالح خشوع و خضوع اذان دے کہ باہر کی جانب چلا آیا کیونکہ جب سب نماز کے لیے اکھٹے ہوتے تو تب صہیب شاہ نماز ادا کرواتے اور پھر وہ آدھا گھنٹہ اکیلے مسجد کے صحن میں ہی گزارتا تھا۔۔۔

وہ مسجد کے صحن میں بیٹھتا آنکھیں بند کرتا ہلکی ہلکی آواز میں نعت کے اشعار پڑھنے لگے اس کا ایک ایک الفاظ اپنی

"ایک پر سکون سُر بجانے لگے۔۔۔

اَلصُّبحُ بَدَا مِنْ طُلعَتِہٖ وَاللَّیلُ دَجا مِنْ وَفرَتِہٖ

ہے نورِ سحر چہرے سے تیرے اور شب کی

"رونق زلفوں سے تیرے۔۔۔اللہ ھواللہ ھو۔۔۔

جامع مسجد کے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھے حرف حرف اتار چڑھاؤ کے ساتھ صالح محمد کے منہ سے ادا ہوتے الفاظ فضا میں پُرسوز سحر گھول رہے تھے ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کے منہ سے الفاظ بے خودی کی کیفت میں نکلتے بلند ہوتے جا رہے تھے ایسے لگ رہا تھا وقت جیسے رک ہی گیا ہے آگے چلنا ہی نہیں ہے اس کی آواز میں دل میں کبھُتی کیفت ہی اتنی تھی کہ وہاں وضو کرتے افراد کے ہاتھ خود بخود رک گئے اس کی آواز سن کہ وضو کرتے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔۔

سب کے جسم میں ایک سنسی سی پیدا ہوئی اس کی آواز کانوں سے گزرتی سب کے دلوں پہ سر بکھیرنے لگی وہ سب اس کے نور سے چمکتے چہرے کو بغور دیکھنے لگے۔۔۔وہ تو اذان بھی کمال کی ادا کرتا تھا کہ سوتے ہوئے "لوگوں کی آنکھیں کھل جایا کرتی تھیں۔۔

اس کے پاس مصروفیت سے گزرتے نمازی بھی وہاں بیٹھ گئے جہاں تک حافظ صہیب بھی اس کے پاس آ ٹکے اس کی آواز کانوں کے راستے گزارتی دل کے نہاخانوں میں پہنچ رہی تھی۔۔۔

نعت کے اور اشعار پڑھ کے اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں مولوی صہیب شاہ سمیٹ چھ سات افراد کو اپنی جانب متوجہ دیکھ کہ نگاہیں جھکا گیا۔۔۔"

مولانا صاحب۔۔۔"آج سے خصوصی اذان ہمارا نیک بچہ صالح محمد ادا کرے گا۔۔۔" یہ ان ہی صاحب کے الفاظ تھے جنھوں نے پچھلے دنوں اس کے حلیے پہ چوٹ کی تھی۔۔۔"

میں اس دن کے لیے اپنے رویے پہ بہت شرمندہ ہوں صالح محمد۔۔۔۔" مجھے لگا کہ میں نے ایسی بات کر کے اپنے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ناراض کیا ہے ضروری نہیں ہے کہ ظاہر ہی اچھا ہو۔۔۔" اصل اہمیت کا حامل تو باطن ہوتا ہے باطن صاف نہ ہو ظاہری خوبصورتی بے معنی ہے۔۔۔"

منصور صاحب نے پیشمانی سے کہتے اس کے چہرے پہ غور و فکر کیا۔۔" منصور صاحب جب یہ بات کر رہے تھے تو نمازیوں کا تقریباً ہجوم سا ہو گیا تھا سفید لباس سر پہ سیاہ رومال باندھے وہ بہت ہی جاذب نظر لگ رہا تھا

"سب پچیس سالہ صالح محمد کے پُرنور چہرے کو یک ٹک متاثر و حیران کن نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

دوسری طرف صالح محمد ساکت سا کھڑا نمازیوں کے ہجوم کو ٹکٹکی بھری نظروں سے خود پہ دیکھ رہا تھا

اس کا ٹوٹا ہوئے دل کو ایک سکون سا ملا۔۔۔وہ تو دنیا کی نظر میں دھتکارا ہوا شخص تھا۔۔۔پھر اتنی عزت۔۔۔؟

اس نے بھلا کب سوچا تھی۔۔۔؟آنکھوں سے ٹوٹتا آنسو ہاتھ پہ جا گرا۔۔۔یہ آنسوؤں اللہ کی طرف سے دیا گیا تحفہ تھا وہ جو کبھی نہ رویا۔۔۔آج پہلی دفعہ صالح محمد کی آنکھوں سے نکلا خوشی کا آنسو تھا۔۔

صالحِ محمد ٹوٹا شکستہ دھتکارا بکھرا ہوا۔۔مکمل طور پہ اپنی ذات میں الجھا ہوا شخص تھا جسے اس کے خدا کہ علاوہ کسی "ذی روح نے نہیں سمجھا تھا اور شاید اسے اس دنیا میں سمجھنے والا پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔

.

منصور صاحب کی باتوں کا جواب اس کے لبوں نے نہیں بلکہ آنکھوں نے دیا تھا۔۔۔"پانچ منٹ گزرے تو "آہستگی نمازِ فجر کی ادائیگی کے لیے رخصت ہونے لگے۔۔۔

ان کے جانے کے بعد صالح محمد سجدے میں گر گیا تھا۔۔۔آنکھوں سے آنسوؤں مسلسل گرنے لگے۔۔۔"

" کچھ پل بعد وہ اٹھا۔۔۔

خدا ٹوٹی ہوئی چیزوں کو بڑی خوبصورتی سے استعمال کرتا ہے صالحِ محمد۔۔"حافظ صہیب شاہ جیسے اس کے اندر کی "توڑ پھوڑ کو ایک پل میں جان گئے۔۔

بادل بارش برساتے ہیں ٹوٹی ہوئی مٹی کھیتوں کے سامنے

ٹوٹی ہوئی فصل کے بیج کے بیج نئے پیدا ہونے والے پودوں کو نئی زندگی ملتی ہے۔۔۔"صالح محمد جب تم لگتا ہے کہ تم ٹوٹ چکے ہو تو یہ یقین کر کے کہ خود کو جوڑنے کی کوشش مت کرنا کہ خدا تمھیں کسی بڑی چیز کے لیے "استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔۔

"حافظ صہیب شاہ کی آواز پہ وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔۔۔

پر میں تو ایک دھتکارہ ہوں شخص ہوں نا۔۔۔"پھر اتنی عزت۔۔۔۔۔؟وہ ابھی تک بے یقینوں کی کیفت میں گھرا ہوا تھا۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

کیوں صالح محمد محبت میں دھتکارے ہوئی ہے۔۔۔۔۔غم جاناں کا روگ لگا ہے۔۔۔۔"کھل کہ مسکراتے انھوں نے استفسار کیا۔۔کیونکہ جانتے تھے اس عمر میں زیادہ تر نوجوانوں کو یہ لت لگ جایا کرتی ہے تب ہی وہ " محبت کو پانے کے لیے نمازوں کی پابندی کرنا شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔

نہیں زمانے نے دھتکارہ ہے غم جاناں کا نہیں غم رواں کا روگ لگا ہے۔۔۔"اور مجھے نہیں فرق نہیں پڑتا کہ کون کیسا سوچتا ہے میرے بارے میں۔۔۔۔؟لیکن اتنی عزت تو خوابوں میں بھی تصور نہیں کی تھی۔۔۔

ہمیشہ کی طرح بچوں کی طرح بول رہا تھا اور صہیب عالم کو اس کے اس بچوں والے انداز کو دیکھتے آگے ہوتے اسے اپنی آغوش میں سمیٹا۔۔۔"جب وہ بچوں کی طرح رونے لگا تو انھوں نے پہلی دفعہ اسے رونے دیا۔۔۔۔" "اور پھر اسے اٹھاتے نماز کی ادائیگی اندر لے گئے۔۔۔

****

اوئے اپنی باجی کو جا کہ بولو۔۔۔۔۔کہ ان کے مجازی خدا کی چائے کا وقت ہوا چاہتا ہے۔۔۔۔"دیوار سے جھانکتے ٹیوشین والے بچوں کو چٹائی پہ زور زور سے ہلتے رٹہ مارتے دیکھ کہ کچن سے برتنوں کی آواز سنتے اس " نے حکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

نورِ حرم جواب شام کے وقت بچوں کو ٹیوشن پڑھاتی تھی دس سے بارہ بچے اس کے پاس پڑھنے کے لیے آتے تھے

"یہ بچے آج تقریباً دس بعد اس نے دیکھے تھے وہ گھر ہوتا تو اسے کچھ خبر ہوتی نہ۔۔۔

مانی بھائی آپ کو کسی نے تمیز نہیں سکھائی بات کرنے کی۔۔۔۔ مطلب کوئی سنیس ہوتی ہے بات کرنے کی

"۔۔۔آپ کو ذرا بھی نہیں ہے اور دوسرا اپنے لچھن دیکھ لیں خود۔۔۔۔

اور تیسرا ہم یہاں لگڑیاں مارنے کے لیے نہیں پڑھنے آتے ہیں۔۔۔جواب ایک دس سالہ بچے کی جانب سے آیا تھا

"جو شکل سے ہی تیز لگ رہا تھا۔۔۔

"اوئے بات سن تو۔۔۔۔۔۔ مسٹر چپیس کی اولاد بات سن تو میری۔۔۔۔

پاکستان کی تین مشہور ملیں ہیں

"شوگر مل، کاٹن مل، اور سب سے مشہور مل تو مجھے ذرا باہر مل۔۔۔۔۔

پتر تو بھی ذرا باہر گلی میں مجھے مل۔۔۔میں تیری ساری سینس ناک کے ذریعے نکالوں گا۔۔۔"وہ اس کے لفظوں سے تپتا سلگتا آنکھیں نکالتا بولا۔۔۔

"تم میرے بچوں کو ڈرا دھمکا نہیں سکتے نشئی انسان۔۔۔

نورِ حرم جو کب سے اسکی بکواس سن رہی تھی گیلے چہرے کو ڈوپٹے سے صاف کرتی کچن سے باہر نکلتی تڑاخ کر کے بولی۔۔۔"وہ جو اس نشئی انسان کی غیر موجودگی پہ حیران تھی آج پھر کئی دنوں بعد اسکی بکواس سنتی بیزار ہو گئی۔۔۔

خبردار مسسز۔۔۔"جو تم نے ان فتنے نما کارٹونوں کو اپنے بچے کہا۔۔۔"معزز مسسز اگر اپنے بچوں کا اتنا ہی شوق ہے نا تو شادی کے لیے مجھ سے رابطہ کریں اور پائیں ڈھیر سارے رنگ برنگے ہر کوالٹی کے بچے۔۔۔

"وہ یہ کہتا دیوار سے کودتا ان کے صحن میں قدم رکھ چکا تھا۔

اس کی بات سن کہ نورِ حرم نے چٹائی پہ بیٹھے بچوں کو اپنی جانب متوجہ دیکھا تو خطرناک ارادے سے اسکی جانب بڑھتی چپل اتار چکی تھی۔۔۔

Epi # 9

اس کی بات سن کہ نورِ حرم نے چٹائی پہ بیٹھے بچوں کو اپنی جانب متوجہ دیکھا تو خطرناک ارادے سے اسکی جانب بڑھتی چپل اتار چکی تھی۔۔۔۔"

شرم آنی چاہیے تمھیں بدتمیز انسان۔۔۔۔"وہ اس پہ گرجتے برستے ہوئے بولی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ مانی کا سر پھاڑ دے

شرم ہم سے شرمائے۔۔۔۔"وہ یہ کہتا قہقہ لگا کہ بے ڈھنگا سا ہنسا۔۔"تو وہ پھر سے تپ گئی تھی۔۔

ایک منٹ کے اندر اندر نکلو میرے گھر سے۔۔۔۔"وہ چپل اتارتی اس کی طرف بڑی جو بڑی شان سے کسی حاتم طائی کی طرح ٹانگ پہ ٹانگ چڑا کہ بیٹھ گی چہرے پہ ازل سے سجی مسکراہٹ تھی وہ ہی مسکراہٹ جس سے نورِ حرم کو نفرت تھی _____"

اس کا بس چلتا تو وہ اس کے چہرے سے مسکراہٹ تک چھین لیتی مگر وہ خبیث کہاں اپنی مسکراہٹ چھننے دیتا تھا..."

ادھر آؤ مسٹنڈے۔۔۔۔"میں ذرا تم سے تمھاری ذہانت کا امتحان لوں۔۔۔۔یہ کہتے جُھک کہ اس نے زین کے ہاتھوں سے کتاب چھین لی۔۔۔"نورِ حرم کی موجودگی کو تو اس نے سرے سے نظرانداز کر دیا اب ٹیوشین

والے بچے سہمے ہوئے بیٹھے تھے جانتے تھے اس شیطان کے سردار کے ہاتھوں ان کی شامت آچکی ہے مانی سبق سنتا جو بھول جاتا اسے پیچھے سے پشت پہ رکھ تھپڑ لگاتے وہ سارے اب سہمے ہوئے بھیگے بلے کی طرح بیٹھے تھے ۔۔۔نورِ حرم جو ضبط کے پہرے بیٹھائے بیٹھی تھی اب اس کا ضبط جواب دے چکا تھا۔۔

تم ان کا امتحان نہ لو۔۔بلکہ اپنے گریباں میں جھانک کہ دیکھو۔۔۔"وہ غصے سے جلے پیر کا ٹتی تلخی سے بولی

"۔۔۔

اور تم بھی ان کی ماں مت بنو۔۔۔۔جاؤ میرے لیے چائے لے کہ آؤ۔۔۔وہ بھی ترنت اس کی بات کا جواب دیتا

"اسکا پارہ ہائی کر گیا۔۔۔

"آج چائے صرف دو کپ ہی بنائے تھے۔۔۔نورِ حرم نے یہ کہتے جان چھڑوانی چاہی۔۔۔

" ٹھیک ہے یعنی پھر آج رات میرا پڑاؤ یہی پر ہے۔۔۔وہ سکون سے کہتا اس کا سکون برباد کر گیا تھا۔۔۔

وہ تنک کہ " گھٹیا انسان چائے تو میں تمھیں بنا دوں گی کیونکہ مجھے تم یہاں بیٹھے ہوئے زہر لگ رہے ہو۔۔۔

اٹھ کہ یہ کہتی کچن کی جانب بڑھ گئی کہ روز کی طرح چائے دے کہ اسے جان چھڑوا لے گی اور اس کے جانے

"کے بعد سکون سے ان سب کو پڑھائے گی۔۔۔۔

اوئے جاؤسب چھٹی کرواور موجیں مارو۔۔۔وہ آہستگی سے جھک کر سرگوشی سے گیٹ کی طرف اشارہ کرتا انھیں آزادی کی نوید سنا گیا۔۔"خاموشی سے ایک ایک کو رخصت کرتے اس نے نورِ حرم کو ہوا تک نہ لگنے دی ان بغیرتیوں میں تو وہ شرع سے ماہر تھا۔۔۔"

نورِ حرم کچن میں کھڑے ہو کہ نخوت سے سر جھٹکتے چائے بنا رہی تھی اس نے سلنڈر آن کیا تو گیس کی آواز کے ساتھ غیر معمولی سی آواز سنائی دی۔۔۔اسے ڈر تھا کہ کئی کچھ گڑبڑ ہی ہو ہی نہ جائے ویسے بھی کچھ دیر پہلے بھی اس نے ڈر ڈر کہ چائے بنائی تھی۔۔"

وہ نیچے بیٹھ کہ ریگولیٹر کو سیٹ کرنے لگی کچھ دیر بعد وہ اس یقین سے اٹھی کہ ٹھیک ہو گیا ہے تو وہ جلدی سے چائے دے کہ اسے یہاں سے بھگائے۔۔۔"

آئندہ چائے پینی ہو تو سامان ساتھ لے کہ آنا میرے مرحوم باپ کا اتنا بینک بیلنس نہیں ہے کہ میں روز نواب صاحب چائے کا انتظام کروں۔۔۔"

اس نے بلند آواز میں کہا صحن میں غیر معمولی سناٹا سا ہوتے دیکھ کہ اس کے ذہن میں کچھ کھٹکا ہوا تو کھڑکی سے جھانک کہ صحن کو خالی دیکھ کہ اس نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔"

مانی کی یہ حرکت دیکھ کہ اسے لگا کہ اس کا سر پھٹ جائے گا۔۔۔اس سے پہلے وہ باہر نکلتی جب اس کو کچن کے دروازے پہ اس کو اپنی جانب تکتا پایا۔۔"اور اس کی نگاہوں میں ہمیشہ کی طرح بے غیرتی ہی دکھائی دے رہی تھی"۔۔۔

نورِ حرم بازیرک لڑکی تھی عقل ودانش مندی اور فراست تو اس میں کوٹ کوٹ کہ بھری تھی یہ الگ بات تھی کہ وہ اس شخص کے سامنے ہی خود پر سے قابو کھوئے بد تمیز بن جایا کرتی تھی۔۔۔

ابھی بھی عقل مندی سے کام لیتے اس نے گیس آن کی اور چائے سلنڈر پہ رکھی۔۔۔دل ہی دل میں وہ اس سے "بہت خوفزدہ تھی مگر بظاہر بہادری دکھا کہ نڈر بن رہی تھی۔۔۔

مانی تیزی سے آگے بڑھتا اس کی جانب آیا نورِ حرم اس کے تیور دیکھ کہ پیچھے کو سرکی۔۔۔"اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ کہ اسے محسوس ہوا کہ وہ غلط ارادے سے اس کی جانب بڑھ رہا ہے اماں بھی گھر نہیں تھیں شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے وہ سودا سلف لینے شہر گئی تھیں اور ابھی تک ان کی واپس آنے کے چانسز بالکل نہیں "لگ رہے تھے۔۔

وہ چائے کی پیتلی کو دیکھتی اس کے ارادوں کو دیکھ رہی تھی اسے اب اس شیطان کی ساری کارگردگی سمجھ آنے لگی اس کی نیت میں چھپے فتور کو سوچتی وہ مزید سہم گئی وہ چیخنا چاہتی تھی مگر زبان نے ساتھ ہی نہ دیا پیچھے سے شر "شر کی ہلکی ہلکی آواز سن کہ اسکی ٹانگیں کام کرنا چھوڑ چکی تھیں۔

اس سے پہلے وہ کچھ کرتی ہی جب اسے کسی بھی حرکت کا موقع دیئے بغیر اس نے جھپٹ وہ اسکا ڈوپٹہ اتارنے کی "کوشش میں تھا اور آخر وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

نورِ حرم کا مضبوط دل اس کی گھناونی حرکت پہ کانپ کے رہ گیا تھا اس کا دماغ کرنا چھوڑ گیا تھا اس سے پہلے کہ وہ اپنی عزت و نفوس کا سوچ کہ کوئی چیز اٹھاتی جب اس کو مڑ کہ دیکھا تو اسے گیس سلنڈر کے ساتھ گھلتے دیکھا

جہاں کچھ دیر پہلے ریگولیٹر والی جگہ سے آواز آرہی تھی اب وہاں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے کاٹن کے ڈوپٹہ سے آگ نہیں بجُی الٹاس کا ڈوپٹہ جل گیا جس سے اس کے ہاتھ بھی ہلکے ہلکے جھلس گئے اس نے تیزی سے اسے کلائی سے پکڑ کہ باہر کی جانب دھکا دیا تو وہ نیچے گرتے گرتے بچی وہ سہمی ہوئی اس کی کاروئی دیکھ رہی تھی جو باہر برآمدے کی چرپائی سے بڑی چادر اتارتے پھر سے کچن کی جانب بھاگا کانپتے وجود کے ساتھ وہ کچن کو "آرزدہ نظروں سے دیکھنے لگی اسے لگا تھا اب موت یقینی ہے۔۔۔

وہ اس کو برآمدے میں ہی کھڑی دیکھ رہی تھی اس نے اب چادر کو سلنڈر کہ اوپر رکھ کہ زور سے دباؤ ڈالا چادر "کے بھاری پن اور اس کی اناڑی پن کی وجہ سے آگ کے شعلے یکدم ہی بجھ گئے۔۔

وہ بظاہر اونچا لمبا مگر گھٹیا مرد سلنڈر کے پھٹنے سے پہلے ہی اس آفات پہ قابو پا چکا تھا نورِ حرم گرنے والے انداز پہ "چرپائی پہ بیٹھی تھی۔۔۔

تمھاری چائے تو سے اچھا تھا کہ میں باہر ہی کوئی سوٹا لگا لیتا۔۔۔" یہ کہتے کچھ دیر پہلے ماحول کا اثر زائل کرنے کی "کوشش کرتا باہر نکلا تو اسے چارپائی پہ بیٹھے گہرے گہرے سانس لیتے دیکھ کہ ہنس کہ بولا۔۔

مسسز تمھاراڈوپٹہ جل گیاہےاس کے ہاتھ میں نورِ حرم کاگلابی رنگ کاجلاہواڈوپٹہ تھا۔۔۔"دوسری جانب اسے اپنی ہوش ہوتی توکوئی جواب دیتی نہ۔۔۔۔"یہ دوسری باراس کے ساتھ ایساکام ہواتھااور دوسری بار بچانے والا بھی وہ غلیظ انسان تھا۔۔۔

مسسز۔۔۔۔کیااتنی ہی بہادر ہو تم۔۔۔۔؟مانی یہ کہتے اس کے پاس آبیٹھا۔۔"اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کہ "ہنس کہ کہتے چرپائی پہ بیٹھ گیا۔۔۔

دفعہ ہوجاؤ یہاں سے۔۔۔تم یہ سب تمھاری وجہ سے ہواہے۔۔۔"نہ تم مجھے چائے بنانے کا کہتااور نہ یہ سب ہوتا۔۔۔"وہ اس کواپنے سے کچھ فاصلے پہ بیٹھادیکھ کہ

" اسے پیچھے دکھیلتے اپنے ازلی سرد رویے سے بولی۔۔۔

ہواکیاہے مدھو مکھی۔۔۔ہر وقت مرنے مارنے کے لیے ہی تیار کیوں رہتی ہو کبھی پیار کے الفاظ ہی استعمال "کرلیاکرو۔۔۔؟اپنے دانتوں کی نمائش کرتے اس نے کھی کھی کرتے پوچھا۔۔۔

تم۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔میں کسی دن تمھاراکام تمام کردوں گی۔۔۔"وہ ایک ہاتھ سے اس کا گریبان پکڑتے " دوسرے ہاتھ سے اسکے بالوں کو کھینچتی بپھر کہ بولی۔۔۔

کرتودیاہے مسسز۔۔۔۔"اسے بغیرڈوپٹے کے اپنے قریب بیٹھادیکھ کہ اس کے دلکش روپ کواپنی غلیظ نظروں میں سماتے وہ چھچھورپن کی انتہا کرتے بولا۔۔۔ "

چیپ ڈفرٹھر کی انسان۔۔۔۔وہ ہڑبڑاکہ اسے دور ہوتے اس کی گہری بے باک نظروں کواپنے اوپر جمے دیکھ ہڑبڑاکہ چھوڑتی خود کو لعنت ملامت کرتی کمرے میں گھس کہ دروازہ اندر سے لاک کرلیاوہ جانتی تھی کہ مایوس ہوکہ خود بخود چلا جائے گا۔۔"

اس کے جانے کے بعد پیچھے مانی پھر سے کچن میں جاتے جگاڑ لگاکہ سلنڈر کو ٹھیک کرنے لگا۔۔۔"کچھ دیر بعد مکمل تحقیق کے بعد وہ اسے ٹھیک کرکے ہی اٹھا۔۔۔"

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ مغرب کی نماز ادا کرکے کہ آئی تو وہ خالی چرپائی کو دیکھا وہ گہرا سانس بھرتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔"

اور کچن پہ نگاہ پڑتے ہی سلنڈر پہ پرانے ریگولیٹر کی جگہ نئے ریگولٹر کو فٹ دیکھ کہ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی وہ اس کی جگاڑ کی دل ہی دل میں قائل ہوگئی گیس کی بو تو آرہی تھی وہ دل میں خدشات لیے اس نے گیس آن کی تو اب گیس بنا آواز کیے نارمل چل رہی تھی۔

❤❤❤❤

نورِ حرم آسماں کہ تاروں کو خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی تین بجے کا وقت تھا وہ چاندنی رات کو غور و فکر سے دیکھنے کے لیے شروع سے ہی شیدائی تھی

چاندنی رات اور آسمان پہ جگمگاتے تارے دیکھنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔۔

تہجد ادا کر کے وہ چارپائی پہ لیٹی ہوئی تھی آج تو روح کے اندر تک گہری یاسیت کا ڈیرا تھا اس لیے خالی ذہن سے آسمان کو دیکھ رہی تھی دوسری طرف چارپائی پہ اماں دنیا جہاں سے بے خبر کوئی دوا لیے گہری نیند کی آغوش میں تھیں۔۔

وہ کروٹ لیے ایک نظر ماں کے پر سکون چہرے کو دیکھتے پھر سے آسماں پہ نظریں جما گئی آج جیسے دل اندر سے خالی تھی ویسے بھی اسکی زندگی کے شب و روز ویران اجاڑ گزرتے تھے ہر روز مشین کی طرح کام انجام دینا ۔۔۔اماں صبح کی صحت کے سبب وہ سارے کام خود کر کے سکول پڑھانے جاتی، واپسی پہ گھر کے چھوٹے موٹے کام بچوں کو ٹیوشین بس یہ ہی زندگی کا حصہ تھا۔۔

مانی توبس اسکا کاغزی حد تک ہمسفر تھا اس سے زیادہ خیال و تسلی کا رشتہ نور حرم نے خود ہی نہیں رکھا۔۔۔وہ جانتی تھی کہ مانی کس فطرت کا مالک ہے۔۔ویسے تو ہر روز ہی وہ اپنی بے تکی باتوں کے سبب غصہ دلا دیتا۔۔۔" اور وہ ہر روز بک بک سن بھی لیتی تھی مگر اس شخص کے لیے اس کے دل میں احساس کا جذبہ تک نہ تھا اس سے نکاح سے پہلے وہ اتنی تلخ کبھی نہیں ہوا کرتی تھی وہ بہت گم گو تھی لہجے میں متانت صاف نظر آتی۔۔"مانی سے نکاح کے بعد ہی یہ کڑاوہٹ اس کے لہجے میں گھل گئی حالات اور واقعات نے اسے بالکل ہی بد تمیز بنا دیا ۔۔۔۔"

تنہائی میں بس وہ یہ ہی سوچتی کہ وہ ابا کہ مرنے کے بعد حالات کی چکی میں پس کہ جبر کا شکار ہو گئی تھی اسے بس ایک ہی ہوتا کہ اگر بابا حیات ہوتے تو اس کی زندگی تو کم از کم سہل ہوتی۔۔۔"اب تو زندگی میں مشکلات ہی مشکلات تھیں بجلی کا بل،اماں کی دوائیوں پہ اچھا بھلا خرچ ہو جاتا مگر پھر بھی وہ ہمت و صبر سے گھر کو چلا رہی تھی بغیر ماسٹر صاحب کی سپورٹ کے۔۔۔"

وہ سوچتی تھی اگر بابا چرپائی پہ بھی ہوتے تو کم از کم اس کے پاس باپ کا سہارا ہوتا۔۔۔اگر وہ تھک جاتی تو ان کی گود میں سر رکھ کہ اپنی زندگی کی مشکلات بتادیا کرتی تو وہ اس کی ہمت باندھوادیا کرتے۔۔۔"اگر اس کے بابا ہوتے تو تایا ابا اس کی زندگی کا فیصلہ نہ کرتے۔۔۔اپنے نکمے بیٹے کا نام اس کے ساتھ ہر گز نہ لگاتے

بیٹیوں کی زندگی میں ماں باپ کا ہونا بہت ضروری ہے ماں باپ کا بیٹی کی زندگی میں ہونا ایسے ہی اہم ہے جیسے روح جسم میں۔۔"روح کے بغیر تو جسم پھر قبر کے لیے ہی رہ جاتا ہے

بیمار ہی سہی مگر باپ کا نام اور تحفظ ہی سر پہ ہوتا

باپ تو زندگی کا ایک مضبوط درخت ہے جس کے سائے سے اولاد ٹھنڈک اور راحت بھری زندگی گزارتی لیکن اب تو زندگی جینے کے لیے صرف سوچیں ہی رہ گئیں تھی

وہ فرسٹ ائیر کی سٹوڈنٹ تھی اس کے ابا اچھا بھلے تھے وہ ریٹائر پنشر تھے گھر پہ آرام و سکون کی زندگی گزر رہی تھی ایک دن کھانا کھاتے ہوئے اچانک سے بائیں سائیڈ کو مسلنے لگے دل کا لے در پہ جانبر دار نہ رکھ سکے اور زندگی کی بازی ہار گئے بابا کے جانے کے بعد اس نے خود کو خود تک محدود کر لیا ہے بابا کے جانے بعد وہ حالت سے لڑنے والی مضبوط دل لڑکی بن چکی تھیں یہ نہیں تھا کہ چاچو اسے پیار نہیں کرتے تھے وہ جانتی تھی وہ ان کا

محافظ بن کہ خیال رکھتے۔۔۔مانی کی بری عادتوں کی وجہ سے اب تک اس کی عزت سلامت تھیں تو وہ صرف اس بات کی چاچو کی مشکور تھی جنھوں نے اسے صیح قابو کیا تھا۔۔۔ مگر پھر اس کا یہ ماننا تھا کہ کوئی دوسرا شخص "اپنی اولاد سے زیادہ نہیں چاہ سکتا۔۔۔"اور اس لیے اس نے کسی سے امیدیں وابستہ بھی نہیں کیں تھیں۔۔۔

وہ ان ہی سوچوں میں محو تھی جب دوسرے گاؤں سے آتی پر سوز اذان کو سنتی ہمیشہ کی طرح سر پہ ڈوپٹہ کرتی چرپائی سے اٹھتی سیڑھیوں پہ بیٹھ گئی اسے فجر کی اذان سکون دیتی تھی اذان کی آواز سننا تو اسکا معمول تھا اور اس انجان شخص کی آواز میں تاثیر ہی اتنی ہوتی کہ نور حرم کے جسم میں سنسی سی پھیل جاتی تھی اب یہ آواز اس کی پہچان بن چکی تھی اسکا معمول تھا کہ اذان مکمل ہوتے ہی وہ کلمہ پڑھ کہ کمرے میں جا کہ نماز ادا کرتی۔۔۔اور آج تیسرے چوتھے دن سے نعت کے اشعار بھی پڑھے جاتے وہ جو بھی شخص تھا نور حرم نماز ادا کر کے قرآن پاک کو سینے سے لگائے سیڑھیوں پہ بیٹھ جاتی اس شخص کی نعت سن بعد کہ وہ تلاوت کا آغاز کیا کرتی۔۔۔"ابھی نماز ادا کر کے وہ واپس آئی تو مسجد سے مخصوص نعت پڑھنے کی مدھم مدھم آواز آئی۔۔۔سحر کی جامد خاموشی میں "آواز نورِ حرم کے دل میں سرور پیدا کر دیتی۔۔۔

مر کہ اپنی ہی اداؤں پہ امر ہو جاؤں

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اُن کی دہلیز کے قابل میں اگر ہو جاؤں

اُن کی راہوں پہ مجھے اتنا چلانا یارب

کہ سفر کرتے ہوئے گردِ سفر ہو جاؤں

زندگی نے تو سمندر میں مجھے پھینک دیا

اپنی مُٹھی میں لے لیں تو امر ہو جاؤں

ظفر وارثی کے کلام پڑھتے اُس بندے کی لفظوں میں پہنچتی انتہا کی تاثیر تھا اس کے ایک ایک بول میں رسول ﷺ کے لیے محبت و شدت تھی نور حرم آنکھیں بند کیے

"ان لفظوں کو خود دل میں اتار رہی تھی سحر کا یہ وقت اسے انتہا کا سکون فراہم کرتا تھا۔۔۔

*****

فضا میں دھیرے دھیرے سرمئی پن چھا رہا تھا لیکن ابھی بھی شام کا سنہری پن مکمل اپنے عروج پہ تھا افق پہ چمکتا آفتاب دھیرے دھیرے مغرب کی طرف راونگی کی میں تھا۔۔۔

ماسٹر جی احتیاط اور آہستگی سے موٹر سائیکل چلاتے گھر کی جانب روانہ تھے یہ گاؤں کی حدود سے نکلتے ہی شہری آبادی پہ بنیں مختلف قسم کی ورکر شاپ تھیں

جہاں ایک ہی لائن پہ بنے مختلف اشیا کی ریپئر کی دکانیں تھی یہ ہی گاڑیوں کا گیراج بھی وقوع پذیر تھا ساتھ میں ویلڈنگ کا کام بھی سستا معیاری اور تسلی بخش کیا جاتا تھا۔۔

چھوٹی چھوٹی عمر کے بچے مجبوری کے ہاتھوں تنگ کئی گاڑی صاف کر رہے تھے تو کئی گاڑیوں کے ماسٹر کے پاس بیٹھے مستقبل اچھے ورکر بننے کے لیے ٹریننگ لے رہے تھے بچوں کے چہروں سے غربت کا صاف اندازہ لگایا

جاسکتا تھا کہ وہ زندگی کہ ہاتھوں کتنے ستائے ہوئے ہوئے تھے شکل سولہ سترہ برس کے معلوم ہورہے تھے مگر چہرے پہ وقت سے پہلے تھکن اور سمجھ داری کا عکس تھا جہاں کہیوں کے چہروں پہ دکھ کی اک گہری داستاں درج تھی۔۔

اس کے برعکس پلازہ کے عین سامنے رفیق چوان کا اڈہ تھا جہاں دکانوں کے چوکھٹ کے ساتھ بنے سمینٹ کے ٹھڑوں پہ نشئی اور موالیوں اور چھڑے چھانٹ جن کو غلط کاموں کی لات لگی ہوئی تھی دیگر برائیوں کے علاوہ معماشرتی برائیاں بھی ان میں رچ بس چکی تھیں ایسی برائیاں ان کو شب و روز گھن کی طرح کھاچکی تھیں ویسے تو وہ برائیاں سب کی نظر میں معمولی تھیں فارغ التحصیل گروہ یہاں موجود پایا جاتے تھا ماسٹر صاحب کے لیے یہ منظر کشی روز کا معمول تھی وہ روز یہاں سے گزرتے ہوئے یہ دیکھ کہ افسوس سے سر ہلاتے چلے جاتے ۔۔۔"

آج بھی ان کو قہقے لگاتے دیکھ کہ انھوں نے سر جھٹکا تو وہاں اپنے صاحبزادے کو ان سب کے ساتھ سگریٹ کے ساتھ سوٹے لگاتے دیکھ کہ دیکھنے لگے جو لمبا کش لگاتا منہ سے نکلتے فضا میں ابھرتے دھواں کو دیکھ کہ قہقے لگا رہا تھا

گھٹنوں تک شلوار کے پائنچے کو کیے بے غیرتی کیے وہ حدوں کو عبور کر رہا تھا۔یہ منظر ماسٹر جی کے لیے روح فرسا سے تھا انھیں اپنی آنکھوں پہ یقین ہی نہیں آیا۔۔۔"انھوں نے موٹر سائیکل وہاں پہ ہی روک لی تھی

پہلے وہ ایسی حرکت نہیں کرتا تھا مگر آج دوسری بار اس کو یہ حرکت کرتے دیکھ کرتے دیکھ کہ ان کا دل کیا کہ اس کا وہ حال کریں کہ وہ ساری زندگی یاد رکھے۔۔۔"وہ تو سمجھے تھے کہ وہ ان کی مار کھا کہ سدھر گیا پہلے انھیں کسی حد تک یقین تھا کہ وہ لیکن یہاں تو الٹا اثر دکھائی دے رہا تھا وہ سلجھنے کی بجائے الٹا بگڑا ہوا دکھائی تھا۔۔

مگر اب اُن کا قد تو اس سے اونچا تھا دوسرا اپنی عزت کو بیچ چوک میں بدنام کرنے سے ڈرتے تھے اس کا ایک بار پھر سے قہقہ سن کہ ضبط کیا گیا آنسوؤں ان کی آنکھوں سے نکلا آنسوؤ کو صاف کرتے وہ گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔۔

گھر آئے تو کچھ تنے ہوئے چہرے کے ساتھ زارا بیگم کو سلام کا جواب دیئے بغیر مانی کے کمرے میں گھس گئے

"۔۔۔

ماسٹر جی۔۔۔ماسٹر جی۔۔۔کیا ہوا ہے آپ اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں خیریت تو ہے۔۔؟

ماسٹر جی ان کی کوئی بات کا جواب دیئے بغیر۔۔ان کی پریشانی اور تشویش کو نظر انداز کیے مانی کے کمرے میں گھستے

"الماری کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

"بتائیں توسہی ہوا کیا ہے۔۔۔؟وہ ان کے تاثرات دیکھ کہ آگے بڑھیں تھیں۔۔۔

اس کی الماری کی تلاشی لیتے انھیں دراز سے کوئی چیز نہیں ملی پھر انھوں نے اس کے کپڑوں کو الٹ پلٹ کہ دیکھا توایک شرٹ میں انھیں تہہ شدہ پیکٹ ملا انھوں نے تشویش سے کھول کہ دیکھا تو جابجا سگریٹ انج "کیشن، ہیر "وئن،افیو"ن،چرس جیسی چیزیں اس میں شامل تھیں یہ دیکھ ان کے دل میں اک درد سا اٹھا مطلب جس اولاد کے لیے اپنی زندگی قربان کر دی اس اولاد کو ان غلط کاموں کی لت لگ چکی تھی آج وہ جان چکے تھے کہ برائی ان کے بیٹے کی رگ رگ میں سرائیت کر چکی ہے۔۔۔"آج انھیں اپنی عمر بھر کی ریاضیت خاک میں ملتی نظر آرہی تھی۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

دیکھ لو اپنے بیٹے کے کرتوت۔۔۔۔۔"میں نے سمجھا تھا وہ غلط کاموں سے باز آچکا ہے۔۔۔"وہ شکستہ سے انھیں "چیزیں تمھا کہ یہ کہتے بجتے دل سے باہر چلے گئے۔۔۔۔

پیچھے زارا بیگم ان چیزوں کو دیکھنے لگ پڑیں جو ماسٹر صاحب انھیں تمھا کہ گئے ان کی آنکھوں سے آنسو سے نکل پڑیں۔۔۔وہ تو سوچتی تھیں کہ ماسٹر صاحب کی مار کی وجہ سے وہ سدھر چکا ہے انھیں سب سے زیادہ پیار بھی مانی سے تھا جو ان کا لاڈلا اور جان سے پیارا بیٹا تھا انھیں لگتا تھا کہ جان بوجھ کہ اپنے ابا کو تنگ کرنے

کے لیے ایسی حرکتیں کرتا ہے مگر آج یہ سب دیکھ کہ انھیں حقیقاً بہت دکھ ہوا وہ جان چکی تھیں کہ ان کا بیٹا ان کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے آج انھیں علم ہو چکا تھا کہ ان کا بیٹا ان کے ہاتھوں سے نکل چکا تھا۔۔

وہ پریشانی کے عالم میں سر ہاتھوں میں تھام چکی تھیں وہ سمجھتی تھیں کہ ماسٹر صاحبہ مانی پہ بے وجہ سختی کرتے ہیں لیکن آج انھیں لگا کہ ماسٹر صاحب سچ کہتے ہیں کہ اولاد اور دولت انسان کے لیے اصل آزمائش ہیں مانی کی یہ حرکت تبی ان کے دل میں لگیں کہ وہ سر پہ ڈوپٹے لپیٹیں چارپائی پہ جا لیٹیں تھیں اب وہ مانی کے آنے کا انتظار میں تھیں۔۔۔

علیزے نے ماں کو دیکھا تو مانی سے شدت سے نفرت ہوئی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🖤🖤🖤🖤

کیپٹن آپ کو پتہ ہے مجھے آپ کے اس شاندار گھر میں سب سے زیادہ کیا چیز اچھی لگتی ہے۔۔۔؟ کاؤچ پہ بیٹھے اس کو کتاب کا مطالعہ کرتے دیکھ کہ زندہ دلی سے بولی پچھلے دن پہلے والی تلخی کا اثر زائل تھا آج وہ کتاب لینے کے بہانے اس کی لائبریری دیکھنے آئی تھی اور شاید اس بنا پہ ہی وہ اب اس کے روم میں تھی۔۔

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

ارمغان عالم جس کو تقریباًڈیڑھ مہینے بعد آج سکون نصیب ہواوہ بری طرح کتاب کی ورق گردانی میں مصروف تھاوہ جب بھی فارغ ہوتاتو دماغ کو سکون دینے کے لیے لائبریری میں بیٹھ کہ کتابیں پڑھنااسکاپسندیدہ ترین آرٹ تھاوہ دوست رکھنے کے معاملے میں بہت کنجوس تھااس کا یہ ماننا تھاکہ کتابوں سے دوستی رکھنے والے گمراہی سے بچے رہتے ہیں۔۔

رفیق کنج تنہائی کتابِ است

فروغ صبح دانائی کتابِ است

"کن خیالوں میں گم ہیں آپ کیپٹن غنی۔۔۔"وہ اسکو تخیل میں کھوتے ہوئے دیکھ کہ بولی۔۔۔

جی کیا کہہ رہی تھیں آپ۔۔۔؟اس کو نان سٹاپ بولتے دیکھ کہ اس کی جانب متوجہ ہوا جس کی موجودگی کو وہ سرے سے فراموش کر چکا تھا۔۔

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اسکا "میں آپ کو یہ بتانے والی تھی کہ مجھے آپکی یہ لائبریری بہت اچھی لگتی ہے۔۔۔ دماغ کھا رہی تھی اور یہ پہلی بار تھی جب وہ اس کے کمرے میں موجود تھی اور اس نے اپنی سخت اصولوں کے اس لڑکی کو پٹر پٹر بولتا دیکھ رہا تھا اس نے سر اٹھائے ایک سنجیدہ سی نگاہ اٹھا کہ "باوجود کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔ اسے دیکھا اور پھر سے مصروف ہو چکا تھا اس کو پھر سے کتاب میں غرق ہوتے دیکھ کہ وہ شیلف کی جانب مڑتی خواب کی کیفت میں سب کچھ دیکھنے لگ پڑی۔۔

اس کی لائبریئری میں موجود باذوق کتابوں کو دیکھ کہ ہواؤں میں اڑتی پھر رہی تھی۔۔

کتابیں پڑھنا تو اس خطبی لڑکی کا جنون تھا وہ خواب کی کیفیت میں سب اس کے عظیم الشّان لائبریئری کو دیکھ رہی تھی شیلف پہ پڑی وہ ہر موضوع کی کتابوں کو دیکھ کہ اسے لگا کہ اس کی بے جان جسم میں جاندار روح کا گزر ہوا ہو۔۔۔"

تاریخی،ادبی،دینی،اصلاحی ہر قسم کی کتابوں کا ذخیرہ تھا لٹریچر کی تو ویسے بھی دلدادہ تھا مشہور انگلش ناول ایک جانب سلیقے سے شیلف پہ موجود تھے وہ سب کو الٹ پلٹ کہ ان کی سوندھی مہک کو سانس میں سمارہی تھی

"---

ویسے آپ یہ اپنا بک بیلنس مجھے کتنے میں میں سیل کریں گے۔۔۔؟اس نے جوش سے پوچھا تو اس کے چہرے پہ بل پڑ گئے۔۔۔"

"خبردار آپ نے میرے کتب خانے کی طرح ٹیڑھی نگاہ سے بھی دیکھا بھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔

اس کی طرف دیکھ کہ کہا جو اس کی بات سنتی جان بوجھ کہ الٹی سیدھی ٹیڑھی نگاہیں کیے دیکھنے لگ پڑی ۔۔۔جس سے کیپٹن ارمغان کے عنابی لبوں تلے ناچاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ پھیل گئی تھی

Epi # 10

غان عالم کے چہرے پہ مسکراہٹ لانے والی پہلی لڑکی تھی وہ دن اُسے آج بھی نہیں بھولتا تھا جب پہلی دفعہ وہ لڑکی اپنی معصومیت کی وجہ سے اس کے سنجیدہ چہرے پہ مسکراہٹ بکھیر گئی۔۔

یہ آج سے تقریباً چار پانچ سال پہلے کی بات تھی جب وہ نیا نیا آرمی میں بھرتی ہوا تھا اس وقت وہ چھوٹے رینک کا سپاہی تھا ان دنوں وہ ایک اے_پی_ایس سکول کے باہر ڈیوٹی پہ تھا۔۔۔

یہ کالج آرمی آفیسر کی جانب سے خواتین کا ادارہ تھا جہاں بڑے بڑے آفیسر کی صاحبزادیاں زیرِ تعلیم تھیں

چلچلاتی گرمیوں کے دن تھے سورج مکمل اپنے جوبن پہ تھا وہ دھوپ میں کھڑا لڑکیوں کے کالج سے فاصلے پہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہا تھا کیونکہ بڑھتے کرائم کے پیشِ نظر یہاں وارداتیں بڑھتی جا رہی تھیں کئی نوجوان لڑکیاں غائب ہو چکی تھی لڑکیوں کو غائب کروا کہ آفیسر کو بلیک میل کیا جاتا۔۔۔۔

اس لیے حفاظت کے لیے یہاں آرمی کی اک بھاری نفری مقرر کی گئی جو تقریباً گئی اے۔۔پی۔۔ایس سکول اور کالجوں سے کچھ فاصلوں پہ مقرر کی گئی۔۔۔

کالج سے چھٹی ہوئی تو سب لڑکیاں آرمی وین پہ ڈرائیور پہ بیٹھ کہ روانہ ہو رہی تھیں ایمن فاروقی باہر نکلی تو اس کا ڈرائیور ہمیشہ کی طرح غائب تھا چوکیدار نے اسے باہر جانے سے منع کیا لیکن وہ اپنی ضدی طبعیت کے برعکس ان سے لڑتی جھگڑتی گیٹ سے باہر نکلی تھی

"تو درختوں کے نیچے بیٹھے دو اوباش لڑکے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

"_____ اے قاتل حسنیہ

لونگ ڈرائیو پہ چلو گی_____"وہ لڑکے دانت نکالتے اسے دیکھ کہ بلند آواز میں چھیڑنے لگے وہ بظاہر تو بہادر بنتی ان کو آنکھیں نکال کہ آگے جانے لگی مگر دل ہی دل میں ڈرتی تیز تیز چلنے لگی وہ بہت خوفزدہ ہو گئی تھی وہ ابھی مزید خوفزدہ ہو کہ بھاگتی جب اس کی نظر ایک آرمی آفیسر والے پڑی جس کی اس کی جانب پشت تھی امید "کا دامن تھامے وہ خوشی سے اسکی جانب بڑھ گئی۔۔۔

بات سنیں____؟اس نے اس لڑکے کو مخاطب کیا جو آرمی یونیفارم میں ملبوس تھا شکل سے وہ اکیس بائیس سال کا لگ رہا تھا۔۔

"_____جی فرمایئے۔۔۔صنف نازک کی باریک سی آواز پہ کیپٹن ارمغان عالم نے مڑتے سنجیدگی سے پوچھا وہ وہاں لڑکے مجھے تنگ کر رہے تھے۔۔۔سرخ وسفید چہرے والی لڑکی کالج یونیفارم پہنے ہاتھ میں کچھ کتابیں پکڑے سر پہ بلیک حجاب اوڑھے وہ لڑکی کیپٹن ارمغان کو کچھ گھبرائی سی لگی جو شکل سے محض سترہ اٹھارہ سال "_____کی معلوم ہو رہی تھی

"____ تو میں کیا کروں محترمہ۔۔۔؟اس نے کندھے اچکاتے اجنبیت سے کہا

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

جائیں اوران لڑکوں کے ہوش "____ تو بات بالکل سمپل سی ہے میں اس قوم کی عزت ہوں اور آپ محافظ

"____ ٹھکانے لگا کہ آئیں

اس کی پٹر پٹر سنتے ہلکے سے مسکراتاان لڑکوں کی جانب بڑھا تھا جس نے اس نے اس محافظ کی قوم کی عزت کو

چھیڑا تھاوہ اس کی بتائی گئی جگہ پہ گیا تو وہاں کوئی نہیں تھا____"وہ جان گیا تھا کہ کہ وہ محض اوباش لڑکے

"____ لڑکیوں کو متاثر کرنے یہ سب کچھ کرتے تھے

"____ پیچھے کھڑی ایمن فاروقی اس شہزادے کو مسکرا کہ اس کو دیکھنے لگ پڑی

"_____ اب کیامسئلہ ہے آپکو محترمہ

کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو جہاں وہ اسے چھوڑ کہ گیا وہاں سے کچھ دور گھنے سایہ دار درخت کی نیچے کھڑا پایا تو آہستہ

"_____ آہستہ سے چلتا وہ بھی درخت کے سائے کے نیچے کھڑا ہوتے بھاری و سنجیدہ آواز سے اُسے مخاطب کیا

پہلے تو آپ یہ اپنی آفیسری کا رعب مجھ پہ مت جھاڑیں اور کان کھول کہ سن لیں ایمن فاروقی نام ہے میرا

"_____ محترمہ نہیں

اور دوسری بات ہم پیشے کے لحاظ سے جدی پشتی فوجی ہیں اور آپ ایسے رئیکٹ کر رہے ہیں جیسے میں نے پہلی بار

"_____ آرمی آفیسر کو دیکھا ہے اور دوسری بات مجھے ذرا اپنا سیل دیجئے گا میں نے کال کرنی ہے

وہ آنکھیں جھپکا کہ بولتی اس کی بولتی بند کرنے کی خاطر بولی مگر وہ بھول گئی کہ اس کے مقابل بھی آرمی آفیسر

"کھڑا ہے۔۔۔

سوری محترمہ۔۔۔یوں ڈیوٹی کے دوارن فون استعمال کرنا آلاؤ نہیں ہے_____"آپ کو اگر کوئی مسئلہ ہے تو

"_____ آپ واپس اپنے کالج جائیں اور ان سے رابطہ کریں

آپ بھول رہے ہیں کیپٹن میں اس قوم کی عزت ہوں اور آپ محافظ۔۔۔۔"اپنے مصنوعی آنسوؤں کو رومال سے صاف کرتے اس نے پھر سے یاد دہانی کروائی ایک قسم کا ایموشنل بلیک میل کرنا چاہا"_____

آپ یوں مجھے بلیک میل نہیں کر سکتی_____"مجھے علم ہے میں محافظ ہوں اس قوم کا مگر آپ کا نہیں پتہ۔۔کیا پتہ آپ کا تعلق طا"لبان گروپ سے ہو اور آپ کسی بڑے گینگ کے ساتھ ملی ہوئی ہوں اور کیا پتہ مجھے اکیلا دیکھ کہ لوٹنا چاہ رہی ہوں_____"وہ کیپ کو سر پہ رکھتے اپنی ازلی سنجیدگی سے جان بوجھ کہ بولا حالانکہ با زیرک آفیسر تھا پل میں مجرم کو جان جاتا تھا

واٹ۔۔۔۔۔۔۔"میں معصوم شکل سی آپ کو دہشت گر"د نظر آرہی ہوں_____"حیرت و صدمے کی زیادتی سے منہ کھلا کا کھلا رہ گیا"_____

معذرت محترمہ۔۔۔۔مگر فوجی شکلوں سے دھوکا نہیں کھاتے۔۔۔"آر پار سڑکوں پہ نگاہ ڈواڑتے اس نے بھنویں اچکا کہ کہا۔۔۔۔"

"پھر تو آپ کھانا بھی منہ دھو کہ نہیں کھاتے ہوں گے۔۔۔ایسے ہی گندی شکل سے کھا لیتے ہوں گے۔۔۔۔

"وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپاتے سنجیدگی سے بولتی ارمغان عالم کو لاجواب کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔

اس سے بہتر ہیں کہ آپ کال کر لیں____"اس سے پہلے وہ اس کو دیکھ مزید گوہر افشانی کرتی کہ لب بھینچتے

"ارمغان عالم نے اکتاہٹ سے اپنی پاکٹ سے نوکیا کا فون نکال کہ اس کی جانب کیا۔۔۔

ویسے شکل سے آپ اتنے غریب لگتے تو نہیں ہیں۔۔۔"وہ فون لیتے اچھی خاصی دیر چھوٹے سے بٹنوں والے

"فون کو الٹ پلٹ کرتے ٹیڑھے میڑھے منہ کے زوایے بناتے ہوئے بولی۔۔۔

آپ ایسا کریں یہ فون مجھے دیں اور یہاں سے چلتی بنیں میرا دماغ مت کھائیں۔۔۔"مسلسل اس کو بولتا دیکھ کہ

"وہ تنگ ہی تو آ گیا۔۔۔

نہیں اب ایسی بھی بات نہیں ہے دراصل مجھے یہ چلانا نہیں آتا۔۔۔۔"ایمن فاروقی اب کی بار کچھ جھجھکتے

"_____ہوئے بولی

پتہ نہیں کس سیارے پہ رہ رہی ہیں آپ۔۔۔۔"باتیں تو آپ بہت بڑی بڑی کر رہی ہیں چلانا آپ کو یہ چھاٹا سا

فون نہیں آ رہا۔۔۔

ادھر دیں مجھے۔۔۔اس سے فون لیتے جھنجھلائٹ سے بولا پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ اس کی پٹر پٹر بولتی سن کہ

"تھک گیا تھا۔۔

اس تجربے سے یہ ثابت ہوا کہ میں نہیں آپ سیارے پہ رہے ہیں_____"جن کے پاس یہ چھوٹاسابٹنوں والا فون ہے میں تولیٹسٹ آئی فون یوز کرتی ہوں۔۔۔یہ بات آپ ذہن نشین کرلیں۔۔۔۔"

محترمہ یہ چھوٹاسافون آپ کے محافظوں کی جاب کا حصہ ہے ہم یہاں ڈیوٹی کے لیے کھڑے ہوتے ہیں ناکہ سلفیاں لینے کے یے۔۔۔سواسی پہ گزارہ کریں۔۔۔"

کچھ دیر کے بعد ایمن فاروقی نے نمبر ڈائل کروایاتواس کے فون پہ کیپٹن فاروق کے نام سے وہ نمبر شو ہوا تھا اس کے دماغ میں جلدی سے کلک ہوا لمحے ہزروایں حصے میں وہ پہچان گیا کہ یہ کیپٹن فاروق کی صاحبزادی ہے۔۔۔"

آفیسر_____"انکل مجھے لینے کے لیے آگئے ہیں آپ کا شکریہ میری مدد کے لیے۔۔۔"وہ ابھی کال کے لیے بٹن پریس کرتاجب ایمن فاروقی اس کا شکریہ ادا کرتی کالج کے سامنے کھڑی کرولا کی طرف بڑھ گئی ۔۔۔۔"

آپ کا بھی شکریہ۔۔۔۔میرا ٹائم ویسٹ کرنے کے لیے۔۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتا دل ہی دل میں مخاطب ہوا " ر"ائفل ساتھ لٹکائے وہ مٹر گشت کرنے لگا۔۔۔

قہر برستی گرمی میں بھاری وردی اور بوٹ پہنے۔۔۔وردی کی بقا کی سلامتی ملک و قوم کی عزت و نفوس کے لیے پرُآسائش زندگی کیا سانسیں تک چھوڑنی پڑھتی ہیں ان کے لیے یہ زندگی نہیں موت ہے نفس امارہ کی "موت۔۔۔۔

مشن کے دوارن اپنے آخری سفر کی طرف روانہ ہونے سے کچھ دیر قبل کیپٹن ضیاء مصطفیٰ کے الفاظ اس کے ذہن ... کے پردوں کے تخیل گونجے تھے اور ان چار پانچ سالوں کے صفر میں وہ الفاظ اسے آج تک حفظ تھے

معرفت الٰہی کا مقام پانے کے لیے وطن کے مجاہدوں کو ہر قسم کی ریاضیتوں سے گزرنا پڑتا ہے طبعی موت اور نفس امارہ کی مو"ت میں زمین آسمان کا فرق ہے کیپٹن

طبعی مو"ت میں محض انسان کے جسم اور روح کا تعلق ٹوٹتا ہے ایک مجاہد جب سینہ چھلنی کرواکہ وطن کی بقا کے لیے مر"تا ہے تو سانسیں دم توڑتی ہیں اور دل دھڑکنا بند ہو جاتا ہے ان کی روح عالمِ ارواح کی جانب پرواز کر جاتی ہیں ایسے سپائیوں کو شہیدِ کا نام دیا جاتا ہے

دوسری موت نفسِ امارہ کی مو"ت ہے جو سپائیوں کے نزدیک اصل موت ہے ایک مجاہد جب دنیا کی آرائشوں سے بیگانہ ہو کر اپنے دل کی خواہش کو مارتا ہے ایک مجاہد بس دنیاوی زندگی سے اتنا ہی واسطہ رکھتا ہے کہ بس

جسم اور روح کا رشتہ قائم رہ سکے۔۔۔تو اسے غازی کے نام سے جانا جاتا ہے پھر ان میں شہیدوں اور غازیوں میں فرق نہیں رہتا کیپٹن۔۔۔"

اصل اور مشکل مو"ت نفسِ امارہ کی موت ہے یہ مو"ت قسمت والوں کو ملتی ہے کیپٹن۔۔۔۔۔"اور ان الفاظ میں کیپٹن ارمغان عالم بالکل ڈوب کہ رہ گیا تھا اس کے بعد وہ اپنی زندگی بھول ہی گیا تھا۔۔

****

کچھ لوگ ہمیں بلا نہیں رہے مقصد جان سکتا ہوں۔۔۔"مانی ماں کو دیکھ کہ کہتا دانت نکالتا بولا جو پچھلے دو دن سے اسے بلا تک نہیں رہی تھی اور وہ بھی اوٹ پٹانگ حرکتیں کرتا انھیں اپنی جانب متوجہ کرنے کی بھرپور کوشش میں تھا۔۔۔"

علیزے اسے کہو یہ میری نظروں سے اوجھل ہو جائے۔۔۔"اماں کروٹ بدلتیں منہ پھیر کہ انگلی سے اس کی جانب اشارہ کرتی ناراضگی سے بولیں۔۔۔جب سے انھوں نے اس کے کرتوت دیکھے تھے تب سے وہ اس سے کافی دلبرداشتہ تھیں۔۔۔"

اماں وہ خود سن رہا ہے اگر اس میں شرم ہوتی تو اٹھ جاتا نہ۔۔اور دوسری بات بہرہ ہوتا تو اشاروں کنایوں میں بتا دیتی۔۔۔"وہ آٹا گوندھتے سنجیدگی سے بولی۔۔۔

تم اپنی زبان بند رکھو بل بتھوڑی۔۔۔۔۔"ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا اور میں اپنی اماں سے بات کر رہا ہوں"

"وہ اسے دھمکی دیتا اب اماں کے پاس چرپائی پہ ان کے پاؤں کی جانب بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔ "_____

اماں آپ دشمنوں کی باتوں پہ یقین مت کیا کریں۔۔۔لوگ تو آپ کو مجھ سے بدظن کرنے کی بھرپور کوشش میں لگے ہوئے ہیں لوگ تو ماں اور بیٹے کے مثالی پیار کو دیکھ کہ اپنی جلن نکالے بغیر نہیں رہ سکتے_____"

اسے لگا کہ علیزہ نے اس کے کرتوت اماں کو بتائیں ہیں

الو کے پٹھے اب باپ دشمن بن گیا ہے۔۔۔۔"اندر بجلی کے بورڈ کو ٹھیک کرتے ماسٹر صاحب اس کی بات سنتے"اندر سے ہی مصروف سے بلند آواز میں بولے۔۔۔

ا۔۔۔۔ابا آ۔۔آپ کو کیسے پتہ چلا ابا کی بھاری گرجدار آواز سنتے اس کے تو ہوش اڑ گئے وہ تو سمجھا کہ ابا گھر میں موجود ہی نہیں ہیں اب اسے پتہ چلا تو ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے یعنی اس کے کرتوت ابا نے بھی دیکھ لیے تھے

۔۔

"____مجھے تم سے یہ امید نہیں مانی۔۔۔اماں آنکھوں پہ پڑے ڈوپٹے کو پیچھے کرتیں غم وغصے سے بولیں بیگم اس سے امیدیں باندھنا چھوڑ دو یہ بس ہمارے سروں میں خاک ہی ڈالے گا۔۔۔ایک بار پھر سے ابا کی جنجھلائٹ سے بھرپور آواز آئی "____

ہائے یہ سب تو ایسے رئیکٹ کر رہے ہیں ایسے لگ رہا ہے جیسے میں ان کی مظلوم بہو ہوں جیسے میرے سات آٹھ بچے ہیں اور میں پھر امید سے ہو گئی ہوں "____ وہ پہلو بدلتا صرف بڑبڑا ہی سکا اونچے کہنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی تھی "____

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

اونچا کہتا تو اب تک گلی کے کونے سے نکل گیا۔۔۔یہ اس کے بچپن کی عادت تھی جیسے ہی ابا جوتا اتارتے وہ مین گیٹ سے باہر ہوتا۔۔۔"

اماں آخری دفعہ معاف کر دیں____اس کے بعد ایسی حرکت نہیں ہو گی_____آنکھوں میں چور رکھے وہ ____"جھوٹی تسلی ماں کو دیتا ہوا بولا

(صحبت صالح ترا صالح کند___صحبت طالع ترا طالع کند)

"اچھے صحبت تجھے نیک اور بری صحبت تجھے برا بنائے گی۔۔۔

اندر سے نکلتے ماسٹر صاحب نے آج پہلی دفعہ معمول سے ہٹ کہ کچھ نرم لہجے سے کہا اور پھر ٹوپی سر پہ پہنتے مسجد ___"جانے کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے

تم دفعہ ایسی حرکتیں کرتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ یہ آخری دفعہ ہے___"وہ اسے دانت نکالتے دیکھ کہ پھر سے ___"بولیں

بس علیزے آج اسے کھانا مت دینا۔۔۔کھائیں اپنے آوارہ دوستوں کے پاس سے____"مانی ان کی بات سنتا ____"ڈھیٹوں کی ہنستا اٹھ کہ چھت کی جانب بڑھ گیا

****

تائی نورِ حرم گھر ہی ہے_____؟

.

وہ سیڑھیاں چڑتا چھت پہ جارہا تھا جب ان کے گھر میں جھانکے بغیر نہ رہ سکا ساڑھے سات بجے کا وقت تھا تائی

"____ اماں صحن میں بیٹھیں تسبیح پہ کچھ ورد کررہی تھیں

دیکھو بیٹا_____"اسطرح پکارنا بہت معیوب ہے ایسے اونچی آواز میں مت بلایا کرو اور نہ یوں جھانکا کرو

"----

اس کی آواز دھیمی تھی مگر پھر بھی وہ ٹوکے بغیر نہ رہ سکیں حالانکہ ان کے گھر کی اونچی فصلیں تھیں کوئی نہ دیکھ

"_____ سکتا تھا اور نہ جھانک کہ خبر گیری رکھ سکتا تھا

؟____ تائی امی_____"میں بس یہ پوچھنا تھا کہ سالن کیا بنا ہے

"_____ اپنی گھٹیا طبعیت کے برعکس تائی کو دیکھتا وہ تمیز دکھانے لگا

ایک چائے والاادھار ہی بہت ہے اب میں سالن نہیں کا کوئی ادھار نہیں رکھوں گی یہ بات کان کھول کہ سن لو

"۔۔۔کچن میں کھانابنانے کے ساتھ بچوں کے ٹیسٹ کرتی نورِ حرم باہر نکل آئی۔۔۔

تائی____اماں نے آج کھانے کا بائیکاٹ کر دیا ہے تو لہذا اپنی بیٹی سے کہیے کہ میں یہاں پہ بیٹھا ہوا ہوں مجھے دو

روٹیاں اور سالن جو بھی ہے دے کہ جائے۔۔۔"حکمانہ انداز میں کہتے وہ ان کی پہلی سیڑھی پہ ہی آ کہ بیٹھ گیا

"____

اماں اسے کہیے_____"میں اسکی ملازمہ نہیں ہوں۔۔نورِ حرم سالن کی ڈوئی سے اس کی جانب اشارہ کرتی

"چڑ کہ بولی۔۔۔

"اور شوہر کی عزت کرنا مسلمان بیوی پہ فرض ہے۔۔۔۔۔ "____ تائی اماں اسے کہیے کہ میں اسکا شوہر ہوں

"____وہ بھی بلند آواز میں کہتا لڑاکا عورتوں کی طرح اس کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا

مانی اگر کھانا کھانا ہے تو نیچے آ جاؤ بچے___"اور تم جاؤ اس کے لیے دو روٹی بنالو گی تو گھٹ نہیں جاؤ گی انسان کا

جہاں دانہ پانی لکھا ہے وہ اللہ نے پہلے ہی مقرر کر رکھا ہے یہ بس اس کا نصیب اسے یہاں لے کہ آیا ہے فضول

باتیں مت کرو اور جاؤ اس کے لیے کھانا بناؤ____"انھوں نے اسے ٹوک کہ تھوڑی سی سختی سے کہا تھا

"دیکھو یہ ہوتے ہیں ادب وآدب اور تمیزارے میں کہتا ہوں کچھ سیکھ لو ان سے۔۔۔۔۔

جب سیڑھی اترتے مانی آنکھوں میں فتح کی سرشاری رکھتے "___وہ ٹیڑھے میڑھے منہ بناتی کچن میں جانے لگی

"___ ہوئے بولا

کچھ دیر سیڑھیاں عبور کرتے وہ تائی اماں کے سامنے ساتھ والی چرپائی پہ جابیٹھا۔۔۔"پھر دس منٹ بعد پانی

"_____کے بہانے سے اٹھتا کچن میں جا گھسا

کتنی سست ہو تم مسسز_____"دس منٹ ہو گئے ہیں اور تمھارا ابھی چولہا گرم نہیں ہوا_____"وہ جب کچن میں پہنچا تو وہ پیڑے بناتے ساتھ اسے برے برے لقب سے نواز رہی تھی وہ ڈھیٹ مسکراہٹ لیے دروازے میں

"____ہی جم گیا

دفعہ ہو جاؤ_____تمھاری وجہ سے مجھے پھر سے روٹیاں بنانی پڑ رہی ہیں زندگی عذاب کہ رکھ دی ہے تم نے

گیس آن کرتی وہ بازؤں کی آستنیوں سے منہ صاف کر رہی تھی "_____ میری

ویسے تمھیں ذرا شرم نہیں آتی ذرا سا چاچی پہ رحم کر لیا کرو پر سرں میں گئی تھی میں نے چاچی کو بہت پریشان

حال دیکھا وہ صرف اور صرف تمھاری وجہ سے رو رہی تھیں اور چاچو کو بھی میں نے بہت فکر مند ہوتے دیکھا

چاچو چاہتے ہیں کہ تم بس بدل جاؤ اور انھیں رزقِ حال کما کہ کھلاؤ اور تو وہ کچھ بھی نہیں "ہے تمھارے لیے

"وہ پیڑھے بناتی اس کی طبعیت صاف کرنے کی خاطر بڑی بزرگوں کی طرح بولی۔۔۔ " ___چاہتے

اور ان سب کے لیے مجھے کیا کرنا ہو گا_____؟ مانی بظاہر تو سنجیدہ تھا مگر آنکھوں میں واضح شرارت ناچ رہی

"_____ تھی

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

خود کو بدلنا ہو گا سیگریٹ "شر "اب جیسی لت چھوڑ دو

بے شک تم نیکیاں مت کرومانی مگر برائی کو چھوڑ دو تو یقین مانو۔۔۔۔نیکیاں خود تمھیں ڈھونڈ لیں گی____"

"وہ اب روٹی پہ دستر خوان کا چھوٹا سا کپڑا پریس کرتی اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔۔

" شراب پینے کی عادت تھی۔۔۔

تم نے اپنی قسم دے کہ چھڑا دی

جب یاروں کی محفل میں بیٹھے

توانھوں نے تمھاری قسم دے کہ پلا دی

وہ معنی خیزی سے شعر پڑھتا اس پہ یہ واضح کر چکا تھا کہ اس کے گھنٹہ بھر کہ لیکچر کا کوئی اثر نہیں ہونا اس لیے وہ اپنی انرجی ضائع مت کرے۔۔۔۔"شعر کا حوالہ دے کہ سارا الزام اس پہ انڈیلا گیا

جیسے تم ہو ایسے ہی تمھارے گھٹیا یار ہیں۔۔۔۔میری مت ماری گئی تھی جو تم جیسے بغیرت کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی حالانکہ تمھارے کرتوتوں کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی یہ امید لگا لیتی ہوں کہ شاید تم سدھر جاؤ۔۔۔۔"

وہ اپنے کرتوتوں کی وجہ سے اسے اچھا غصہ دلا چکا تھا وہ سالن خود ڈال کے اس کے پاس سے روٹی اٹھا کہ پلیٹ

"میں رکھتا کرسی کو نزدیک کرتا کھانا کھانے لگا۔۔۔

میری زندگی کے کچھ شاہانہ اصول ہیں بیوی جن سے تم ناواقف ہو مسسز_____"وہ نوالہ منہ میں ڈالتے ایسا

"____بولا جیسے نوبل پرائز اس نے جیتا ہو

"_____تم رہنے دو میں بتاتی ہوں تمھیں تمھاری زندگی کے شاہانہ کرتوت

پہلا کرتوت سگریٹ کے لیے نشئی دوستوں سے گریبان چاک کروانا۔۔۔۔

دوسرا کرتوت مستقبل کا نشئی بننے کے لیے باپ کے پیسے چرانا۔۔۔

____ تیسرا کرتوت ہر روز مجھ سے چائے مانگ کہ پینا

چوتھا کرتوت لڑکیوں کو سیٹیاں مارنا، پانچواں کرتوت باپ کی مار سے بچنے کے لیے دیوار کہ رستے گھر آنا

"____

وہ کچن صاف کرتی اس کے سارے عیب گنوا رہی تھی اور گریبان کا کالر بڑے فخریہ انداز میں جھاڑنے میں

مصروف تھا۔۔

چھٹااور آخری کرتوت تو تم سرے سے بھول ہی گئی بیگم۔۔۔۔۔"دانتوں کی نمائش کرتے ہنس کہ کہا گیا تھا

۔۔۔"

"____ کیوں کوئی رہ گیا تھا۔۔۔۔؟وہ جو کچن سمیٹ چکی تھی حیرت سے مڑتی یہ کہتی باہر جانے لگی

ہاں تمھاری رخصتی کروانے اور ننھے منھے بچوں کا حصول۔۔۔۔۔"بڑی ترنگ سے کہتے اسے روکنے کی خاطر

"بولا اور وہ رک بھی گئی تھی۔۔

کاش ایک قت"ل معاف ہوتا تو میری زندگی کی بھی پہلی اور آخری خواہش پوری ہو جاتی____"اس نے غصے

سے کہتے خود پہ کنڑول پاتے بمشکل کہا ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ چھر"ی اٹھا کہ اس کے سینے میں گھو"نپ دے

"____

ویسے سنا ہے رات کو چائے پینے سے انسان کی زندگی لمبی ہوتی ہے۔۔۔۔اس سے پھر سے نکلتے دیکھ کہ اس نے

"اپنی فلاسفی جھاڑی۔۔۔۔۔

نشئی انسان میں سب سمجھ رہی ہوں____"اگر چائے کا اتنا ہی چسکا ہے تو بے شک سگریٹ کے سوٹے بھر لو

"مگر یہ بھول جاؤ کہ اب نورِ حرم تمھیں چائے بنا کہ دے گی۔۔۔۔۔

کھاکہ برتن سمیٹ کہ ایک منٹ کے اندر اندر چلتے نہ بنیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا_____"وہ یہ کہتی کمرہ

"کی جانب بڑھ گئی جب کہ وہ چسکے لگاتا کھانا کھانے لگا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ خود چائے بنا کہ پی رہا تھا بس اسکی زندگی کھانا،پینا،سونا اور سوٹے ہی لگانا تھا۔۔۔

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

****

مانی ایسے نہ کر_____"مجھے واپس کر____"جیدی اس پہ جھپٹتا اس سے سیگریٹ چھننے کی کوشش میں لگا ہوا

"_____تھا

"____یارابانے لے لیاسب کچھ____"بس یہ مجھے دے دے۔۔۔۔"پکاادھارہے میں تجھے لُٹادوں گا

"____منہ پہ حددرجے مسکنیت طاری کرتے مانی نے کافی بیچارگی سے کہا

"____توہر دفعہ ایسے ہی کہتاہے____"پھر دوٹکے بھی تیرے پاس بھی نہیں ہوتے اور تو پھر چھین لیتاہے

Epi # 12

"____چل فیقے چوان کے اڈے پہ چلتے ہیں وہاں پہ سوٹے لگانے میں مزہ بھی اے ون آئے گا

"___اوہ جگر تونے تومیرے دل کی بات کہہ دی چل لیکن سیگریٹ تومیرے واپس کرے گا یہ بات بھولنامت

ویسے تیرے لیے جومہ تیار کرر کھی ہے اتنی توتوزندگی میں کبھی دیکھی بھی نہیں ہوگی

جیدی نے آگے پیچھے گزرتے لوگوں کو دیکھتے مشکوکانہ انداز میں ایک زوردار جھانپڑمانی کی پشت پہ مارتے گویا

"___ اسے عید کے چاند کی نوید سنائی اور مانی کے لیے خبر تو عید کے چاند جیسی ہی تھی

اوئے ارسطو کی اولاد عظیم جلدی کر پہلیاں مت بجھوا____"مانی بھی جواباً گندھے پہ ہاتھ رکھے سیگریٹ کے

"___سوٹے لگاتااس کے ساتھ چل دیا

"____پہلیاں نہیں بجھوارہامیرے ساتھ چل تجھے سب پتہ چل رہاہے ناتوسب پتہ چل جائے گا

تقریباًپانچ منٹ بعدوہ وہاں پہنچے توان کے چچھورے دوست کی باچھیں چیرے انہی کے انتظار میں کھڑے تھے

بڑی دیر کردی مہرباں آتے آتے____"محمود ترکھان نے قہقہ لگاتے اس کے گلے لگتے زور سے کہاتو باقی سب

"____ بھی دانت نکالے بغیر نہ رہ سکے

بڑی بات ہے جگر تو آگیا یہاں____"ورنہ اس دن کی لڑائی کے بعد تو ہم نے امید ہی چھوڑ دی تھی زبیر پیچھے نہ

"____ رہ سکااورایک شوشہ چھوڑا

وہ اس شب کی لڑائی والے واقع کا کہہ رہے تھے جس شب ان کے جھگڑے مانی نے سگریٹ کی وجہ سے ان سے

ہاتھاپائی کی تھی وہ اندر ہی اندر جیدے کے اناڑی پن کو سرا رہے تھے کہ وہ کیسے چال میں پھنسا کہ اسے لے آیا تھا

ورنہ جس طرح انھوں نے ایک دوسرے کو زخمی کیا تھا اس طرح تو انھوں نے ایک دوسرے سے ملنے کی امید

"____ ہی چھوڑ دی تھی

چاچا ایک ہفتہ تیرے ہاتھوں کی چائے مطلب جمال گوٹا نہیں پیا اور ایسے لگتا ہے تیرے ہاتھوں کے جمال

گھوٹے کو پیے کئی برس بیت گئے ذرا لے تو آ_____"وہ آنکھ مارتا لوفرانہ انداز میں بولتا ان کو لیے اندر چلا گیا

"____

چل جیدے اب تیرا وعدہ نبھانے کا وقت آ گیا ہے____"مانی نے سگریٹ جیب سے نکال کہ سلگاتے سوٹے

"___ لگاتے بے تابی سے کہا

کونسا وعدہ اور کیسا وعدہ____؟بشیرے نے پراسرار لہجہ لیے مانی کی طرف سوالیہ انداز سے دیکھتے محمود ترکھان

"____اور ہنستے ہوئے جیدے کو پوچھا انھیں جیسے دال میں کچھ کالا لگا

ارے لسوڑوں کر لیا ہے اسے بھی اپنے کھیل میں

"___ شامل

آج رات سے مانا بھی ہمارے ساتھ ہی بوہڑ والے درخت کے نیچے ہو گا سب کچھ بتا دیا ہے اسے میں نے اب سے

وہی پراسرار ئیت "____یہ کتا بھی ہمارے ساتھ ہو گا تم لوگوں نے جواد عرف جیدے کو اتنا ہلکا سمجھ لیا تھا

اب مانے کے چہرے پہ بھی موجود تھی

وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن اسے ٹرین کیا تیرا باپ کرے گا___ ؟بشیرے نے موٹے موٹے ڈھیلے نکالتے اپنی شرابی آنکھوں سے مانی کو اوپر سے نیچے گھورتے جیدے کی آنکھوں کی میں آنکھیں ڈال کہ یہ پوچھتے اس کی کم عقلی پہ ماتم کیا___"

اور کچھ نہیں رکھوالی تو کر سکتا ہے___"ٹرین تو آئستہ آئستہ وقت کے ساتھ ہی ہو گا یہ کمینہ بھڑوا انسان چل رکھوالی کرنے والا کتا بھی تو ہونا چاہیے جو دشمن کو اپنے سامان کی طرف آتا دیکھ کہ بھونک کہ خبردار تو کر سکے___"اب کی محمود ترکھان نے ایک جانچتی نگاہ مانی جبکہ فخریہ جیدے کی طرف ڈورائی کمال ہی جس کا اس اس پلاننگ میں تھا پھر وہ داد تو دیے رہ نہیں سکتے نہ___"

جیدے جس چیز کے لیے تو مجھے یہاں گھسیٹ کہ لایا___"پہلے مجھے وہ انعام میں دے پھر ڈیل منظور کروں گا___"

چل اوہ اس کے لیے ہڈی لے کہ آ___"دیکھ رالیں کیسے ٹپک رہیں ہیں اسکی___"جیدے نے کن اکھیوں سے دیکھتے بشیر کو کہا تو کچھ دیر بعد انھوں نے پہلی دفعہ بوتل مانی کو تھمائی تھی

مانی تو بڑی فتح کن نگاہ سے بوتل کو دیکھ رہا تھا___"

"____گویایہ بوتل ہر جذبے ہر احساس سے بھاری اسکی زندگی کی واحد جمع پونجی تھی

اگلی بار دو ہو گی اگر تیرا کام اچھا ہوا تو____؟جیدے نے گویا لالچ دیتے اسے حقیقتا کتا مانتے پچکار کہ کہا تھا جو

"____اب پریشانی سے بوتل کی جانب دیکھ رہا تھا

وہ تو بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی پر یہ گھر کیسے لے کہ جاؤں گا____"ابا نے دیکھ لیا تو کلیشن کوپ سے اڑ دے

گے مجھے____اب کی بار مسکینت سے کہتے پریشانی سے بوتل کی طرف دیکھ رہا تھا پڑیاں تو وہ جیب میں چھپا کہ

"____لے جاتا تھا مگر اس اتنی بڑی بوتل کو کہاں لے کہ جاتا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

اوہ جتنا ماسٹر صاحب سے ڈرے گا اتنا ہی وہ تو تجھے ڈرائیں گے اس لیے اپنے لہجے میں چھپی ساری بغاوت کو باہر لائے گا جتنا اپنی چڑھتی جوانی کے زور سے ان کے سامنے سینہ تن کہ کھڑا ہو گا وہ اتنا ہی پسپا ہوں گے مایوس ہو کہ مارنے چھوڑ دیں گے اور پھر کچھ کہنا بھی ترک کر دیں گے"_____

یہ صلاح بشیرے کی تھی جو لگ بھگ چونتیس پنتیس سال کے قریب تھا"_____

یہ جتنی بڑی بڑی باتیں تو کر رہا ہے نہ_____"ایک دن میرے گھر میں میری جگہ تو چلا جا چڑھتی جوانی کے زور نکلوا کہ جب ٹانگیں توڑوا کہ وہیل چیئر پہ میرے پاس آئے گا نہ"_____

پھر میں پوچھو گا بیٹا تجھ سے کہ میرے باپ نے تجھے پسپا کیا ہے یا تو نے انھیں_____؟وہ چین کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے سگریٹ کے دوائیں کو فضا میں تحلیل ہوتے دیکھ کر کہا"___

اس کا مطلب ہے تو ڈرتا ہے ماسٹر صاحب سے؟اس کی بات سن کہ بشیرے کے جسم میں سنسی ہوئی وہ کیسے بھول گیا تھا ماسٹر صاحب کی مار کو___"پانچ جماعتیں تو ان کے پاس ہی پڑی تھیں اپنے باپ کو چھوڑ کہ میں کسی باپ سے بھی نہیں ڈرتا گیدڑوں_____"یہ بات تم بھی جانتے ہو___"جوش سے بولتے مانی کا لہجہ آخر میں مدھم پڑا تو تینوں کے قہقے بے ساختہ تھا"_____

چاچافیقے کا جمال گوٹا آیا تو سارے چائے کی چسکیاں لگانے لگے جب کہ مانی اس سوچ میں تھا کہ وہ اپنا ہاتھ میں موجود اپنی زندگی کی واحد جمع پونجی کہاں چھپائے گا کچھ دیر بعد ممٹی کا سوچتے اس کا چہرے پہ ایک پُراسرار سی مسکراہٹ کا احاطہ لیے ہوئے تھے ___"

بیچارہ ماسٹر یہ سوچ کر جتنا اکڑ کہ چلتا ہے کہ بہت شریف النفس انسان ہے اور اولاد کو حلال کھلا کہ خود کو بہت طرم خان سمجھتا ہے تین سال پہلے بڑا اکڑتا تھا کہ میرے بیٹے نے چودہ پاس کر لیں ہے چچ جتنا بھی پڑھا لیا بنا تو آخر نشئی نہ ___" بڑا آیا مجھے طعنے دینا والا اب اصل تباہی تو اس ماسٹر کی تب ہو گی جب مانی یہ پی پی کہ ماسٹر کا سر شرم سے جھکا دے گا)

محمود ترکھان مانی کے چہرے میں چھپی بے تابی کو دیکھتا دل میں کچھ سابقہ ادھار چکانے کا سوچ رہا تھا وہ لگ لگ پنتالیس پچاس سال کا شکل سے ایک شاطر مرد نظر آتا تھا ___

اماں میں نے نہیں کہیں جانا آپکی اس ذلیل اولاد کے ساتھ ___"علیزے کو جب سے پتہ چلا تھا کہ ابا نے مارکیٹ جانے اسے مانی کے ساتھ جانے کا کہا وہ تب سے واویلا کیے جا رہی تھی ___"

تھکی تھکی زندگی کی سبک روی سے چلتی اس زندگی میں کچھ دن پہلے اس کا رشتہ طے پایا اتوار کو نکاح کی تقریب تھی لڑکا ماسٹر صاحب کے دوست کا بیٹا تھا ماسٹر صاحب کو لڑکا خوب سیرت، نیک عادات واطوار کا مالک لگا تو انھوں نے مثبت جواب کہنے میں دیر نہ لگائی وہ پبلک کمپنی کی کسی فرم میں اکاونٹنٹ تھا لڑکے والوں کو بھی علیزے بہت پسند آئی اس لیے جلد ہی آناً فاناً جلد ہی نکاح طے کر دیا گیا ماسٹر صاحب نے فون کر کے خصوصاً اپنے بڑے صاحبزادے سے پوچھا تو وہ بہت خوش ہوا اور اس نے اپنی بہن کے رشتہ کے رضامندی کا عندیہ زہر کیا لیکن فنکشن پہ نہ آنے پہ اپنی مصروفیت کا بتایا تو ماسٹر صاحب سمجھ گئے تھے اس لیے اسے کچھ نہ کہا وہ اس پہ پڑی ذمہ داریوں کو جانتے تھے"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

ماسٹر صاحب کے چہرہ طمانیت وسکون کے احساس سے مغلوب تھا زارا بیگم تو ساری زندگی اولاد کے لیے ہی جی تھی علیزے بھی ماں باپ کے چہرہ پہ چھایا پرسکون احساس دیکھ کر بہت خوش تھی نکاح کا ساز وسامان تو اس کے سسرال والے دے گئے تھے لیکن اپنی اکلوتی بیٹی ہونے کی حثیت سے اماں سے ضد کی تو ابو نے سن لیا انھوں نے نہ صرف اجازت دے ڈالی بلکہ پیسے بھی اس کے ہاتھ میں تھما دیے انھوں نے اسے پیسے دے کہ نورِ حرم کے لیے سوٹ کا کہا تھا تو وہ تو نورِ حرم کا سرپرائز دینے کا سوچ کہ خوش ہو گئی تھی اس کے چہرے پہ دیدنی چمک دیکھنے کے لیے بے تاب تھی"

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں توہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں توہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

اماں اس بل بھوڑی سے پوچھ کہ یہ میرے ساتھ جارہی ہے کہ نہیں____"مانی نے ایک آنکھ بند کرکہ دوسری آنکھ سے علیزے کو دیکھ کہ سوزانداز میں پوچھا____"

ماسٹر صاحب کی قمیض پہ بٹن لگاتی زارا بیگم نے بیٹی کا اترا چہرہ دیکھا وہ جانتی تھی کہ اسے کیوں مانی کے ساتھ جانے سے کترارہی تھی____"

اماں تجھے پتہ ہے یہ بچپن والی حرکت کرے گا میرے ساتھ اس لیے میں اس کے ساتھ ہر گز کہیں نہیں جاؤں گی____"

اماں رات گئی بات گئی چھوٹے ہوتے وقت میری جیب میں ایک آنہ بھی نہیں تھا وہ تو آج بھی نہیں ہے مگر آج تو

"____ یہ بل بھوڑی بہت سارے اثاثوں کی مالک لگ رہی ہے

"____ ایک گھورتی نگاہ اس کے ہاتھ کے پیسوں پہ ڈالتے اس نے معنی خیزی سے کہا تھا

اماں دیکھ لیں میں سمجھ گئی تھی اس کی بے غیرتیوں کو____ "علیزے اپنا ایک ہاتھ پیچھے کرتی مشکوک اس پہ

'___ ڈالتی غصے سے بولی

بات پیسوں کی نہیں تھی مانی تم اس وقت تھے ہی شیطانی پر____ "اماں نے اسے احساس کروانے کے لیے یہ کہا

"____ وہ آئندہ ایسی حرکت بہن کے ساتھ نہ کرے

یہ قصہ ان کے بچپن کا ہی تھا وہ تیرہ سال کا تھا اور علیزے اس وقت گیارہ سال کی تھی وہ علیزے کو یہ کہہ کہ

"دکان پہ لے گیا کہ وہ جتنی چاہے چیز لے پیسے وہ دے گا۔۔

علیزے کو دکان کی دہلیز پہ کرتے اس نے کہا کہ وہ چیز لے لے پیسوں کی وہ ٹنشن نہ کرے___ "وہ باہر کھڑا ہوا

"___ ہے جب وہ چیز لے لے تو اسے بتادے تو وہ پیسے منظور چاچا کو دے دے گا

علیزے نے خوشی خوشی اپنی پسند کی کھانے والی ہر چیز لی تین چار سو کی چیز جب اس نے شاپر میں پیک کروالیں تو

"____ مانی کو آواز لگائی مگر مانی کیا وہاں تو مانی کے فرشتے بھی نہ تھے

اس نے باہر جھانک کے دیکھا تو مانی کا گلی میں نام و نشان تک نہ تھا منظور چاچا نے غصیلے نظروں سے جب علیزے

"___ سے پیسوں کا کہا تو اس کی آنکھوں میں آنسوؤں وہ چیز کا شاپر کاونٹر پہ رکھتی ڈھاڑیں مار مار کہ رونے لگی

اس کا رونا دیکھ کہ منظور چاچا تھوڑے سے نرم پڑے اور کچھ کھانے کی چیزیں اسے دے کہ گھر بھیجا کیونکہ ان کی

"___ ماسٹر صاحب سے اچھی جان پہچان تھی اس لیے کچھ نہ کہا

مگر یہ دن اور آج کا دن اس نے مانی کی کسی بات کا اعتبار نہ کیا تھا گھر آ کہ اس نے ابا کو بتایا تو پھر جو مار مانی کو پڑی وہ

"___ مانی کی نسلیں یاد رکھتیں مگر وہ مار یاد رکھنے والا بندہ ہوتا تو آج تک سلجھ چکا ہوتا

"___ سب جانتے تھے وہ ماسٹر صاحب کا بگڑا نواب تھا

علیزے کو ابا کی طرف سے اجازت تو مل گئی مگر مسئلہ اب مانی کے ساتھ جانے کا تھا مانی کے ساتھ تو مر کہ بھی نہ

جاتی لیکن نورِ حرم کے سرپرائز کا سوچ کہ پیسے بٹوے میں ڈالتی اس کے ساتھ جانے کے لیے رضامندی ہو گئی

_ تھی

❤❤❤❤❤❤

میں اُداس رستہ ہوں شام کا

"___مجھے آہٹوں کی تلاش ہے

"___یہ ستارے ہے بجھے بجھے

مجھے جگنوؤں کی تلاش ہے

یہ خوشی ہے مجھ سے خفا خفا

"___مجھے زندگی کی تلاش ہے

میری پیاس میں وہ طلب نہیں

"___مجھے تشنگی کی تلاش ہے

اک ہجوم ہے میرے رواں دواں

مجھے دوستوں کی تلاش ہے

ارمغان بھائی کیاہواہے آپ کی طبعیت توٹھیک ہے نہ_؟مجائد آج تیسری دفع اسکے ہ

کمرے میں آیاتواسے صوفے سے ٹیک لگائے سوچو میں گم پایادیکھااس کی غلافی مگر سرخ آنکھیں دیکھ کہ وہ

پوچھے رہ نہ سکاآج مجائد کواس کی طبعیت میں واضح فرق محسوس ہواتھا

گرے کلر کی ٹی ہاف ٹی شرٹ پہنے وہ شہادت کی انگلی سے اپنی کشادہ پیشانی کو بے چینی سے مسل رہاتھاپیشانی پہ

بکھرے چھوٹے مگر گھنے بال،غلافی مگر سرخ آنکھیں کئی دن کے رتجگے کی خمیازی کاثاثر پیش کررہیں تھیں

چپل سے بے نیاز سفید پاؤں پہ زخم دیکھ کہ مجائد کوحقیقتاًدکھ ہواتھا کتنی مشکل تھی اس کے لیے آئی

_ایس_آئی کی جاب___"ویسے مجائد جانتاتھا کہ وہ اپنے آپ کو بہت فٹ رکھتاہے لیکن آج نجانے کیوں اُسے

بکھرا بکھرا ہجوم سے الگ الگ،ماں باپ سے بچھڑا ہوا ایک گمشدہ سا پریشان سا بچہ لگا تھا۔۔۔

مجائد سوچ رہاتھا کہ وہ پندرہ بیس دنوں بعد آتا بھی ایک دو دنوں کے لیے ہے مگر وہ بھی نہ کھانے کا دھیان نہ پینے

"___ہر وقت لیپ ٹاپ پہ بیٹھ کہ کسی کام میں غرق ہی تھا

ارمغان بھائی آپ کے سر پہ مساج کروں___؟شہادت انگلی سے اس کواپنی پیشانی مسلتے دیکھ کہ فکر مندی کے

عالم میں کہاتوارمغان عالم نے نفی میں سر ہلایاتھا

"___اچھاتوایک کپ چائے پی لیں آپ کوآرام مل جائے____"وہ جانتا تھاوہ چائے سے انکار نہیں کرے گا

ٹھیک ہے مجائز میں لان میں ہی آرہاہوں جاؤبنالو____"میں کچھ دیر میں نمازپڑھ کہ آتاہوں ارمغان عالم نے

"____اسے بھیج کہ خود پھر صوفے پہ لیٹ گیا تھا

آج نجانے کیوں اپنے اندر کے خالی پن سے وہ بکھر سا گیا تھاوہ باتیں دل میں رکھنے والا بندہ تھااس لیے دل میں

جمع شدہ ایک غبار سا بھر اپڑا تھاوہ جانتا تھاایک دن اس کی روح ساری باتیں دل میں رکھے عالمِ ارواح کی طرف

_سفر کر جائیں گے آج ناجانے کیوں نامعلوم سی ہاسیت اپنے دل کے اندر کُبھتا محسوس ہو رہا تھا

سر میں شدید درد کی وجہ سے وہ نماز گھر ہی ادا کرنے کا سوچ رہا تھااس کے بعد کچھ دیر بعد عصر کی نماز ادا کرتا

"____ قرآن پاک اٹھائے لان میں چلا آیا تھاتا کہ اپنی بے چین روح کو تلاوت سے تروتازہ کر سکے

❤❤❤❤❤

یہ تمھارا بھائی الوؤں کی بستی میں تو نہیں رہے کہ آیا سارا دن سویا رہتا ہے یا پھر فون یا لیپ ٹاپ پہ لگا رہتا ہے اور

شام کو گھر سے نکل کہ ساری جاگ کہ الوؤں کی طرح نحوست پھیلائے رکھتا ہے____"نورِ حرم علیزے کے

کہنے چاچو کے گھر آئی تھی کیونکہ نور حرم کا نکاح تھا اس لیے اس نے مہندی کے لیے نورِ حرم کو گھر بلوایا تھا

"___

ماسٹر صاحب،زارا بیگم اور صائمہ بیگم علیزے کے سسرال لڑکے سے ملنے اور تحفے تحائف وغیرہ لے کہ گئے

"____ تھے اب تو تقریباً رات کا وقت تھا علیزے کت سسرال والوں نے انھیں کھانے کا انوٹیشن بھی دیا تھا

وہ دونوں علیزے کے کمرے میں بیٹھیں تھیں نورِ حرم علیزے کو مہندی لگا چکی تھی جب اس نے منہ بنا کہ

"___علیزے سے سنجیدگی سے پوچھا

مسافر شب کو اٹھتا ہے جب جانا دور ہوتا ہے___"اس کا جواب علیزے کی بجائے باہر سے ہوا کی تیزی سے

گزرتے دروازہ پہ توقف کہ رک کہ کہتے مانی نے دے کہ پھر اسی تیز کہتے سامنے والے کمرے میں گھس گیا تھا

"____

بڑا آیا شاعر کا جان نشین____"مسافر شب کو اٹھتا ہے جب جانا دور ہوتا ہے___"نور حرم نے اس کی باقدہ

نقل اتاری تو علیزے ہنس پڑی تھی

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

نوریاراب تومہندی سوکھ گئی ہے میں اب ذراہاتھ پاؤں دھولوں___"پھر تمھیں تفیصل سے مہندی لگاؤں گی

یہ کہتی وہ گلے میں ڈوپٹے رکھے باہر چلی گئی اس کے جانے کے بعد نورِ حرم مہندی ہاتھوں میں رکھے بیڈ کراؤن

کے ساتھ سر ٹکائے آنکھیں موند گئیں سارے دن کی تھکی وہ صرف علیزےاور زاراچاچی کے کہنے پہ یہاں

"___ آئی تھی اب تو جیسے نیند آنکھوں میں بھر گئی تھی

"___دومنٹ اس کوایسے ہی گزرے تو کوئی اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھا تھا

شکر ہے تم جلدی ہی آ گئیں ورنہ مجھے تو نیند آنے لگی____"اس نے یہ کہتے آنکھیں کھولی مگر اپنے نزدیک مانی کو

"___ حلق کڑوا ہو گیا وہ تلملا کہ رہ گئی تھی وہ اس کے پاس ہی بیڈ پہ بیٹھا تھا

"___ تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی بد تمیز انسان

_زبان دانتوں میں دبائے اس نے ہلکا سا پیچھے ہوتے کہا تو مانی قہقہ لگا کہ ہنس پڑا تھا

خیر تو ہے مسسز اتنا برا تو نہیں ہوں____"اس کی طرف دیکھتے مانی نے نشیلی انداز اپنائے کافی ترنگ سے کہا

"___

تم ٹھیک کہہ رہے ہو مجھے غلطی مجھ سے ہوئی مجھے یہاں آنا نہیں چاہیے تھا____وہ یہ کہتی بیڈ سے اترتی جب مانی

نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا نورِ حرم کا دل کیا کہ ایک کرارا سا تھپڑ اس کے رخسار کی زینت بنائے مگر پھر اس کے بعد اس

"____کے گھٹیاری ایکشن کا سوچتے وہ خوف زدہ سی ہو گئی

مانی میں کہہ رہی ہوں چھوڑو مجھے____"اس نے زور زور سے ہاتھ چھڑا کہ دروازے کی طرف دیکھ کہ کہا کہ

"___شاید علیزے کے آنے کا امکان نکل آئے مگر اس کے آنے کے امکان تو دور دور تک نظر نہیں آ رہا تھا

ٹھیک ہے چھوڑ دوں گا مگر تم پہلے میری ڈیمانڈ پوری کرو گی___"اپنے ہاتھ چھڑواتی نورِ حرم کو گہری نظر سے تکتے اس نے کافی معنی خیزی سے کہا جو مسٹر ڈکلر کے سوٹ پہنے سر پہ سلیقے سے ڈوپٹہ، نیند سے بھری آنکھیں لیے غصے سے لب بھینچتی اپنے ہاتھ چھڑوا رہی تھی نورِ علیزے سے بھی دو سال چھوٹی تھی مگر کئی ذمہ داریوں نے اسے سمجھ دار بنا دیا تھا اس لیے وہ علیزے کی خواہش چھوٹا بچہ سمجھ کہ پورا کرتی تھیں"___

گھٹیا انسان میں تمھیں تمھارے ارادوں میں ہر گز نہیں کامیاب نہیں ہونے دوں گی___"وہ ایک قسم کی چیخ ہی پڑی تھی

"___ٹھیک ہے پھر بیٹھی رہو___"یہ کہتے مانی نے اس کا ہاتھ تب بھی نہ چھوڑا تھا

ویسے ایک نام ہی تو لکھنا ہے لکھ دو گی تو مر تو نہیں جاؤ گی نا___"کچھ دیر کے توقف کے بعد گہری سانس لیتے اس نے اب کی بار سنجیدگی سے کہا"___

کیا مطلب___؟اسکی بات پہ نورِ حرم کے ذہن سے ایک دم سے بوجھ ہٹا تھا وہ کیا سمجھ رہی تھی اور اس نے کونسی ڈیمانڈ کی___"مگر جلد ہی اپنے تاثرات پہ قابو پاتے وہ پھر سے سنجیدہ ہوئی تھی"___

میرے ہاتھ پہ میرا نام لکھنے کا کہہ رہا ہوں____"تاکہ تمھاری جائیداد اپنے نام لکھوانے کا کہا ہے جو یوں گن اس کی اڑی اڑی رنگت پہ طنزیہ چوٹ کرتے اس کے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی "____گن کے سانسیں لے رہی ہو کھولتے اپنا مرادنہ گندمی ہاتھ اس کے سفید ملائم ہاتھ پہ رکھا تو نورِ حرم کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی اس نے غصے اور گھبرائٹ کی کیفت میں اپنے ہاتھ میں موجود اسکے ہاتھ کی پشت کو دیکھتے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا مگر مانی کر گرفت "___مضبوط ہو گئی تھی

"___لکھو تب ہی چھڑا پاؤ گی نہیں تو میں علیزے کے آنے کے بعد بھی یوں ہی ہاتھ تھام کے بیٹھا رہوں گا ٹھیک ہے پھر اتنے مرد کی بچے ہوئے تو چاچو کے سامنے بھی ان ہاتھوں کو پکڑ کہ رکھنا____"نورِ حرم نے "____خونخوار نظروں سے دیکھتے تلملا کہ کہا

چلو پھر ابا کو آنے تو دو___"مگر تب تک میرے پاس بیٹھنا برداشت کرنا پڑے گا اور ویسے بھی تم جانتی ہو میں مار کھا لوں گا مگر اپنا نام لکھوا کہ جب تک تمھارا نام تمھارے ہاتھوں پہ لکھ کہ جاؤں گا____"وہ بھی مانی تھا "___دھمکیوں میں تو اس کا کوئی بھی ثانی نہ تھا

اس کی بات پہ گھبرا کہ نورِ حرم نے منہ میں کچھ بڑبڑاتے اس کا نام اسکے انگھوٹے سے کچھ نیچے نفاست سے لکھا کہ کئی وہ ذرا سی خطا دیکھ کہ دوسرے ہاتھ پہ لکھوانا شروع نہ کرے___"نورِ حرم کے چہرے کو دیکھتے اس کی نظر اپنے نام پہ پڑی تو ساکت رہ گیا ___"

ایک نظر اپنے دائیں ہاتھ کی پشت کو دیکھ کر خوشی کے احساس سے جھک کہ نورِ حرم کی پیشانی پہ بوسہ دیا تھا اس کے اتنے آناً فاناً انداز پہ نورِ حرم کی چلتی سانسیں رک گئی اپنی پیشانی پہ اس کے لبوں کے نرمی محسوس ہوتے اس نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کھینچے تھے

کچھ دیر اس کے تاثرات دیکھنے کے بعد اس کے ہاتھوں سے مہندی کھنچتے اس کا دایاں ہاتھ اپنے ہاتھ پہ رکھ کہ

"____ اس کی دائیں ہاتھ کی پشت کے انگوٹھے سے کچھ نیچے اپنا نام لکھ دیا

"____ اور پھر اس کے خونخوار تاثرات دیکھتا خود کو بچانے کے لیے بندر کی طرح اچھلتے جلدی سے باہر بھاگا

پیشانی پہ اس کا لمس محسوس کرتے اس کے نام کو دیکھتے اس نے اپنی اس جلتی پیشانی پہ ہاتھ رکھا جہاں وہ پہلی دفعہ ____ایسی گستاخی کر کہ گیا تھا

Epi # 12

صبح سے ماسٹر صاحب کے اس چھوٹے سے گھر میں چہل پہل تھی چونکہ ستمبر کا تیسرا ہفتہ تھا اس لیے فضا بڑی خوشگوار سی تھی ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا کی وجہ سے ماسٹر صاحب کے چھوٹے سے گھر میں جیسے بہاریں رقص کر رہیں تھیں گھر اتنا بڑا چھوٹا بھی نہیں تھا صحن کی آخر میں پودوں کا سرسبز پوش منظر بھی دیدنی تھی پودوں پہ گلاب کے پھول کی تازگی اور شگفتگی کی حکمرانی تھی مختصر یہ کہ گھر میں چلتی ٹھنڈی ہوا کی وجہ سے قوت وتازگی کی تاثیر تھی برآمدے کے اندر تینوں کمرے صاف ستھرے چمکے ہوئے لگ رہے تھے بیٹھک میں مردوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا جبکہ برآمدے میں صوفے لگا کہ آگے پیچھے کرسیاں رکھی گئی تھیں ماسٹر صاحب نے نکاح کے سارے انتظامات اپنی تقلید میں کروائے تھے نکاح کی رسم کا وقت گیارہ بجے کا تھا"

مانی جو ساری رات گھر سے باہر تھا ابھی گھر میں داخل ہوا شیو بناتے ماسٹر صاحب نے اسے کینہ توز نگاہوں سے دیکھا تھا مانی نے ایک نظر باپ کو دیکھا جو اس ہی گھور رہے تھے (شیشے کے سامنے وہ باتھ سے باہر بنی چھوٹی سی ڈیوڑھی جس میں بسین کے اوپر شیشہ ٹنگا ہوا تھا جہاں ابا نے اپنی ڈاڑھی کا سامان رکھا ہوا تھا ایک شیشہ ساتھ کیل میں ایک لمبے دھاگے سے کنگھی باندھی ہوئی تھی کنگھی کا باندھنا اس لیے تھا کہ ہر دوسرے تیسرے روز ان کی کنگھی غائب ہوتی اس لیے تنگ آکر انھوں نے یہ انتظام کیا کہ مانی ان کے سامان کو ہاتھ نہ لگائے اور یہ

احتیاط صرف اور صرف اپنے بگڑے سپوت کی وجہ سے تھی مگر مانی بھی اپنے نام کا ایک تھا ابا کو ذرا سا اپنے کام میں مصروف دیکھتا تو جلدی سے ابا کی کنگھی سے بال بناتا اور نکل جاتا جس سے ماسٹر صاحب ابھی تک انجان مانی ان کو دیکھتا لاپرواانداز سے چلتا ہوا چھت کی طرف بڑھ رہا تھا (تھے

الو کے پٹھے بغیرت انسان___"نیچے آ میں کتنے دنوں سے تیری حرکتیں دیکھ کہ چپ ہوں تو اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ تو میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھائے___"

تیرے کپڑے میں نے تیری ماں سے استری کروا دیے ہیں جا اور نہا دھو کہ تیار ہو کہ صاف ستھرے کپڑے پہن آج کے دن تو مجھے اس حلیے میں دکھائی دیا تو میں نے چپل اتار لینی ہے اور پھر مہمانوں کے سامنے تیرا وہ حل کرنا ہے کہ تیری آنے والی سو نسلیں یاد رکھیں____"بھاری رعب دار آواز میں کہتے انھوں نے اس کے کے قدم منجمند کرتے اسے دھمکی دی___"

یاد رہے ابا نکاح آپ کی بیٹی کا ہے آپ کا نہیں___"اسی لیے یہ نو عمر دوشیزاؤں کی طرح بھن سنور کے جب ایک سیڑھی ذرا نیچے قدم رکھتے "____میرے دل پہ چھریاں چلاتے ہیں تو مجھے اپنی پکی پکی مشعوقہ لگتے ہیں اس کا انداز ایسا تھا کہ ماسٹر صاحب نے تیکھی نگاہوں سے گھورا وہ جب بھی ایسی بات کرتا ماسٹر صاحب کا الٹے

ہاتھ کا تھپڑ اس کے ہوش ٹھکانے لگا دیتا مگر اب تو وہ چھوٹی چھوٹی بات پہ مارنے سے بھی جیسے عاجز آ گئے اس لیے وہ جو بھی بکواس کرتا محض اسے گھورنے پہ اکتفا کرتے ___"

وہ نہیں جانتے تھے مگر وہ شخص نو سال کی عمر میں پہلی بار باغی ہوا تھا جب ابا نے بغیر کسی غلطی سے مارا تھا اس پہلی بغاوت کی وجہ سے وہ نو سال کا بچہ ساری رات کمرے کے اندر مقید اسٹور روم میں زوروں کی گرمی اور اندھیرے میں بند رہا پھر زارا بیگم کے دباؤ میں آ کہ ماسٹر صاحب ساری رات گھر سے باہر ڈھونڈتے رہے انھوں نے مساجد تک میں اعلان کروا دیا تھا لیکن اس کا سراغ کئی نہ ملا صبح جب ماسٹر صاحب واپس آئے تو اسے گھر میں کھیلتا پایا ___"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

(نو سال کی عمر میں بغاوت کی طرف اسکا پہلا قدم تھا اس کے بعد وہ کئی کئی دن ابا کی مار کی وجہ سے گھر سے باہر رہتا اس واقعے کے بعد تو ابا کو تنگ کرنے کے لیے اس نے جائے پناہ اسٹور روم میں بنالی تھی)

گیارہ سال کی عمر میں جب وہ اپنے ہم عمر دوستوں کے ساتھ ریس کے مقابلے میں شہر گیا ابا کو اس بات پہ ڈر تھا جب اس نے مغرب کے بعد گھر میں قدم رکھا ___" کہ کوئی چھوٹی سے عمر میں اسے غلط کاموں پہ نہ لگا دے تو ابا نے اسے رسی سے باندھ کہ مارا تھا کہ یہ مار وہ کبھی بھولے گا اور بغیر سوچے سمجھے گھر سے باہر نہیں نکلے گا

کبھی کبھی توزارا بیگم بیٹے کو بچاتے بچاتے خود بھی شوہر کی عتاب کی زد میں آجاتیں تھیں لیکن مانی نے نہیں سدھرنا تھا وہ نہ سدھرا الٹا سدھرنے کی بجائے وہ مزید بگڑتا چلا گیا تھا

میٹرک کے امتحان سے جب وہ فارغ ہوا تنگ آکہ ابا نے اسے شہر کے قریبی ہوسٹل بجوادیا مگر چار سال کے بعد وہ گھر آیا تو اسکا حلیہ مزید بگڑا گیا پھٹی جینز، کانوں میں مندری پہنے لمبے بال رکھ کے گلیوں میں گھومنا، اکثر راتیں وہ راتوں کو گھر میں ایک دو بجے قدم رکھتا، زیادہ تر وہ گھر سے غائب ہی رہتا تھا اسے انسان بنانے کے لیے کافی سوچ وبچار کے ساتھ انھوں نے اسکا نکاح نورِ حرم کے ساتھ کروادیا مگر وہ انسان بنے والی چیز ہوتا تو پہلے ہی ("____ بن جاتا

بکواس بند کرواپنی جو کہہ رہا ہوں چپ چاپ وہ کرو جلدی____" سر جھٹکتے انھوں نے اسے گھورا تھا

مانی جلدی کر____" نہالے علیزے کے سسرال والے رسم کی ادائیگی کیے آرہے ہیں تو تیار ہو جا____' اندر سے زارا بیگم نے اسے ابا کے ساتھ بحث کرتے دیکھا تو ہانک لگائی ماں کی آواز پہ وہ قدم برآمدے کی طرف بڑھا گیا تھا

کچھ دیر بعد وہ نہا کہ سفید سوٹ پہن کہ باہر نکلااور ایک چور نگاہ گھر کی جانب ڈروائی جب یہ اطمینان ہو گیا کہ ابا بیٹھک میں ہیں جلدی سے تولیے سے بال رگڑتا ڈیوڑھی میں آتے ابا کی کنگھی سے بال بناتا برآمدے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

سفید کاٹن کے سوٹ پہنے وہ اندر گیا بھر کہ سرما اپنی آنکھوں میں لگایا لمبے بال سنوارتا گردن میں مندری پہنتا وہ "طائرانہ نگاہ خود پہ ڈالتے سیٹی کی دھن بجاتا گھر سے نکلا تھا۔۔۔

مانی آج کے دن کہاں جارہے ہو تم____"علیزے جواپنے کپڑے استری کررہی تھی آج پہلی دفعہ چہک کہ بولی تھی

جنت میں____"یہ کہتے لحظہ بھر کے لیے رکا توعلیزے نے اسے تیکھے چتونوں سے گھورا چند ثانیے تو وہ اسکے چمکتے سے نظریں ہی نہیں ہٹا پایا"___

کہہ تو ایسے رہے ہو جیسے سارا دن مصلہ تم نے ہی بچھایا ہوتا ہے___"تمسخر سی ہنسی اڑاتے اس نے مانی کو پلٹ کہ جاتا دیکھا"___

کیوں جنت میں جانے کے لیے صرف مُصلے کا بچھا ہونا ضروری ہے____؟ پھر سے رک ایک قدم پلٹ کر کہا گیا باتوں کو گھماؤ بات____"آج کے دن بھی کئی اپنے لفنگے نشئی دوستوں میں بیٹھ کہ ابو کو میرے سسرال والوں کے سامنے ذلیل نہیں کروانا___"وہ منہ بناتی اپنے کپڑے استری کرتی طنزیہ سی بولی جیسے اپنے نکاح کے موقع پہ مانی کا یہ حلیہ پسند نہ آیا ہو"____

کیوں تیرے سسرال والے حج کر کے آرہے ہیں جو ان کے لیے پھول لے کہ دروازے میں کھڑا ہو جاؤں

___"کہہ تو ایسے رہی ہے جیسے سسرال والے نہیں عمرے سے واپسی والے مبارک لوگوں کا قافلہ آرہا

"___ہو___"وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا ادھار چکانا تو جیسے خود پہ فرض سمجھتا تھا

پٹہ تو کتے کے گلے میں "____سر پہ ڈوپٹہ کرو اپنے یہ___"ہر وقت دانت نکال کہ ہنستی ہو تو زہر لگتی ہو مجھے

بھی ہوتا ہے

اگر ان بالوں کو ڈھانپ نہیں سکتی تو پٹرول لادوں گا ماچس کی تیلی سے ان کو آگ لگا لینا پھر نہ نہ ڈھولا ہو گا نہ

رولا ہو گا___"اس کے چہرے پہ رنگت روشن کرنے کا ماسک لگا ہوا دیکھ کہ وہ جل ہی تو گیا جب سے آیا تھا وہ

اسے مختلف کریموں کا مساج کرتے دیکھ رہا تگا ویسے تو وہ ہر وقت ڈوپٹے میں رہتی تھی لیکن مانی کو اسے اسطرح

"___ جیسے ناگوار گزرا تھا

یہ تم اپنے ڈیڑھ سال بڑے ہونے کا رعب میرے سامنے نہ ہی جھاڑو تو اچھا ہی ہو گا مراسی کہیں کے___"کچھ

گھنٹوں بعد میرے سسرال والے آئیں گے تو مجھ جیسی شہزادی کی نظریں اتارنے کے پیسے واریں گے پیسے

"____ ___"وہ نظریں جو کسی مراسی نے لگادی تھی

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

شہزادی صاحبہ___"آپ کے سسرال والوں نے ابھی پیکنگ دیکھی ہے مال نہیں دیکھا پیکنگ کا کیا ہے وہ تو انسان دو تین سو کی کروالیتا ہے کسی بھی سستے سے سستے پارلر سے___"اس کااشارہ اس کے چہرہ پہ لگے ماسک ___کی طرف تھا گویا ساری خوبصورتی کا کمال ہی میک اپ ہو

کمینہ گھٹیاانسان___خود کو کبھی شیشے میں دیکھا ہے دور سے بندہ پہچان لیتا ہے کہ عابد خانم سر لگانے کے لیے جتن کررہے ہے___"وہ جواس کی بات پہ حیرت سے منہ کھولے کھڑی تھی سمجھ آنے پہ اس کے لمبے بالوں _ پہ صلوتیں سناتی چیخ پڑی جواب داخلی دروازے سے باہر تھا

_کچھ دیر بعد وہ خود کو ٹھنڈا کیے منہ دھونے کے لیے بیسن کی طرف آئی تھی اور ماسک اتارنے لگی تھی

❤❤❤❤

تقریباً ڈیڑھ بجے وہ گھر پہنچا تو گھر میں چہل پہل سی تھی ابا کو مہمانوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف دیکھ

"___ کہ وہ بیٹھک کی طرف بڑھا سب لوگوں نے ایک عجیب سی نظر سے اسے دیکھا

جہاں پہ اسکا ہونے والا بہنوئی صائم بیٹھا ہوا تھا مانی نے اسے دیکھتے آگے بڑھ کہ صائم کو مصافحہ کیا تو وہ صائم وہ

واحد تھا جو خود بھی اٹھتا نہایت ہی گرم جوشی سے اسکے گلے لگا تھا صائم نے اس شخص کے حلیے پہ نہیں دیا شاید وہ

دلوں کا بادشاہ تھا جس نے اس کے ظاہر کی طرف نہیں دیکھا ابا کی گھورتی نگاہیں خود پہ پاتا وہ صائم کے ساتھ ہی

____ صوفے پہ ٹک گیا

تقریباً بیس منٹ بعد مولوی نے صائم سے نکاح کی رضامندی کا پوچھا تین باہر اس کے اثبات میں سر ہلنے کے بعد

اس نے نکاح نامے پہ دستخط کیے تو مولانا، ماسٹر صاحب اور علیزے کا سسر بیٹھک کی گھر کے اندرونی جانب کھلتے

دروازے سے باہر نکلتے برآمدے کی طرف داخل ہوئے تھے

علیزے کے قبول وایجاب کا سلسلہ طے پاتے ہی مبارک باد کا شور گونج اٹھا ابا نے علیزے کے سر پہ ہاتھ رکھا تو وہ شدت سے رو دی علیزہ کی نند نے یہ کہہ کہ اسے بمشکل چپ کروایا کہ رخصتی نہیں فلحال تو ہم نکاح کر رہے ہیں پاگل___"

اس کے بعد سلامی کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا کچھ دیر بعد صائم کو علیزے کے سنگ بیٹھا دیا گیا تھا اپنی ماں کے کہنے پہ صائم نے علیزے کو انگوٹھی پہنائی تو علیزے کے دیور نے سب جوڑیوں کی باری باری تصویریں بنائیں تھیں

آخر میں زارا بیگم نے نورِ حرم کی طرف اشارہ کیا دوسرے لفظوں میں مانی کے سنگ بیٹھنے کا حکم دیا جو ہلکے کم والے سنبز رنگ کے نفیس سے فراق میں سر پہ سلیقے سے ڈوپٹہ اوڑھے خود بھی بہت نفیس لگ رہی تھی مانی جانتا تھا وہ اس کے ساتھ نہیں بیٹھے گی اس لیے ایک ٹیڑھی نگاہ اٹھا کہ کرسی پہ بیٹھی نورِ حرم کی جانب دیکھا اور پھر نظر پلٹی ہی نہیں تھی وہ کتنے دیر اس کے چہرے کی ملاحت میں کھویا نورِ حرم نے تو اسے دیکھنا تک گوارہ نہیں کیا___"

چاچی وہ دراصل مجھے تصویریں لینا اچھا نہیں لگتا نا___"اس نے سہولت سے کہتے انکار کرنا چاہا سب کی نظریں جیسے نورِ حرم پہ ٹک کہ رہ گئی تھی___"

ایسے موقعوں پہ انکار کرنا بہت بُری بات ہے نورِ حرم زندگی میں ایسے موقعے بہت کم ملتے ہیں شوق نہیں بھی ہے

"____ تو بھی بنوالو انھوں نے مان سے کہا تو انکا مان نہ توڑو

ایک وقت آتا ہے خوشی غمی پہ انسان نہیں رہتے مگر یادیں رہ جاتی ہیں____ "دانت نکال کہ مانی کہا تو سب

"____ خواتین ہنس پڑی کہ کتنا اتاؤلا تھا وہ لڑکا اپنی بیوی کے ساتھ تصویر بنانے کے لیے

صائمہ بیگم نے نرمی سے کہا تو ناچار وہ اٹھتی علیزے کے ساتھ بیٹھی مانی بھی مسکرا کہ صائم کے ساتھ ٹک گیا تھا

لب پیوست کیے وہ پہلی بار سنجیدہ

"___ انداز میں بیٹھا تھا تصویروں کا مراحل طے ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے

❤❤❤❤

سارے مہمان رخصت ہو گئے تھے علیزے نکاح کے بعد کپڑے تبدیل کر کے گھر کی صفائی کے لیے کمر باندھ

لی

ساری کرسیوں پہ ترتیب سے ان کی جگہ سیٹ کیا ویسے تو نور حرم سارے برتن دھو کہ گھر چلی گئی کیونکہ اسکے ٹیوشن کے بچوں کا وقت ہو گیا اس لیے معذرت کرتی تقریباً دس منٹ پہلے ہی گھر گئی تھی ماسٹر صاحب اپنے بک ڈپو پہ چلے گئے اب ان کی واپسی رات کو ہی تھی اماں صائمہ تائی کے پاس چلی گئیں۔۔۔"

علیزے نے برآمدے سے صفائی شروع کر دی جب برآمدے کو چمکا کہ فارغ ہوئی تو دہک سے رہ گئی تھی صوفے پہ مانی بیٹھا ہوا تھا اس کی آنکھیں سرخ تھی وہ صوفے پہ بیٹھا ٹانگوں پہ ہاتھ رکھے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا جو کمر کے گرد ڈوپٹہ کس کے صفائی کر رہی تھی"___

مانی____"کیا ہوا ہے___؟ڈوپٹہ کی گرہ کھولتے وہ اپنے گرد پھیلائے صوفے کے قریب جاتے ہوئے بولی"___

بس تین ماہ اور ہمارے پاس رہے گی اس کے بل بھوڑی تو اتنی جلدی ہم سب کو چھوڑ کہ چلی جائے گی بعد تُو ہمارے گھر کے آنگن کو ویران کر جائیگی___"شدت گریہ زار آنکھیں اس کے چہرے پہ جمائیں وہ بچوں کے سے انداز میں بولا اس کہ انداز میں معصومیت ہی ایسی تھی کہ علیزے اس کے نزدیک صوفے پہ بیٹھ گئی

تو کیا ہوا میں تم لوگوں سے ملنے آجایا کروں گی___"اس میں اتنی دکھی آتمہ بننے کی ضرورت تو نہیں ہے ویسے

"___ ___"وہ اس کے بال کھینچتے اس کی آنکھوں میں چھائی سرخی دیکھ کہ بولی

مگر پھر تو بہینس پرائی ہو جاتی ہیں____"فرمائش کرتے ہوئے بھی ڈرتی ہیں___"یہ کہتے وہ اسے اپنے ساتھ لگا

گیا آنکھوں سے کچھ باغی آنسوؤں نکل آئے کہنے کو وہ اس سے ڈیڑھ سال بڑا تھا مگر ایسے لگتا ابھی ایسے لگ رہا تھا

"___ جیسے دس سال چھوٹا ہو مانی نے اس کہ سر پہ پیار دیا تھا

____ مانی کے بچے کیا ہوا ہے____؟علیزے نے اسے الگ ہوتے تشویش سے پوچھا

بچہ پیدا ہوا ہے میرا___"اس لیے رو رہا ہوں بل بتھوڑی کہیں کی آنکھ میں کوئی چیز چلی گئی تھی کب سے آنکھیں

جھپکا رہا ہوں مگر درد ہے کہ بڑھتا چلا جا رہا ہے____"اس نے دائیں آنکھ کہ پپوٹے کے نیچے انگلی پھرتے زچ

_ ہو کہ کہا تھا

کمینے انسان مجھے لگا کہ تم میری جدائی کا سوچ کہ رو رہے ہو____"وہ جسے آج پہلی بار اسے اپنے بھائی پہ لاڈ آیا

"___ اس کی بات تو اسکا دل کیا کہ مانی کا سر پھاڑ دے

جاؤکہ منہ دھورکھوبل بتھوڑی کہیں کی مانی اور تیری جدائی کے لیے وہ بھی تین مہینے پہلے روئے گا جس دن تیری رخصتی ہو گی اس دن میں تو شکرانے کے سو نوافل ادا کروں گا کہ کالی بلا میرے اوپر سے ٹل گئی وہ اسکا کھلا ہوا منہ دیکھ کہ ہنس کر قہقہ لگاتے بولا"___

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

خو مخواہ میں میرے اتنے قیمتی آنسوؤں ضائع کرا دیئے تو نے بل بتھوڑی"___ یہ کہتے اس کے بڑے سے پھیلے ڈوپٹہ ک کونہ اٹھا کہ آنسو صاف کرتے وہ غم سے بولا جیسے آنسو نہیں اسکا خو"ن بہا ہو"___

اسے گھورتے دیکھ کہ وہ گڑبڑا یہ کہہ کہ اندر چلا گیا____"کچھ "____ اچھا صبر تم ادھر ہی بیٹھو میں آرہا ہوں دیر بعد اس کے ہاتھ میں خشک میوہ جات پھل فروٹ کا ٹوکری تھا جو علیزے کے سسرال والے رسم ورواج کے مطابق لے کہ آئے تھے

مانی یہ اسے چپ چاپ واپس رکھ کہ آکہ یہ میرے سسرال والے لائیں ہیں لہذا اس پہ میرا حق ہے___"اس "____ کے ہاتھ میں اپنی چیز دیکھنا تو علیزے کے لیے سوہان روح تھا

بہن بھائیوں میں کیا تیرا کیا میرا____"یہ جو صرف میرا میرا کرتے ہیں یہ بڑے کمظرف لوگ ہوتے ہیں دنیا تو "____ ان کی ہو جاتی ہے لیکن پھر آخرت ان کہ نہیں رہتی

میں جانتا ہوں بل بھوڑی تو میری نیک بہن ہے آخرت تیری پہلی ترجیح ہو گی___"وہ ٹوکری کو کھولتا چیزیں نکالتا بول رہا تھا

میں تو نیک ہوں___ مگر تمھارا نہیں پتہ تمھاری اتنی نیک باتیں ہضم نہیں ہو رہی مجھے___"اس نے کہتے جیسے ہی منہ پھیرا مانی کو کرتے کی جیب میں چیزیں ٹرانسفر کرتے دیکھا تو بنا چپل پہنے اس کی طرف بھاگی تھی

کچھ ہی پل میں دونوں کے لڑنے کی وجہ سے برآمدے میں چیزیں بکھری ہوئی تھیں ٹوکری میں سے آدھی چیزیں نکل کہ صوفے کے نیچے چلی گئیں زارا بیگم تائی کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں ان کے لڑنے کی واضح آواز سنائی دی تو وہ جلدی سے گھر پہنچی آگے ان کو ہاتھا پائی میں مصروف دیکھ کہ انھوں نے اپنا سر پیٹ لیا تھا

❤❤❤❤

"____ اوئے چاچا چل نکل یہاں سے صرف تین مہینے کا کہا تھا مگر تُو تو سانپ ہی بن کے بیٹھ گیا

شام کا وقت تھا مانی جیدی اور محمود کے ساتھ سوٹوں کے ساتھ شغل لگا رہا تھا جب اسے کچھ شور سنائی دیا وہ سمینٹ کے بنے تھڑے سے اٹھتا جیسے ہی نیچے اترا تو سامنے ارباز رازق چاچا کا گریبان پکڑے کھڑا تھا رازق

"___ چاچا کے چہرے کی رنگت اڑی ہاتھ کانپتے دیکھتے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرتا چاچا کی دکان کھڑا ہو گیا تھا

خدا سے ڈر ارباز____ یہ سٹور میری حق حلال کی کمائی ہے تیرے باپ نے میری ہر چیز پہ قبضہ کر لیا میں نے ہر چیز تیرے باپ کے نام کر دی ہوٹل تک تیرے باپ نے مجھ سے چھین لیا لیکن اب یہ سٹور مرتے دم تک

"____ نہیں دوں گا میری اولاد کے رزق کا ذریعہ ہے یہ سٹور

دیکھ ارباز میرے جیتے جی یہ ممکن نہیں ہے ہاں اگر میں مر گیا تو میری قبر کو لات مار کہ یہ اسٹور بھی اپنے نام کروالینا مگر میری زندگی میں اپنے بچوں کے ساتھ یہ ناانصافی نہیں ہونے دے سکتا اپنے جیتے جی تو میں ان پہ آنچ نہیں آنے دوں گا میرا مر" ___ نے کے بعد اخدا مالک ہے انکا

رازق چاچا بے بسی کی عملی تصویر لگ رہے تھے ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے شکل وصورت سے کمزور لگ رہے تھے مگر اولاد کے لیے وہ تو جیسے مرنے کے لیے تیار ہو گئے ___"

ارباز رازق چاچا کا بھتیجا تھا یہ واویلا تو سب دکانداروں اور لوگوں کے لیے روز کا تماشہ تھا ہر دوسرے تیسرے دن پینتیس سالہ ارباز اپنی طاقت کے بل بوتے پہ

روز تماشہ اور پورا محلہ یہ تماشہ دیکھتے مگر کوئی بھی مدد کے لیے آتا کچھ تو جیسے اس فری کے تماشے سے محفوظ ہوتے تھے آج بھی سب دکانوں سے نکل آئے تھے

دیکھ چاچا بکواس مت کر میرے غیرت مند باپ کے خلاف نہیں تو میں تیری ہڈیاں توڑ دوں گا ____" وہ چیختا ہوا بولا جیسے اپنے باپ کے لیے یہ سننا پسند نہیں آیا تھا ___"

مرد کا بچہ ہے تو ہاتھ لگا کہ دکھا___"اس سے دوگناہ اونچی آواز میں بولتے مانی نے قدم دکان کے اندر بڑھائے تھے اس کے بولنے کی اتنی غراہٹ تھی کہ سارے ساکت وصامت جہاں کے تھے وہاں کھڑے رہ گئے تھے

"___

اوئے چھوٹے تو بیچ میں مت بول یہ میرا اور چاچے کا معاملہ ہے تیرے ابھی بنٹے کھیلنے کا دن ہے تو وہ جا کہ کھیل

"____

ہاں چاچا کیا سوچا تو نے دیکھ آخری بار پوچھ رہا ہوں آرام سے مان جا دستخط کر دے___"اپنی اولاد کا کمزور سا ہی سہی مگر سہارا تو ہے نا___"کچھ ان کا خیال کر لے

___ ہمدردی وافسوس سے کہتے اس نے قہقہ لگایا تھا

"___ تو جو کچھ کر لے ار باز لیکن میں نہیں کروں گا دستخط

چاچا مجبوری ہے میری___کیونکہ تجھے عزت راس نہیں آتی کیا کروں میں پھر آخری موقع دیا تو نہیں مانا اس ے

"___ زیادہ میں کیا کر سکتا ہوں

ار باز نے یہ سنتے ڈنڈا اٹھالیا کہ ایک دو لگا کہ سٹور اپنے نام کروالے گا وہ انکے نزدیک جانے لگا جب رازق چاچا نے پیچھے کی جانب لینے لگے تھے آخر سٹول کے ساتھ لگنے سے پیچھے کی جانب گرے کچھ ہی دیر میں چیخ کی سنائی دی یہ چیخ رازق چاچا کی نہیں تھی بلکہ ار باز کی تھی

آخری موقع دیا تھا ناہاتھ نہیں لگانا___"مانی نے ار باز کے ہاتھ سے ڈنڈا کھینچ کر پھینکا اور پھر گریبان سے پکڑ کہ اٹھا کہ دکان سے باہر پھینکا تھا ار باز درد سے کرا رہ تھا

مانی محلے کا نامی گرامی بد معاش ہے ہر بری خصلت اس میں پائی جاتی ہے "___ تُو چھوٹا موٹا بد معاش ہے نا "___ اس لیے کہتا تھا ذرا بچ کہ رہے

کچھ دیر پہلے اسکے کہے گئے الفاظ اسی کے انداز میں لوٹاتے مانی اس کے اوپر جھک کہے اور اعزاز کی صورت میں تھپڑ اس کہ منہ پہ مارا اس کے الٹے ہاتھ کے زناٹے دار تھپڑ سے ار باز کا کام تمام کر دیا تھا یکے بعد دیگرے جب منہ پہ تھپڑ پڑے تو ار باز کو اپنے آنے کا مقصد بھول گیا تھا ار باز یہ دیکھ کہ رہ گیا اپنے سے دو گناہ چھوٹے لڑکے کے ہاتھوں کھلونا بن کہ رہ گیا تھا

ماحول میں مو"ت سے پہلے کی خاموشی کا سکوت تھا سوئی بھی گرتی تو آواز صاف سنی جاسکتی تھی سب منہ کھولے اسے دیکھ رہے تھے وہ نشئی تھا شرابی تھا

باغی تھا خود سر تھا لیکن اپنے سے کمزور انسان کے ساتھ ناانصافی نہ کرتا تھا اور نہ ہوتے دیکھ سکتا ہے ناانصافی ہوتے دیکھ کہ چپ رہنا تو وہ نشئی انسان اپنی شان کے خلاف سمجھتا تھا۔۔۔

وہ اندر گیا ڈنڈا اٹھایا اور رازق چاچا کو ہاتھوں سے تھام کہ اٹھاتا باہر لے کہ آیا ڈنڈا رازق چاچا کے ہاتھوں میں

"_ تھمایا

یہ لو چاچا_____"اور اتنا اس خبیث کی اولاد کو اتنا مار

مار کہ جب تک اس کی دی گئی اذیت کم نہ ہو جائے___"وہ ایک تنبیہی نگاہ ار باز پہ ڈالتے پیچھے کھڑا رازق چاچا کہ

"___ ہاتھ کانپنے لگ پڑے

چاچا میں جو کہہ وہ کرو___"تو جتنا ڈرے گا یہ دنیا تجھے اتنی ہی ڈرائے گی چچا ڈر کو اپنے اندر سے ایسے نکال جیسے سوتے ہوئے اپنے سارے غم نیند کے حوالے کر دیتا ہے

اس کی یہ کہنے کی دیر تھی چچانے زوردار ڈنڈاارباز کومارااور پھر یکے بعد دیگرے مارتے چلے گئے پھر ہانپ کہ ڈنڈا پیچھے پھینک دیا تھا

اب بتاچاچا تیرے بھتیجے کو کندھے پہ بیٹھا کہ تیرے غیرت مند بھائی کے پاس چھوڑ کہ آوں یا گھسیٹ کے ؟

"___ ایک نظر کراہتے ہوئے ارباز کی جانب دیکھتے لفنگے انداز میں آنکھ مار کہ کہا تھا "_____

دیکھ چاچامجھے پتہ ہے میں نے تجھ "_____ نہیں چاچا_____"ایسانہ کرنا تیرے سگے بھائی کابیٹاہوں کچھ خیال کر سے بہت بدتمیزی کی مگر چاچابس آج معاف کردے_ آئندہ میں کبھی بھی تیرےاورابا کی لڑائی میں نہیں گھسوں گامیں نے توابا کو منع کیالیکن ابانے بہت بے عزت کیااوپر سے یہ بھی کہا کہ تومرد ہے توچاچاسے دستخط کرواکہ لے___"اگرابامجھے نہ بہکاتاتو کبھی یہ حرکت کرنے کانہ سوچتاآج معاف کردے بس اوراس سے کہہ کہ مجھے آج چھوڑدے بس اس کے بعد تیرےاور معاملے میں ہر گز نہیں آؤں گاتوجان اورابا جانے___"میں

"___ اپنی آج والی حرکت پہ بہت شرمندہ ہوں

"_____ وہ کراہتاہوہاتھ جوڑ کہ بولا کہ وہ سچ مچ گھسیٹ کہ ہی نہ لے کہ جائیں

چاچااب تیرا فیصلہ ہے تو کیا چاہتا ہے____؟منہ میں ڈالی ببل کا غبارہ بناتے مانی نے گلے میں پڑی چین کو

"___چھیڑتے کہااس کی یہ کہنے کی دیر تھی جب رازق چاچا چھلکتی آنکھوں سے اس کے گلے آ لگے

آج اگر تو نہ ہوتا تو مانی میرے بچے فاقوں سے مر جاتے آج اسے چھوڑ دے اسکی آخری خطا سمجھ کہ___"چاچا

"نے اس کے ہاتھ چومتے تشکر سے کہا۔۔۔

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں

بنوں میں پھرتے مارے مارے

میں اس کا بندہ بنوں گا جس

کو خدا کے بندوں سے پیار ہو گا

(علامہ محمد اقبال)

جیدی دو منٹ کے اندر موٹر سائیکل لے کہ آ اسے ہسپتال لے کہ چلتے ہیں یہ نہ ہو یہ میرے متھے لگ جائے

"_____"وہ چاچا سے نظریں ہٹاتا جیدے سے مخاطب ہوا

کچھ دیراس نے ہاتھوں کے سہارے سے اٹھاکہ ارباز کوموٹوسائیکل پہ بیٹھایاہو سپٹل کے لیے روانہ ہوئے پیچھے

سب انھیں حیرت سے دیکھ رہے تھے

وہ پہلا شخص تھا جس نے زخم بھی خود دیااور مسیحائی بھی خود کررہا تھا

ہائے اوئے___ارباز کے کراہنے کی آواز آرہی تھی

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

میرے پاس فیڈر نہیں ہےاورنہ میں تیری ماں ہوں جوتجھے ننھے کاکوں کی "____ اوئے آواز بند کراپنی

ارباز کی آواز "___طرح بہلاؤں گی چپ کرکے ہسپتال تک بیٹھارہے یہ نوہو کہ تجھے مزید زخمی کرناپڑ جائے

___سنتے مانی نے ذراغصے سے کہاتھا

اور کچھ نہ کر بس اپنی ٹانگ کے نیچے سے میرا بازو نکال دے کب سے تیری ٹانگ کے نیچے دبا ہوا ہے مجھے درد ہو رہا ہے hai بازوؤں میں ____ گھگھائی انداز میں ار باز نے کہا کہ یہ نہ ہو مانی پھر سے اسے مارنا شروع کر دے

اور ہوا بھی یہ جب اس کی آواز آتی مانی اپنے ہاتھوں کا فرض ادا کرتا جس نے پہلے زخم دیا اب پھر مار مار کہ علاج کروانے کے لیے لے کہ ہسپتال لے کہ جا رہا تھا ___"

انھوں نے ہوسپٹل کے آگے بائیک روکی تو ار باز نے اپنے زخموں سمیٹ گہرا سانس بھرا تھا اس کے دل میں ایک دعا تھی کہ کسی دشمن کو مانی کی مار نہ مارے جیسے اس کو پڑی تھی ___"

Epi # 13

اماں کپڑے سلائی کر رہی ہیں تو علیزے صائم سے کہیں نہ مجھے چائے بنا دے ____" امی امی اگر آپ کام کر رہی ہیں

رہی تھیں جب مانی شام کے وقت کمرے سے نکل کہ زارا بیگم کے پاس چارپائی پہ آ کہ بیٹھا اور ان کے گرد بازوں حمائل کر اپنے بھرپور لاڈ سے بولا علیزے جو چرپائی پہ بیٹھ کہ غور سے کرافٹ ڈائیز دیکھ رہی تھی اسکا

دھیان ذرا بھی مانی کی باتوں کی طرف نہیں تھا مگر جب مانی نے اسے علیزے صائم سے پکارا تو اس نے ترچھی نگاہ سے دیکھنا ضروری سمجھا تھا "____

ابا کے سامنے ذرا اس نام سے مجھے مخاطب کرنا لفنگے انسان پھر تمھارا بوریا بستر ادر دروازے کے باہر نہ ہوا اور تم بھکاریوں کی طرح مانگ نہ رہے تو میرا نام بھی "___

تو کیا تمھارا نام بھی علیزے صائم نہیں ____"مانی نے اسکے لفظوں کو اُچکتے جلدی سے اسکا جملہ مکمل کر دیا

امی اسے سمجھا لیں نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا لڑکیوں کے اتنے کمینے بھائی تو نہیں ہیں جو بہنوں کو اسطرح ان کے شوہروں کے نام سے چھیڑتے ہوں گے اسے کہیں اماں کہ یہ اپنا منہ بند رکھے ____"وہ اٹھ کہ ہاتھ میں پکڑی قینچی سے اس کی جانب اشارہ کرتی وارننگ زدہ لہجہ لیے بول رہی تھی

لڑکوں کی اتنی چول بہنیں بھی نہیں ہوتیں نیک شریف معصوم سی بھائیوں کے سامنے بولتی بھی ہیں تو سر جھکا کہ اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتیں ہیں ان سے اونچی آواز میں بات کرنے سے بھی ڈرتی ہیں ____"بسکٹ سمیت ٹرے میں چائے پیش کرتی ہیں

"____ مجھے نہیں پتہ اماں ____"میں نے نہیں بنا کہ دینی اس نے ہر وقت میرا جینا حرام کر رکھا ہے

علیزے نے انکار کرتے اسے انگوٹھے دکھا کہ کمرے میں چلی گئی جبکہ مانی معنی خیزی سے مسکراتا باہر نکلتا سیڑھیوں سے ہوتا تایا کے گھر آ گیا تھا

ابیہا علی شاہ❤❤❤❤

❤❤❤❤

قسم سے مانی مجھے روز روز تمھیں منع کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے مگر تمہیں تو مانگتے ہوئے بھی شرم نہیں آتی

"____ لیکن پھر بھی بتا رہی ہوں میں تمہاری یہ روز روز کی چائے افورڈ نہیں کر سکتی

وہ تنگ آ گئی تھی آج بھی اُس کے لیے چائے نہیں رہی تو اس نے چائے بنوائی تھی ورنہ دھمکی ہی ایسی ہوتی کہ نورِ حرم کی اس کے آگے ایک بھی نہ چلتی تھی

ایسے لیکچر دے کہ تمھیں لگتا ہے کہ مجھے شرم آ جائے گی تو یہ محض تمھاری سوچ ہے اس لیے چائے والے معاملے کو کونے پہ رکھ دو اور دوسرا اس بات کی فکر مت کرو کہ اس چائے کا معاوضہ تمھیں مل جائے گا بس رخصتی ہو جائے اگر معاوضہ نہ مل سکا تو میری آدھی سلطنت میری انت الحیات کے نام ____"

معنی خیزی سے کہتے اس نے آنکھ مارتے اپنے ازلی لوفرانہ انداز میں کہا تو نور حرم نے بچوں کی طرف دیکھتے تیکھے چتونوں سے اسے گھورا تھا

ویسے تم پہلی واحد بے شرم خاتون ہو زوجہ____"جو شوہر کی چھوٹی چھوٹی گستاخیوں پہ شرمانے کی بجائے مزید گھورے جا رہی ہو____"

کرسی سے سر اٹھا کہ ایک آنکھ بند کرتے کھولتی نگاہ سے اسے دیکھ کہ بے شرم وڈھٹائی کے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے وہ جو ایک بچے کو ریاضی کے سوال سمجھا رہی تھی اس کا دل کیا وہ ہی ریاضی کی کتاب اٹھا کہ اس کے سر پہ مارے____"

تم چائے پینے آتے ہو یا بغیر تیوں کے ریکارڈ توڑنے آتے ہو قسم سے ایک قت "ل اگر معاف ہوتا تو میں بخوشی اور اپنی رضا سے پہلے تمھارا منہ توڑتی پھر تمھاری گردن مروڑ کے رکھ دیتی نشئی انسان____"

اس نے پنسل کو زور سے کاپی پہ لکھ کہ دباؤ ڈالا جیسے پنسل کی جگہ مانی کا سر ہو____"اس نے کہا تو مانی اسے ہی دیکھ رہا تھا آگے سے وہ بولا کچھ بھی نہیں اس کی نظر خود پہ مرکوز پا کہ نورِ حرم کو وحشت ہوئی تھا "____

(سستا نشئی انسان)منہ میں بڑبڑاتے اس نے بہت مدھم آواز میں کہا تھا

بل دوں جمع کروادو گے ____؟

کچھ دیر بعد اس نے مانی سے پوچھا جس کی نظریں اسی پہ تھیں مگر سوچیں اس کی دور معلوم ہو رہیں تھیں نور کو اس شخص کی ذرا سمجھ نہیں آتی ہے وہ اسے کبھی کبھی بڑا ہی پیچیدہ قسم کا سیاسی انسان معلوم ہوتا تھا اس کے چہرے سے اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا کہ دیکھ کہاں رہا ہے سوچ کیا رہا ہے مسکراتے مسکراتے اچانک اس کے اچانک لب سکڑ جاتے تھے

مانی کیا بکواس کر رہی ہوں میں ____"اس نے اب اتنی بلند آواز میں پکارا کہ بچے بھی ڈر گئے کہ باجی صاحبہ کو ہو کیا گیا ہے ____؟

ہوں ____"کافی دیر بعد اس نے یک لفاظی جواب دیا

تھا نورِ حرم اس کے تاثرات دیکھتی کڑوا منہ بناتی کمرے کی جانب چلی گئی کچھ دیر بعد اس نے پرس لایا اور اسے ____" بال نکال کہ تھمایا

یہ پیسے اور یہ بل ہے یاد اور توفیق سے جمع کروانا____"بل اور پیسے اسے تھماتے بے دھیانی سے پرس چرپائی پہ رکھے ٹیوشین والے بچوں کو رٹے رٹے مارتے دیکھ کہ سمینٹ کی بنی چھوٹی چھوٹی سیڑھیوں پہ بیٹھ گئی تھی جو برآمدے سے باہر صحن کی رائدری پہ وقوع پذیر تھیں وہ وہی بیٹھ کہ بچوں کا کام چیک کرنے لگی تھی

"____ فرحان کہہ رہا تھا کہ تم نے چچا رازق کی مدد کی

یقین تو ذرا نہیں آیا کہ ایک نشئی انسان کسی بے بس انسان کی بھلا کیا مدد کر سکتا ہے پھر دو تین بچوں سے پوچھ

"____ گچھ کی تو پتا چلا کہ ماڑ ڈھار کے سہی لیکن تم نے چاچا رازق کو ان کی دکان واپس کروادی

کچھ دیر بعد سچ جاننے کے لیے تحقیق کرنا شروع ہو گئی صبح سکول میں چاچا رازق بیٹے فرحان کی مانی کی تعریف

"____ کرنے پہ اسے ذرا بھی یقین نہیں آیا کہ مانی یہ بھی کر سکتا ہے اس کے لیے مقام حیرت تو ہونا ہی تھا

ہائے یہ لوگ_____"جب انسان کوئی نیک عمل سرانجام دیتا ہے لوگوں کی تحقیق شروع ہو جاتی ہے کہ آیا یہ کام اس نے سرانجام دیا بھی ہے یا نہیں اور ایک خطا پہ بغیر پوچھے سمجھے الزمات کی بوچھاڑ شروع کر دی جاتی ہے کیوں؟

کچھ دیر کے اس نے ایک سانس سپرد کرنے کے لیے وہ رکا جو سوالیہ نظروں سے اس کی ہی جانب دیکھ رہی تھی

کیونکہ آپ کی نیت کتنی بھی اچھی کیوں نہ دنیا آپ کو ظاہر سے آپ کے دکھاوے سے جانتی ہے مگر آپ کا دکھاوا کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو اللہ آپ کو آپکی نیت سے جانتا ہے یہ دنیا کا دستور ہے وہ مٹی میں پڑا سونا نکال لیتی ہے وہ بھی نہیں چھوڑتی مگر سونے پہ پڑی ہلکی سی گرد بھی ایسے جھاڑتی ہے کہ کئی وہ سونے کی خوبصورتی اس کی نمود و نمائش کو ختم ہی نہ کر دے____"اب مجھے خود نہیں علم کہ میں کس کی نظروں میں مٹی پہ پڑا ہوں سونا ہوں یا سونے پہ پڑی وہ ہلکی سی گرد جو سب کی نظروں میں کھٹک رہی ہے پر مجھے نہیں فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں اپنی نظروں میں متعبر ہوں میرے لیے یہ ہی کافی ہے اور انسان کو سب سے ضرورت اپنی نظروں میں معتبر رہنے کی ہوتی ہے نیت میں کھوٹ رکھے نمازی ہونے سے بہتر ہے کہ میں شرابی ہی ٹھیک ہوں ابا کا فرمانبردار بیٹے سے میں الو کا پٹھا ہی صیح ہوں"____

دونوں ہاتھ سر کے پیچھے سے گزارتے اس کی نظریں افق پر ہوتے ہوئے تخلیل کے گہرے پردوں میں گم تھیں نور حرم نے حیرت کے جھٹکوں سے سر ہٹاتے اس کو غور سے دیکھا سفید لمبے کرتے گھسی پٹی جینز پہنے وہ وہی مانی تھی جسے نورِ حرم کو کوفت ہوتی تھی وہ بظاہر وہی گھٹیا شخص تھا جو اسے ذرا اچھا نہیں لگتا تھا مگر اسکا انداز اسے ورطہ حیرت میں ڈال گیا تھا اس شخص کے منہ سے خیر کی بات سننا تو ناممکن تھا مگر آج یہ سب کم از کم نور کے لیے نیا تھا؟____

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں توہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں توہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"___باجی اب توہوم ورک بھی پوراہو گیاہمیں چھٹی دے دیں مغرب ہوجائے گی تومما کوٹنشن ہورہی ہو گی

"____ گیارہ سالہ عبید کی آوازنے نور حرم کے اوپر سے گہری سوچوں کاارتکاز توڑاتھا

اوئے سالے توُنے کونسی امامت کروانی ہے جوتجھے فکر ہورہی ہے____"مانی نے اچھل کہ کھڑے ہوتے کافی تیزی اور شوخی سے کہاتھا____"اب لہجہ اسکاایساتھانورِ حرم کی بے زاری ایک پل میں واپس آئی تھی اس نے بچوں کوجانے کااشارہ دیاتھا

بچے نکلے تووہ بھی سیٹی کی مخصوص دُھن بجاتاان کے پیچھے دروازے سے نکلتا کبھی ایک بچے کے سر پہ تھپڑ مار رہا تھاتو کبھی دوسرے کی____"آخر نورِ حرم نے گہری سانس لیتے انھیں دروازے سے اوجھل ہوتے دیکھاتو چٹائی طے کرنے لگی____"

نشئی چرسی انسان____"گلی سے مانی کے قہقوں کی مطلوبہ آواز سنتے اس نے بیزارگی سے کہااس کے قہقوں کی آوازاس پہ سے ناگوار گزری تھی

ساری چیزیں سمیٹتے اس نے سالن بنانے کا سوچاآج تواچھی خاصی دیر ہوگئی تھی اماں کا تو روز معمول تھاوہ آگے پیچھے چھوٹے چھوٹے کام نپٹاتی یاپھر محلے میں خواتین کے پاس چلی جاتیں جب تک وہ واپس آتیں وہ بچوں کو چھٹی دے کہ سالن بناچکی ہوتی تھی

نورحرم نے سورج کی مدھم سی کرنوں کو دیکھا جس کا سنہری پن فصیل سے مدھم ہوتا معلوم ہورہا تھااسے یہ شام کا وقت بہت بھلا محسوس ہوتا یہ وقت بہت سی گہری یادوں کے دروازے واہ کر دیتا تھا

سوچوں سے چھٹکارا پاتے وہ پلٹی توپرس دیکھاجو مکمل کھلا ہوا تھااسے جھٹکا سالگا تشویش سے پرس کو ٹٹولا سارا پرس ٹٹول کہ اس نے پرس چھان مارا مگراس کے پیسے کہیں نہیں تھے خالی ذہن سے دیکھتے رہنے کے بعد وہ گلی کی

جانب بھاگی تھی دروازہ سے نکلتے اس نے گلی میں دیکھا تھا اسے شک تھا کہ پیسے مانی نے ہی نکالے ہیں اس کی پسند

____ اسکی چکنی چپڑی باتوں میں پھنسا وہ پیسے لے کہ فرار ہو گیا تھا گلی میں کوئی ذی روح موجود نہیں تھا

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ خالی ذہن لیے دراوزے کی بیچ کھڑی رہی اسے خود پہ غصہ تھا کہ اس پہ اعتبار ہی کیوں کیا

جب کہ وہ اس عیاش پرست کی انسان فطرت جانتی نہیں تھی اسے خود پہ افسوس ہونے خشک آنسو آنکھوں

"___ سے بہے جا رہا تھا حق حلال کی کمائی ایک روپیہ بھی نہیں رہا تھا

❤❤❤❤

مسٹر فہیم____ آپ کے موکل نے ان کی ہمشیرہ کو مینٹلی تھریڈ کیا گن "پوائنٹ پہ ان سے بچے چھیننے کی مکمل

"___ کوشش کی اپنے ہی بچوں کے چہرے پہ ای "سڈ پھینکنے کو کہا گیا

دیکھئے مسٹر ارمغان___ "جو بھی ہے آپ میرے ساتھ ڈیل کر لیں پارٹی بہت مضبوط ہے ان کے بہت اثر و

رسوخ ہیں

ویسے بھی وہ آپ کے معمولی ملازم کی ہمیشرہ ہیں آپکی تو نہیں ہے خوامخواہ اس معاملے میں خود کو مت پھنسائیں

"____

مسٹر فہیم____"گیٹ آؤٹ فرام مائی ہاؤس____"وہ صوفے پر سے اٹھتا زور سے ڈھاڑا چہرے کی رگیں تن آئی تھی غلافی آنکھوں میں سرد مہری چھاگئی تھی

مجائد بھائی ادھر آئیں ان کو باہر کا رستہ دکھائیں___"اب کی بار ارمغان کا سارا دن مجائد کی طرف مرکوز تھا

دیکھئیں مسٹر ارمغان آپ میری انسلٹ کر رہے ہیں____"وکیل کے چہرے پہ اپنی توہین کی سرخی نمایاں تھیں

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

میں آپ کی انسلٹ کر نہیں رہا بلکہ کر دی ہے____"جائیں اب یہاں سے____"اس نے انگلی اٹھا کہ باہر کی جانب اشارہ کیا____"

اب دیکھیں گا مسٹر ارمغان عالم میں آپ کے ساتھ کرتا کیا ہوں____"وکیل نے چہرے پہ خباثت بھری مسکراہٹ دھمکی دی تھی

میں دیکھتا نہیں بلکہ میں عملاً کرتا ہوں جائیں کچھ کرنا ہے کر لیں اگلی ملاقات اب آپ سے کورٹ میں ہو گی

____ارمغان کے لہجے کی مضبوطی ہی ایسی تھی کہ وکیل گھور بھی نہ سکا اور بیگ اٹھاتے باہر نکل گیا تھا "____

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!
❤❤❤

مانی نورِ حرم آج صبح سے تیسرا چکر لگا کہ تمھارا پوچھ کہ گئی ہے میں نے اسے پوچھا کہ مجھے بتا دو میں تمھیں بتا دوں گی مگر میرے ہزار دفع پوچھنے پہ بھی اس نے مجھے نہیں بتایا وہ بہت پریشان لگ رہی تھی ایسے لگ رہا تھا جیسے ابھی رو دے گی____"

سچ بتاؤ تم نے اسے پریشان تو نہیں کیا____"علیزے نے دونوں کمر پہ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح استفسار کیا تھا

وہ دوسرے دن شام کو گھر پہنچا جب علیزے نے نورِ حرم کے تین دفعہ آنے کی اطلاع دی تھی وہ حیران ہوا تھا کہ نورِ حرم جس کے سامنے وہ گزر جاتا وہ اسے خود سے بلانا گوارہ تک نہیں کرتی تھی پھر آج ایسا کیا تھا کہ وہ اس کے لیے دو سے تین چکر لگا چکا تھی اسے کچھ گڑبڑ محسوس ہوئی تھی

وہ علیزے کی بات کا جواب دیے بغیر چھت پہ پہنچا پھر تایا کی سیڑھیوں وہ صحن میں پہنچا نور حرم برآمدے کے دہلیز پہ بیٹھی ہوئی تھی متورم لال آنکھیں، بالوں کی ایک آدھ چہرے پہ پھیلی، ڈوپٹہ کندھوں سے اترا ہوا چپل سے بے نیاز، وہ اپنے خیال میں بیٹھی جیسے اپنے ہوش میں نہیں لگ رہی تھی مانی نے اسے پہلی بار اس حلیے میں دیکھا تھا نورِ حرم کی جیسے ہی نظر مانی پہ پڑی۔۔۔

مانی___"سراسرتی ہوئی آواز میں سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے کچھ ہی پل میں وہ چپل سے تیز اس کی جانب بڑھی تھی اسکا ڈوپٹہ ادھر ہی گر گیا تھا مگر اُسے تو جیسے آج ڈوپٹے کی پرواہ نہیں تھی

مانی مجھے میرے پیسے واپس کرو___"وہ اونچی آواز میں ڈھارتی اس کے مقابل ہوئی تھی

کونسے پیسے___؟اس کی طرف دیکھتے مانی نے انجانی سے پوچھا تھا

وہ ہی جو کل تم نے میرے پرس سے چرائے تھے جب کل شام کے وقت چائے کے پینے کے بہانے تم پرس سے

"___چرا گیا

میں نے تمھارے پیسے کیا کرنے تھے مجھے کیا ضرورت پڑی تھی کہ تمھارے پیسے اٹھانے کی___"اس کی بے

چینی کو دیکھتے مانی نے عام سے انداز میں کہا تھا

جھوٹ مت بولو مانی پیسے تم نے چرائے ہیں کیونکہ تمھاری آنکھیں تمھارے چہرے کا ساتھ دے رہیں___"

مجھے میرے بیس ہزار دو نہیں تو میں چاچو کو بتادوں گی آرام سے میرے پیسے میرے حوالے کردو گے تو میں کسی

"___کو خبر نہیں ہونے دوں گی___"وہ ضبط سے چیخی تھی دل کیا کہ مانی کا چہرہ تھپڑوں سے لال کردے

نورِ حرم میں سچ کہہ رہا ہوں تمھیں غلط فہمی ہوئی ہے___"تمھاری اتنی بڑی رقم کا کیا کرنا تھا میں نے___"مانی

___ نے سکون سے کہا جب آنکھوں میں کچھ اور ہی رنگ تھے

مانی میں کسی کو کچھ بھی نہیں بتاؤں گی مجھے میرے پیسے واپس کردو تمھیں اللہ کا واسطہ ہے مجھے کل سیلری ملی ہے

میں نے اماں کی دوائی لینی ہے پورے مہینے کا راشن وہ بیس ہزار تھے بجلی کا بل بھی اسی میں سے دینا تھا آدھا بجٹ

ابو کی پنشن تھااور آدھامیں نے سیلری کا بنایاہے مانی اللہ کا نام مجھے دے دووہ بیس ہزار میری پورے مہینے کی جمع پونجی تھی مانی

تم تووہ بیس ہزار ایک منٹ میں اڑادوگے لیکن میرا پورا مہنیہ نکل جائے گا دیکھورات سے مجھے نیند نہیں آرہی اماں کی دوائیاں ختم ہیں

"___ اماں صبح بھی مجھے پیسوں کا کہہ رہیں تھی میں انھیں کیسے بتاؤں گی کہ میرے پاس ایک روپے نہیں بچا کہتے ہو تو میں تمھارے پاؤں پڑ جاتی ہوں لیکن مجھے میرے پیسے واپس لوٹادو___ "وہ اس کا گریبان پکڑ کہ جنھجھوڑتی رورہی تھی اس کی حالت قابلِ رحم لگ رہی تھی آج اپنی مجبوری کے تحت کئی سے وہ خوددار اور عزتِ نفس میں جینے والی لڑکی نہیں لگ رہی تھی جو رعب ودبدبہ اس کی شخصیت میں نمایاں ہوتا تھا کچھ دیر پہلے وہ زائل ہو چکا تھا"___

اچھا بیس ہزار پورے نہیں دینے تو دس ہزار مجھے دے دو___ "دس ہزار خود رکھ لو بے شک پورے نہ دو مگر مجھے دس ہزار تو دے دو جس میں اماں کی دوائی آجائے گی مجھے دس ہزار دو___ "مانی میں تمھارا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گی"___

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

وہ بے بسی سے روتے تڑپتے اسی کے سینے پہ سر ٹکا گئی وہ سسک رہی تھی مانی اسکے چہرے کی گرمائش اپنے سینے پہ

"___ محسوس کررہا تھا وہ بیس ہزار روپے کے لیے رو رہی تھی مانی کو اس کی حالت دیکھ کہ پچھتاوا ہونے لگا

مانی کے سینے پہ تپیش سے ہونے لگی تشویش سے اسکے گرد حصار باندھتے اس کے چہرہ پہ ہاتھ رکھا سے اُس کا چہرا

تپتا ہوا معلوم ہوا تھا اسے سمجھ لگ گئی تھی کہ ٹنشن وجہ سے اس کی یہ حالت اور بخار بھی سارا پیسوں کی وجہ سے

تھا

"___ نورِ____"مانی نے اسکا چہرہ تھپتھپایا لیکن بے سود کوئی حرکت نہ ہوئی تھی

انتہائی فکر مندی کی حالت اس نے اسے برآمدے کی چارپائی پہ لٹایا صحن سے ڈوپٹہ اٹھا کہ اوپر کروایا تھا

کچن سے پانی کا گلاس سے اس پہ چھڑکاؤ کیا تو اس نے آنکھیں کھولیں اور ایک دم سے اٹھتے پیچھے ہوئی تھی جیسے

"___ بچھو نے ڈنک مارا ہو گرتی پڑتی وہ چارپائی سے ہی اٹھ کھڑی ہوئی

اپنے پیسوں کی وجہ سے اس کی تمیز کئی دور جا سوئی تھی "___ گھٹیا کمینے چور عیاش پرست انسان ہو تم

پیسوں کے لیے تو تم عزت لوٹنے سے بھی گریز نہیں کرو گے ڈاکے مار انسان انتہائی گرے کردار کے ہو تم کیا

"___ بھروسہ ہے تمھارا کیا پتہ آج وہ بھی

نور خاموش ایک لفظ نہیں تمھارے پیسوں کا مجھے نہیں پتہ سچ کہہ رہا ہوں___"چارپائی سے اٹھتے مانی نے اس

کی بات کاٹتے سرد لہجے میں تنبیہ کی تھی

کیا خاموش ہاں کیا خاموش کیوں خاموش ہوں میں کس لیے کس وجہ سے آج تک ایک اپنے نام کا مان نہیں

دے سکے صرف اور چائے کے بہانے اپنے طلب پوری کرنے آتے تھے مگر جب سوچا کہ یہ تو ہونا نہیں ہے

کیونکہ اس کا کردار تو مضبوط ہے تو پھر کیوں نہ اس کی حق حلال کی کمائی پہ ڈاکا مار کہ اپنی دوسری فضول طلب

"___ پوری کرلوں

تم نے پیسے تو لے لیے مگر یہ یاد رکھنا میں تم سے اپنے پیسے نکلوا کہ رہوں گی ماسٹر چاچو کو بتانے کی دیر ہے وہ ساری گلی میں گھسیٹ کہ نکلوالیں گے تم سے ____"

وہ چیخ پڑی لال آنکھیں اس پہ مرکوز کیے وہ تو جیسے ہوش وحواس میں نہیں تھی

کاش ابا کی طرح تم پہ ہاتھ اٹھا کے اپنی مردانگی کا ثبوت دیتا جیسے وہ اماں پہ ہاتھ اٹھا کہ ان کا منہ لال کر کے ثبوت دیتے کہ وہ مرد ہیں اس لیے اماں اپنی زبان بند رکھیں مگر میں ابا نہیں ہوں ____"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

میں ٹھہرا شرابی انسان ایسی حرکت کی تو کل تک جیل کی سلاخوں میں بند ہوں گا کیونکہ تم اماں کی طرح کمزور عورت تو ہو نہیں جو چپ چاپ سہہ لو گی ____"

بھینچا ہاتھ کھول کہ اس نے سر پہ پھیرتے بغیر کسی دلیل کے کہا تھا

انسان کو انسان نہیں رلاتے نورِ حرم انسانوں کو اُن سے وابستہ امیدیں رلاتی ہیں مجھے آج تک رونا ہی نہیں آیا

کیوں کہ نہ میں نے کسی انسان سے امیدیں وابستہ کیں اور نہ مجھے کسی نے امیدیں وابستہ کرنے کا حق دیا ہے

دلیل وہاں دی جاتی جہاں اگلے کی نظر میں کوئی مقام ہو میرا کوئی مقام ہی نہیں ہے پھر کیا دلیل تو کیا

"____ وضاحت____؟"لیکن ایک دور آئے گا جب وقت خود دلیل دے گا میری

کچھ نہیں ہوا بس تھوڑا سا درد ہوا ہے اس میں___"وہ دل پہ ہاتھ رکھے

"____ آخر میں اپنے ازلی چھچھورے پن سے بولا

دیکھتا ہوں کوئی سستہ سا بینک کھلا ہوا ہو مسسز تمھارے دس ہزار تو بھی لوٹانے ہیں دعا کرو بینک کا منیجر سو رہا ہو

"____ پھر کوئی لمبا سا ہاتھ مار کہ تمھارے بیس ہزار پورے واپس کر سکوں

سنجیدگی سے کہتے آخر میں آنکھ مارتے کہا تو نورِ حرم سٹپٹا گئی تھی پیسوں کی واپسی سن کہ یکدم سے اس کے

تاثرات ڈھیلے پڑے تھے

سچی پیسے واپس دو گے نا____؟اس نے بے صبری سے پوچھا جیسے یقین نہ آیا ہو ظاہری بات وہ پہلا چور تھا جو پیسوں کی واپسی کی گرنٹی دے رہا تھا۔۔۔

سچی____"لیکن کوئی دور یا نزدیک شادی وغیرہ کا معلوم ہو تو بتادو جلدی سے تمھاری کسی کولیگ کی کسی دوست کی بس ذرا سا ہنٹ دے دو تو کل صبح ہی تمھیں بیس ہزار مل جائیں گے کیونکہ بینک والا پلان تو کینسل ہے ہاں شادی ہوئی تو ڈھول بجا کہ بیس ہزار پورا کر دوں گا___"سیٹی مار کہ اس نے معاملہ حل کیا تھا

"___تو جو میرے پیسے ہیں وہ ہی مجھے واپس کر دو جو میری حق حلال کی کمائی جو آیا وہ کھایا____"مطلب بھول جاؤ تمھارے کوئی پیسے تھے

ویسے چور مانتا تو نہیں ہے کہ اس نے پیسے چرائے ہیں لیکن میں پہلا چور ہوں گا جو اپنی مسسز خوشی کے لیے مان رہا ہے کہ چوری اس نے کی ہے____"اس نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا قہقے میں پتہ نہیں کس چیز کی شدت تھی کہ آنکھوں سے پانی نکل آیا جو نورِ حرم نے اسکی سرمے لگی آنکھوں میں بغور دیکھا کچھ عجیب سا احساس ہوا تھا

"___

اور پھر اس کی بات سنتے سانس ہوا میں سپرد کرتی اپنے بخار زدہ وجود کو ہلکا پھلکا محسوس کرتے وہ پلنگ پہ بیٹھ گئی تھی وہ جانتی تھی مانی اس کے پیسے لٹائے گا جس طرح لٹائے گا اسکا اسے علم نہیں تھا اسے بس اپنی حق حلال کی کمائی سے غرض تھی وہ اب اس کی پشت دیکھ رہی تھی جو اس کی طرف تھی اس کا بس ایک چاچو کے نام سے ڈرانا ہی کافی تھا وہ جانتی تھی چاچو کے ڈر سے وہ کچھ بھی کر کے اسے پیسے واپس لٹائے گا ___"

حوالہ بڑا سخت دیا ہے مسسز اب تو مداری بن کہ بھی پیسے نہ دیے تو ابا نے خود مداری بن کہ مجھے گلی میں بندر بنوا کہ ناچنا ہے بندر بن کہ ناچنے سے بہتر ہے کہ میں خود ہی اپنی نیلامی لگوا کہ تمھیں پیسے واپس کر دوں ____"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

پیچھے پلٹ کہ ہنستے ہوئے وہ اب بے بس سا دکھائی دے رہا تھا چہرے پہ وہ ہی چھچھوری مسکراہٹ تھی چلو چلتا ہوں اللہ حافظ بس دعا کرنا کچھ کام بن جائے ___" یہ کہتے وہ مڑا اور جانے لگا

سنو چائے بنا دوں ____" اس نے جان بوجھ کہ کہا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے وہ چائے تو نہیں چھوڑے گا نہیں پتہ نہیں کیوں آج دل نہیں ہے ____" اس کی آواز سن کہ پھر سے پلٹ ایک نظر ڈالتے دانت دکھاتے ____" نکل گیا تھا

اور یہاں نور حرم کو اپنے غلط ہونے کا احساس ہوا اس شخص کا چائے کے لیے انکار کرنا اس صدی میں مقام حیرت تھی اس شخص کا پیسے چوری کرنے سے انکار کرنا

"____ نہیں کھٹک رہا تھا جتنا پہلی دفع چائے سے انکار کرنا کھٹک رہا تھا

❤❤❤❤

"____ بس اتنی سی بات____ "بیس ہزار چاہیے تجھے

جیدے نے جان بوجھ کہ چسکا لگایا اور اسے دیکھا جو تھڑے پہ بیٹھ کہ اپنا مسئلہ بتانے کے بعد بے چین تھا

مگر اس کے لیے تجھے ہمارا ایک کام کرنے پڑے گا____ "جیدہ بڑا شاطر انسان تھا موقع پرست بندے کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے والا____ "اپنا لاکھوں کا مطلب نکلوانے کے لیے بیس ہزار تو اس کے آگے بہت کم تھے

؟مانی نزدیک سے بات بنتے دیکھ کہ بے صبر اسا ہوا تھا کیونکہ پچھلے____ جو تم کہو گے میں کروں بس پیسے مجھے دو آدھے گھنٹے سے یہاں پہ بیٹھا سوٹے پہ سوٹے لگا رہا تھا۔

ٹھیک ہے آج رات آجانا ذرا سا کام کرنے کے بعد پیسے بھی لے جانا بس چھوٹا سا کام ہے جگہ تجھے فون پہ بتاؤں گا

"____ ابھی ذرا میں جلدی میں ہوا وہ سالہ سارا کام خراب کر دے گا

جیدہ یہ کہتے موٹر سائیکل پہ بیٹھ کہ اس کی نظروں سے اوجھل ہوا اور مانی تو گویا خوش ہوا تھا اس کے تو وارے

"____ نیارے ہو گئے تھے

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

❤️❤️❤️❤️

نورحرم یہ مانی کوئی لفافہ دے گیا تھا صبح سویرے جب تم سوئی ہوئی تھی____"آج اتوار تھی اس لیے وہ نماز پڑھ کہ سوگئی تھی اور آج وہ کافی دیر سے اٹھی تھی وہ ناشتہ کررہی تھیں جب امی لفافہ لے کہ کچن میں نمودار ہوئیں تھیں کل میڈیسن اس کی طبعیت مکمل ٹھیک تھی اسے مانی سے پیسوں کی واپسی امید تو تھی مگر اتنی جلدی یہ اُس نے کب سوچا تھا___؟

"___ اس نے بغیر کچھ کہے وہ لفافہ پکڑ کہ اپنی گود میں رکھ کہ ناشتہ کرنے لگی آنکھوں میں چمک سی اٹھی تھی

"_کیا ہے یہ نورِ حرم___؟انھوں نے تیکھی نظروں سے پوچھا کہ ان کی بیٹی کچھ اور ہی نہ سوچے بیٹھی ہو پیسے ہیں حفاظت کے طور پہ رکھوائے تھے کل علیزے کے پاس وہ ہی دینے آیا تھا____"اس نے لفافہ کھول کہ دکھایا تھا اس نے امی کو پیسوں کے متعلق ہر گز نہیں بتایا بس پیسوں کا بتایا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے باہر چلی گئیں

"____

لفافہ کھول کہ دیکھا تو پورے بیس ہزار تھے ایک روپیہ کم نہیں تھی فتح کا چہرے پہ نظر آرہا تھا آج اپنی جیت کا سوچ کہ خوشی ہوئی تھی اس نہیں پتہ تھا کہ یہ ہی جیت اس کی ہار ہے____"ناشتہ کرنے کے بعد اس نے پیسے اماں کو دیے تھے اور گھر کا کام کے لیے جُت گئی تھی

تقریبادو گھنٹوں کی انتھک محنت کے بعد وہ کام سے فارغ ہوئی تو دروازے کھٹکھٹنے کی آواز پہ وہ دروازے کی

"___ طرف بڑھ گئی تھی

"___ آئمہ باجی آپ____؟دروازہ کھلا تو سامنے آئمہ کا چہرہ نظر آیا

آئیں اندر آئیں_____"چہرے پہ نرم سی مسکراہٹ رکھے اس نے سائیڈ پہ ہو کہ جگہ دی تو وہ اندر چلی آئیں

"____ اس نے دروازہ بند کیا تھا

خیریت ہے عبید دو تین دنوں سے ٹیوشین نہیں آرہا وہ ٹھیک تو ہے___"پلنگ ان کے پاس بیٹھتے اس نے

"____پوچھا

الحمداللہ وہ تو ٹھیک ہے____"بس وہ اماں کی اچانک طبعیت خراب ہو گئی تھی ہسپتال داخل رہیں ہیں کل ہی ان

"____ کی طبعیت بہتر تھیں تو ہم واپس آ گئے

"____ اوہ اچھا اچھا کوئی بات نہیں آج تو چھٹی مگر آئندہ روٹین سے بھیج دیجئے گا

اچھا آپ کے لیے چائے لاؤں یا کولڈ رنک____"مروت نبھاتے وہ اٹھی تھی

"____ مجھے ایک بہت اہم بات ہے "___کچھ نہیں بس بیٹھو تم

"___ سب سے پہلے تو معذرت____"یہ لو تمھاری امانت

آئمہ نے پرس کی زیپ کھولتے پیسے اسے تھمائے تھے

اس دن عبید کے بیگ سے نکلے تھے یہ بیس ہزار روپے میں تو اسی دن دیتی تمھیں لیکن اماں کی طبعیت خراب ہو گئی تو مجھ جانا پڑ گیا تھا

آئمہ نے اسے پھسے دیے تو اس کے سر پہ جیسے "دھما"گہ ہوا تھا

اس دن جب عبید گھر آیا تھا تو بیگ اس نے سنبھال کہ رکھ دیا دو تین باہر چھپ کہ اس نے بیگ کھولا تو مجھے شک پڑا میں نے چیکنگ کی تو پیسے نکلے اس سے پوچھا وہ گھبرا گیا کچھ نہیں بتایا ماں تھی ظاہری بات بیٹے کے پاس اتنی رقم دیکھ کہ

فکر مندی تو تھی اسے ڈانٹ کہ اگلوانے کی کوشش کی دو تین تھپڑ کھا کہ اس نے خود بخود سب کچھ اگل دیا تھا چھوٹا بچہ سمجھ کہ اسے معاف کر دینا___"میں تمھاری محنت اور حلال کی کمائی کو جانتی ہوں اور تمھیں سمجھتی بھی تھی اس لیے آج پہلی فرصت میں تمھیں پیسے لٹانے آئی ہوں

آئندہ یہ پیسے سنبھال کہ رکھنا___ بڑوں سے سنا ہے کہ جس کی چیز جاتی ہیں اس کا ایمان جاتا ہے اور ایمان جب چلا تو پیچھے کچھ بھی نہیں بچتا"____

آئمہ کی بات سنتے اس پہ سر پہ دھما" کے ہونے لگا آنکھوں کے سامنے چہرہ آیا تھا اس نشئی شرابی انسان کا

"____

وہ جو اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا___ "اس کے بعد اسے نہیں پتہ تھا آئمہ چلی گئی اس نے دروازہ بند کیا کچھ سمجھ ہی نہیں آرہی تھی

انسان کو انسان نہیں رلاتے نورِ حرم انسانوں کو ان سے وابستہ امیدیں رلاتی ہیں مجھے آج تک رونا ہی نہیں آیا)

کیوں کہ نہ میں نے کسی انسان سے امیدیں وابستہ کیں اور نہ مجھے کسی نے امیدیں وابستہ کرنے کا حق دیا ہے

دلیل وہاں دی جاتی جہاں اگلے کی نظر میں کوئی مقام ہو میرا کوئی مقام ہی نہیں ہے پھر کیا دلیل تو کیا

وضاحت____ ")مانی کی بازگشت اس کے کانوں میں گونجی تھی آنکھوں سے آنسوؤں نکلنے لگے تھے

(ویسے چورمانتاتونہیں ہے کہ اس نے پیسے چرائے ہیں لیکن میں پہلا چور ہوں جو تمھاری خوشی کے لیے مان رہا ہوں____)دوسری بازگشت پہ اسے لگا کہ اس کا دل پھٹ جائے گا آواز کے ساتھ وہ چہرہ بھی آنکھوں میں بس گیا جہاں آنکھوں سے درد کی شدت نکلی تھی____"

نہیں پتہ نہیں کیوں آج دل نہیں ہے)اس کی ایک آواز پھر گونجی تو اس نے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیا تھا اسے نہیں)

معلوم تھا کہ وہ گھٹیا شخص کس کس مقام پہ صیح ہوگا اور وہ کس مقام پہ غلط تھی____"

Epi # 14

اس الوّ کے پٹھے نے میری زندگی حرام کر کہ رکھ دی ہے

تمھارا یہ صاحبزداہ آج ہاتھ لگے سہی میرے ہاتھ میں نے اس کو پوری گلی میں نہ گھسیٹا تو میں بھی باپ نہیں ہوں____"

وہ سمجھتا ہے کہ وہ ایسی بے غیرتیاں کر کے بچ جائے تو یہ تمھارے لاڈلے کی بھول ہے

آج پھر اسی طرح ابا کا قہر نازل تھا کل شام تو شیشہ اور کنگھی دونوں یہی موجود تھے مگر آج دونوں کو غائب دیکھ کہ ان کے دماغ کا میٹر گھوم کہ رہ گیا____"

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

اب کیاکیااس معصوم نے ماسٹر جی توبہ ہے آپ سے بھی ___"ہر وقت کا غصہ اچھا نہیں ہوتا اب ہر وقت میرے معصوم بیٹے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں کچھ تو خیال کر لیا کریں وہ بیٹا ہے آپکا آپ ہر وقت اس کے ساتھ سوتیلوں کا سلوک کرتے ہیں ایسے لگتا ہے جیسے میں اسے جہیز میں ساتھ لے کہ آئی ہوں اور دونوں بھی ہیں ان کے ساتھ اتنی سختی نہیں کرتے آپ___"

پھر اسے ہی کیوں ہر وقت اپنے عتاب کا نشانہ بنائے رکھتے ہیں کبھی کبھی لگتا ہے اسے آپ بیٹا کم دشمن زیادہ سمجھتے ہیں___"

بیٹے کے لیے دلبرداشتہ ہوئی تو باتیں خود بخود منہ سے نکلتی چلیں گئی تلخ رویے ان کے لہجے میں مانی کے لیے ممتا کی تڑپ تھی صبح دس بجے کا وقت تھا زارا بیگم ہر روز کی طرح گھر کے چھوٹے موٹے کاموں میں مصروف تھی علیزے بھی سکول گئی تھی ماسٹر صاحب جو کئی جانے کے لیے تیار ہونے اپنی مخصوص ڈیوڑھی میں گئے تو دھاگے سے کنگھی غائب تھی شیشہ بھی نہیں تھا ابھی پرسوں ہی تو دونوں چیزیں غائب تھیں وہ اسی دن نئے شیشہ کنگھی لے کہ انھوں نے سیٹ کیے تب جا کہ ان کے دل میں ٹھنڈ پڑی تھی ____"

ابھی بھی دونوں چیزوں کو غائب پا کہ ان کی اصول پسند طبعیت پہ گراں گزرا تو ہمیشہ کی طرح توپوں کا رخ زوجہ کی جانب ہوا ہر روز کی طرح ان کا سختی کا عنوان اُن کا موضوع مانی ہی تھا ____"

یہ پوچھو کیا نہیں کیا تمھارے اس لاڈلے نے ____"دیکھو بیگم میرے نام کے بینک نہیں کھلے جو میں روز شیشے کنگھیاں لے کہ سیٹ لگاتا رہوں اسے سمجھاؤ نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ویسے بھی نیک بخت اگر تم اسے جہیز میں لے آتی تو ابھی تک تمھارے جہیز کے برتنوں کی طرح ٹوٹا ہوا کسی کباڑ خانے میں پڑا ہوتا ____"

کنگھی سے بال سیٹ کرتے اب کی بار بلند آواز میں کہا گیا تھا ____"

توڑ تو دیا ہے اسے آپ کی مار ڈھار آپ کے رویوں نے، آپ کی بے جا سختیوں نے، بھلے وہ جتنی بک بک کر کے اسکی آنکھوں کی بے رونقی پڑھتی ہوں تو کلیجہ منہ کو آجاتا ہے مگر آپ ہیں ہر "___ قہقے لگائے نہ ماں ہوں میں "____ وقت اسے آگے لگائے رکھتے ہیں

وہ بھی جھاڑو لگا کہ رکھتی تلخی سے بولیں ہر وقت ان کی بحث کو لے کہ ہر وقت خاموش رہنے والیں زارا بیگم "___ ناچاہتے ہوئے پھٹ پڑی تھیں ساری زندگی وہ اپنی زندگی کے فیصلے نہ لے سکی اولاد کے کیسے لیتی

"___ مگر مانی واحد تھا جو اپنی غلط حرکتوں دونوں بیٹے سے پیارا اور دل کے قریب تھا یہ جو تم ہر وقت اس کی حمایت میں بولتی ہو دیکھنا کسی دن چاند چڑھائے گا لگ تمھیں سمجھ جانی ہے میری باقی دو اولادوں میں کچھ ہے تو میں انھیں کچھ نہیں کہتا لیکن بیگم مجھے لگتا ہے تمھارا یہ لاڈلا اپنے ننھیالی خاندان پہ چلا گیا ہے تب ہی اتنا ڈھیٹ ہے جتنا بھی پیٹ لو کونسا اس پہ اثر ہونا ہے____"وہ یہ کہتے نکل گئے جبکہ زارا بیگم دل مسوس کر کے رہ گئیں تھیں

❤❤❤❤

دن گزرتے گئے آج تیسرا دن تھا اس نے اُس گھٹیا انسان کو نہیں دیکھا دل کی بے چینی نے شدت پکڑ لی دل کا احساسِ زیاں تھا جو بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا نورِ حرم اُس سے کس منہ سے معافی اتنی بری بھلی باتیں سنائی تھی تین دن سے غیر دماغی کی کیفت پہ تھی

وہ شخص جیسے کسی زہر کی طرح اثر انداز ہو رہا تھا اور زہر بھی جو مرنے نہیں رہے تھا بس آہستہ آہستہ دل و دماغ پہ اثر کر رہا تھا ان تین چار دنوں میں جانے کتنی بار اُس نشئی شخص کی یادوں نے اس پہ اثر کیا تھا کوئی بھی ایسا لمحہ نہیں تھا جب اس کا چہرہ اسکی نگاہوں میں نہ آیا ہو وہ چاچو کے گھر علیزہ سے کام کے کئی بار چکر لگا چکی تھی کہ ایک دفعہ اس کا پوچھ لے کہ گھر کیوں نہیں آیا پر علیزے مانی کے نام پہ دوسری باتیں شروع کر دیتی تھی وہ حیران تھی بہن ہو کہ بھی اسے بھائی کے خبر نہیں تھی

اس سے قبل تو وہ بھی بھی مانی سے وہ خار کھاتی تھی مگر اس واقع کے بعد وہ سوچتی تھی کہ اُس فضول سے شخص کی "___ بھلا کیا اہمیت ہو یہ تو محض اس کے دل میں اپنی حرکت پہ پچھتاوا تھا

مگر دل کے کسی کونے کھدرے میں اس کی یاد کی کونپلیں پُھوٹ رہیں تھیں آج وہ بری طرح یاد آ رہا تھا

""___ وہ آج اسے یاد کر رہی تھی مگر اب تو وہ کہیں نظر بھی نہیں آ رہا تھا جو بوجھل دل کی بھڑاس نکال لیتی تھی

❤❤❤❤

یا"جوجما"جوج کی قوم____"مانی جو آج تیسرا چوتھا دن گھر نہیں گیا ان کے ساتھ ہی "بھاگ سالے آئی ہے آوارہ گردیوں میں مصروف تھا ابھی وہ جیدے کے ساتھ ہی سیگریٹ کے سوٹے بڑی دلچسپی سے لینے میں مصروف تھا جب محمود اور بلال عرف بالی کو کیچڑ میں لت پت دیکھا جو شاید کسی راہ گزر سے اپنی خاطر تواضع کروا کہ آئے تو مانی نے قہقے لگا جیدے کا دھیان بٹاتے سیگریٹ اس کی جیب سے کھینچ لیا تھا

چل ہٹ کمینے انسان تُو صرف ہم پہ ہنس ہی سکتا ہے تیرے جیسے کیمنے دوست ہو دشمنوں کی ضرورت ہی پڑے "_____"پریشان سے بالی نے اپنی آستین سے منہ صاف کرتے اس پہ لعنت بھیجی تھی

چل ادھر بیٹھ میرا بچہ تیری تصویر بنائی تو تو راتوں رات شہرت کی بلندیوں پہ پہنچ جائے گا____"مانی نے آنکھ مارتے اسے ماں کی طرح پچکارتے ہوئے مٹی کے بنے تھڑے پہ بٹھایا تو بالی کو تو گویا آگ ہی لگ گئی

شکل ذرا سی کیا اچھی ہے بڑا غرور ہے پر جتنا بھی غرور "___ چل ہٹ دفعہ ہو کمینہ انسان بغیرت کہیں کے کر لے ہے تو ہمارا جیسا سالا نشئی نہیں نہ ہو طتو___"بالی ہمیشہ سے مانی سے خار کھاتا تھا کیونکہ وہ جہاں بھی جاتا "_____ اپنی حکومت کا سکہ بیٹھا لیتا تھا اور اسی بات سے بالی کو اس سے چڑ تھی

ماں صدقے ____"میرا پتر پریشان نہ ہو یہ جو کریمیں ل آجگوا کہ آیا ہے نا کل تک تیرے چہرے پہ ان کا اس کے کندھے سے مٹی ہٹاتے اس نے "____ اثر ہو گا فئیر لولی کریم والی لڑکی سے بھی زیادہ نکھار آئے گا "___ قہقہ لگاتے کہا تو بالی نے فٹ سے جیدے کو دیکھ کہ گھورا وہ بھی قہقہ لگا کہ ہنس پڑا تھا

جبکہ بلال نے خونخوار نظروں سے مانی کو گھورا اور اٹھ کہ منہ دھونے کی غرض سے اندر چلا گیا جبکہ مانی کا قہقہ پھر "___ سے ابل پڑا

❤❤❤

وہ آج پھر سے دھڑکتے دل سے عالم پیلیس آئی تھی دل میں دشمنِ جاں کی تصویر آئی تو رہا نہیں گیا وہ دشمن جاں جو اسے ایک نظر دیکھنا گوارا نہیں کرتا تھا مگر پھر بھی بابا سے ارمغان عالم کی پیلس میں آمد کا پتہ چلا تسر پہ پاؤں رکھے بھاگی ہوئی چلی آئی تھی دماغ لاکھ سمجھاتا کہ اب ارمغان عالم سے کنارہ کشی کرنی ہے وہ خود سے لاکھ عہد کرتی مگر سینے میں موجود ڈھڑکتا دل سارے عہدوں پہ پانی پھیر دیتا پھر سے تذلیل کروانے وہ ارمغان عالم کے "___ در کا دروازہ کٹھکانے چلا آتا

بی بی جی آپ اس وقت یہاں____"مجائد جو معمول کی طرح کچن میں ارمغان کے لیے کھانا تیار کر رہا تھا وہ

"____حیران تھا گیٹ پہ بھاری سکیو"رٹی کے باوجود وہ اتنی رات کو کیسے اندر داخل ہوئی تھی

"____ وہ مجائد بھائی مجھے میجر سر سے ملنا تھا کیا میں ان کے روم میں جا سکتی ہوں

معذرت بی بی جی___"مگر آپ ان سے نہیں مل سکتیں ایک تو ان کی سخت قسم کی طبعیت خراب ہے دوسرا ان

کا پھر سے موڈ خراب ہے وہ جب سے واپس آئے ہیں تب سے باہر نہیں آئے میری بہترین صلاح ہے اس

وقت آپ اُن کے روم میں ہر گز نہ جائیں وہ اس وقت غصے میں ہیں اور ان کا غصہ آپ کے لیے بہت برا ثابت

ہو سکتا ہے

مجائد نے اس کے چہرے کے نارمل تاثرات کو دیکھا جو اس کی طبعیت کا سن کہ پریشانی میں بدلتے جا رہے تھے

"___وہ میجر کرنل فاروق کی صاحبزادی کے اتنے پریشان حال چہرے کو دیکھتے حیران ہوئے بغیر ہر گز نہ رہ سکا

مجائد بھائی ان کی طبعیت خراب ہے اور آپ نے بابا کو بتانا بھی گوارا نہیں کیا دز از ناٹ فیئر مجائد بھائی میں جا رہی

ہوں___"وہ یہ کہتی مزید اس کی سنے بغیر پورچ سے گزرتی سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی پیچھے کھڑا مجائد کچھ

"____ دیر بعد ہونے والے ہنگامے کو سوچ رہا تھا

❤❤❤❤

یااللہ میجر سر بالکل ٹھیک ہوان کو کچھ نہ ہو____"ایمن فاروق نے بڑبڑاتے ہوئے اس کے روم ہینڈل بٹن پش کیادل کی حالت ایسے تھی جیسے ابھی ابھر کہ باہر آجائے گا پھر بھی خود پہ قابو پاتے اندر داخل ہوئی مگر ہاتھوں کی لرزش برقرار تھی____"

پہلی نظر اس کے روم پہ پڑی تھی جس کی سٹینگ وہی تھی مگر نجانے کیوں اسے بدلاؤ سا محسوس ہوا تھا وہ جب یہاں آتی تو اسے کمرہ نئے سرے سے بدلا ہوا نظر آتا یا پھر یہ اسکی نظر کا کمال تھا____"

پھر اسکی نظر بیڈ کی طرف گئی گاؤ تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے جہاں سینے کے ساتھ ایک اسلامک بُک لگائے وہ مکمل رف حلیے نیم محو استراحت تھا چیل تو اسکی ڈورمیٹ پہ ترتیب سے پڑی تھی____"

میں آپ کا محافظ ضرور ہوں مس ایمن بنتِ فاروق مگر ہوں نا محرم ہی اس لیے ذرا فاصلے پہ رہیے گا تو آپ کے لیے بہتر ہوگا ورنہ مجھ سے نرمی کی اُمید بھول جایئے گا____"

وہ آہستہ آئستہ چلتی بیڈ کی جانب بڑھی اس شخص کے کچھ ماہ پہلے کے الفاظ ذہن کے تخیل میں گھومے تو وہی رک گئی تھی جب اس نے دوستی کی پیشکش کی تھی

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

ایمن فاروق کی زندگی میں وہ شخص کسی پہیلی کی طرح داخل ہوا تھا جس کو سلجھانا اس جیسی نازک لڑکی کی بس کی بات نہیں تھی مگر پھر بھی وہ اسکی ذات میں گُھسنے کی ادنی کوشش کر رہی تھی جس سے شاید اس نے ٹوٹ جانا تھا وہ بغیر اس شخص کو دیکھ رہی تھی"___

اس سے پہلے وہ آگے بڑھتی جب ارمغان عالم کے فون کی شاید میسج رنگ نے تھرتھراہٹ کی تو ساتھ ہی ارمغان عالم کی آنکھ کھلی تھی اس نے فون اٹھا کہ دیکھا جیسے ہی سامنے نگاہ پڑی آنکھوں میں پہلے بے یقینی اتری اور پھر بیک غصہ بھی عود آیا تھا۔۔۔"

مس ایمن بنتِ فاروق آپ یہاں کیا کر رہی ہیں____؟ارمغان عالم کتاب ٹیبل پہ رکھے بیڈ سے اترا تھا

وہ___وہ آپ کی طبعیت خراب تھی ممم۔۔مجھے پتہ چلا تو آپکی عیادت___ایمن فاروق کی زبان لڑکھڑا گئی تھی

"____ زبان نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا

کس ناطے سے____؟سرد لہجے میں آنکھوں میں چھائی سرخی لیے وہ غصہ ضبط کرنے کی کوشش میں تھا چہرے

پہ شکنوں کا جال تھا اس وقت وہ مہذب سا میجر ارمغان عالم نہیں بلکہ ٹوٹا بکھرا عام سا انسان لگ رہا تھا

انسانیت کے ناطے____"ایمن فاروقی کو اس شخص کے لیے بہت دکھ محسوس ہوتا جو ہر وقت اذیت میں گھرا

"___ نظر آتا

جب اس دنیا میں نہ رہانہ تو صرف اُس وقت انسانیت نبھانے کے ناطے تعزیت کرنے آجایئے گا زندہ تو پہلے بھی

نہیں ہوں لیکن سانس کے ٹوٹنے سے پہلے میرا اور آپکا انسانیت کا بھی رشتہ نہیں ہے سو اب آپ جا سکتی ہیں

"____ ____"ارمغان عالم نے باہر کی جانب اشارہ کیا تو اس نے قدم بڑھائے مگر پھر رک گئی تھی

پھر کچھ سوچتے اسکی طرف قدم بڑھاتے ایسا سوال کیا جو ارمغان عالم کو گہرے اندھیری کھائی میں دھکیل گیا وہ

"____ کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہا تھا

❤❤❤

چاند کی چاندنی رات کے اندھیروں کو ختم کرتے دل میں راحت سی پھیلائے اس کے لیے ہمیشہ سے سکون کا بحث بنتی تھی مگر اب تو وہ بھی بھلی محسوس نہ ہوتی اگر دل میں ویرانی ہو تو پھر کیا چیز اچھی لگ سکتی بھلا؟

برآمدے کی لائیٹ آن تھی وہ ہمیشہ سے دس بجے سو جایا کرتی بمشکل نیند نہ آئے تو کبھی کبھاع تاخیر ہو جایا کرت ء آج پانچواں دن تھا اسے نیند نہیں آتی اگر نیند کی دیوی مہربان ہو بھی جاتی تو بہت حلوں بہانوں اور دیر سے ہوتی ____"

وہ انتظار کر رہی تھی اور انتظار کی گھڑیاں طویل ہوتی جا رہیں تھیں گھڑی کی سُویوں نے بھی گویا اس کے ان زندگی کے بکھرے سے شب و روز میں خفا ہو کہ ضد باندھ لی ہو اور آگے چلنے کا نام ہی نہ لے رہی ہو ___"

اماں سو گئیں تھیں آج ماسٹر صاحب بھی شاید صحن میں ٹہل نہیں رہے تھے ورنہ وہ بھی تادیر ٹہلا کرتے تھے مگر بدلتے موسم اور ٹھنڈک کی وجہ سے اس وقت کوئی بھی ذی نفس رات کو صحن میں موجود نہیں ہوتا ___"

اسے کبھی سونے میں اتنی تاخیر نہیں ہوئی مگر اس شخص نے اس کی نیندیں ان پانچ دنوں سے اڑا رکھی تھیں کہنے کو تو وہ چار تھے مگر اس کے لیے صدیوں پہ محیط تھی وہ پانچ راتوں سے مسلسل اسکا انتظار کر رہی تھی اب تو دل

اور دماغ کی چھڑتی جنگ نے اسے کافی حد تک خالی الذہن کر دیا تھا وہ ایک شخص پہ لگائے گئے غلط الزام کی وجہ

"____ سے یہاں تھیں دماغ مگر آج اُس پہ یہ سب کچھ گزر رہا تھا

مزید دس منٹ گزرے تو اسے محسوس ہوا کہ کسی نے ماسٹر صاحب کی صحن میں چھلانگ لگائی تھی اس کے گم

صم اور ساکت وجود میں حرکت ہوئی ستون سے ہٹتی وہ زمین سے بغیر چپل پہنے اٹھ کہ سیڑھیوں کی جانب

بھاگی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ سب سے پہلے تو چھت کی ہی جانب آئے گا اس انا پرست لڑکی کو ڈوپٹے کا ہوش بھی

نہیں رہا تیزی سے بڑھتے ڈوپٹہ سر سے سرک گیا وہ بس ایک بار اپنے لفظوں کا مداوا کرنا چاہتی تھی وہ جو دن

کے اجالے میں سب کی موجودگی میں اس گھٹیا شخص پہ اعتبار نہیں کرتی آج آدھی رات بارہ بجے رات

اندھیرے میں بھاگی تھی شاید مداوا کرنے ___؟ مانی کے قدموں کی دھیمی سی ٹاپ بھی رات کے اس وقت

بہت اونچی محسوس ہو رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ بھاگ کہ اس کی جانب جائے بمشکل پہلی سیڑھی

"___ کے اسٹیپ پہنچی وہ مکمل ہانپ رہی تھی

نورتم____"ایک بار تو مانی کو حیرت کا جھٹکا لگا وہ جو اپنے دھیان میں چیز جیب سے کوئی چیز نکال رہا تھا جلدی سے پھر اسے دوبارہ سے جیب میں گھسا دی وہ جس کی مشکوک نظریں پیچھے بھی تھیں شاید دل میں ابا کا ڈر تھا بچتا بچاتا دبے قدموں سے جیسے دو سیڑھیاں اوپر تو وہیں کھڑے کا کھڑا رہ گیا"___

اتنی رات کو اسے اپنے گھر کی سیڑھیوں پہ بیٹھے دیکھ کہ مانی کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا اور پھر جھٹکے در جھٹکے____"

پھر وہ اسی حیرت سے اُس کی جانب بڑھا اسے محسوس ہوا کہ وہ کسی پریشانی میں مبتلا ہو کہ یہاں آئی تھی

"___ مانی لبوں سے ایک سسکی برآمد ہوئی وہ ایک قدم بڑھاتی اسکے مقابل ہوئی

کیا ہوا ہے اتنی رات کو تم یہاں____"اس نے کہا تو مانی کے چہرے نامحسوس کن تاثرات واضح ہوئے جیسے اس نشاندہی میں ہو اس کا اس وقت یہاں آنے کا مقصد کیا تھا وہ تو اپنے مسائل میں پھنس کہ بھی بمشکل کوئی راہ نکلوانے کے لیے آتی اور مانی کے لیے یہ ہی خوش قسمتی تھی وہ کسی بہانے سے اس کی طرف آتی تو سہی مانی اکثر اسے منہ پھٹ لہجے میں کہہ بھی دیتا ہے کہ شکر ہے تم مجبوری کی بدولت ہی سہی مگر تم میرے پاس تو آتی ہو

___ اکثر اوقات وہ بڑے فلسفیانہ انداز میں کہا کرتا

شکر ہے نور حرم اس دنیا میں غرض نام کی چیز موجود ہے ورنہ تو یہ دنیا دوسرے انسان کو مخاطب کرنا گوارا نہیں سمجھتی ("___

کہیں پہ پڑھا تھا کہ قیامت کا ایک دن پچاس ہزار لمبا ہو گا میرے لیے یہ پانچ دن "____ خیر ہی تو نہیں ہے پھر خود تصور کر لو کہ میرے ڈھائی لاکھ ہزار سال کیسے گزرے ہوں "___ کسی قیامت سے کم نہیں تھے مانی آنکھوں میں گہری یاسیت لیے عام "____ گے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میں کسی پُل صراط سے گزار کہ آئی ہوں "____ سے لہجے میں کہتی وہ مانی کو کشمکش میں ڈال گئی تھی

نوراللہ کی قسم پورے بیس ہزار گن کہ تائی امی کو کہ دے کہ گیا تھا کیا تائی امی نے تمھیں پیسے نہیں دیے___" یہ پوچھتے مانی کے لہجے میں ڈگمگاہٹ سی تھی

کیوں ہو تم نشئی انسان____؟ کاش تم تھوڑے سے سلجھے ہوتے تو پھر شاید میرے دل میں تمھارے لیے تھوڑی ہی سہی مگر گنجائش نکل آتی____" یا پھر تم جیسے نظر آتے ہو ویسے دل سے بھی ہوتے تو تمھیں چھوڑنے میں تو آسانی ہوتی تم سے راہ الگ کرنے پہ مجھے ذرا بھی ہچکچانا نہیں پڑتا سب کے سامنے خاموش نہیں

رہنا پڑتا میں بد تمیز بن کہ ہی مگر تم سے راہیں الگ کر لیتی تم کس نوعیت کے انسان ہو یہ مجھے آج نہیں پتہ چلا اور نہ پتہ چلے گا____" یہ کہتے وہ خود بھی مکمل الجھن کا شکار لگ رہی تھی

آگے بڑھتے ایک نظر اس کے حلیے پہ ڈالتے اس نے کہا تو مانی بھی اسکے لفظوں پہ ٹھٹک کہ رہ گیا وہ آج بھی اسے فاصلے پہ تھی وہ جان گیا چہرے پہ ایک مسکراہٹ ٹھہری اس مسکراہٹ میں بھی ہزاروں راز دفن تھے رات کے اس کے پہر اس لڑکی کو یہاں دیکھنا یہ فلحال اُس نشئی شخص کی سمجھ سے باہر تھا"___

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

اگر کوئی کام نہیں ہے تو چلی جاؤ نہیں تو ابا نے اس وقت تمھیں اور مجھے یہاں دیکھ لیا تو پھینٹی واجب ہے اور پھر مجھ پہ بھی تو احترام واجب ہے اور ویسے بھی پانچ بعد گھر آیا ہوں خاطر تواضع ذرا شاندار انداز سے کی جائے گی وہ کچھ دیر سنجیدگی کے خول میں لپٹا رہا مگر پھر تھوڑی دیر بعد بال کجھاتے ایک نظر سیڑھیوں "____ میری "___ کے آخری کونے پہ رکھے ازلی نٹ کھٹ لہجے میں بولا

مانی اللہ کا واسطہ ہے اس وقت مذاق مت کرو میری سن لو میں اس وقت صرف اور صرف تمھارے لیے آئی ہوں___ "لہجہ ملتجیانہ سے لیے وہ بولی مگر اس لڑکی کا اپنے لیے پریشان ہونا مانی کو کھٹکا تھا چھت کی ٹھنڈی سیڑھیوں پہ وہ پانچ منٹ تو اس کے چپل سے بے نیاز پاؤں کو دیکھتا رہا وہ دیکھ رہا تھا وہ لڑکی سکون میں نہیں تھی "____ اور وہ وجہ جاننے سے بھی وہ قاصر تھا

ایک قدم اس کی "____ مسسز کہیں آپ ہم جیسی بندہ ناچیز سے محبت کے عارض میں تو نہیں مبتلا ہو گئیں طرف بڑھاتے پُراسرار لہجہ، بھاری آواز، بکھرے بال، لہو رنگ آنکھیں وہ اس کی طرف ہلکا سے جُھکتے ہوئے کچھ فاصلے پہ تھا اسکے لہجے میں پُراسراریت نمایاں تھی

نورِ حرم ایک دم پیچھے ہوئی دل میں ہزاروں خدشات جاگ اٹھے اسکے خبیث پن کو دیکھتے دل کانپ اٹھا کچھ انہونی کا خدشہ جاگا دماغ نے دل کو ہزاروں صلوتوں اور لعنتوں سے نوازا کہ اور کرو اپنی مرضی____"وہ اس کا اپنی طرف جھکنا دیکھ کہ گھبرا کہ سرک کہ پیچھے ہوئی تھی اس کے اندر کی انا پرست لڑکی مانی کے بدلتے لہجے کی وجہ سے جاگ اٹھی تھی____"

گگ۔۔۔۔ گھٹیا انسان تت۔۔۔ تم نے پی ہوئی ہے نہ____"وہ پیچھے ہوئی تھی مانی کے ڈر سے پھر سے پیچھے ہوئی معافی، مداوا ے سارے دھرے کے دھرے رہ گئے عزت ہر چیز پہ غالب آگئی___

نہیں تم نے پلادی ہے____"شوخ لہجے میں کہتے مانی اسکے لفظوں کی تصیح کی تو اس کا ازلی غصہ عود آیا تھا وہ تقریبا پانچ بولنے کے قابل ہوئی تو ساری بھڑاس نکالی____"

تم پہ اعتبار کرنا، تمھاری لیے اچھی سوچ رکھنا نور حرم کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی، بیوقوفی تھی، گناہ تھا میں سانپ پہ اعتبار کر لیتی مگر تم پہ کیوں کیا مجھے ان دنوں لگا تھا جو شاید تم بظاہر نظر آتے ہو وہ تم ہو نہیں لیکن تم تو اس سے بھی گھٹیا ہو____"

یہ میری غلطی تھی____"سر پہ ڈوپٹہ لپیٹے اس نے اپنے لفظوں سے بھڑاس نکالنی چاہی تھی____"

اب کیا ہو سکتا ہے اب تو کر لیا اعتبار یہ تو آنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا گرا شخص ہوں گھٹیا حرکتوں میں ماہر

اس نے جیسے ہی اس کی طرف ہاتھ بڑھایا لہجے میں خباثت "____ ہوں آج تو لگتا ہے ماسٹر صاحب بھی سو گئے

جھلک رہی تھی اس کی قدموں کی لڑکھراہٹ نے نورِ حرم کو بالکل کسی ننھے بچے کی طرح ڈرا کہ رکھ دیا وہ پیچھے

ہوئے بھاگنے کے لیے اس نے قدم پیچھے لے کہ بھاگنا چاہا مگر اس کی قسمت بری تھی وہ سیڑھیوں پہ گری تھی

اس کی کہنی میں شدید درد اٹھا اتنا درد کہ ایک دفعہ تو پورے جسم میں تکلیف کی لہر دوڑی مگر یہ

درد اپنی عزت و ناموس سے کم تھا وہ منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی وہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے آج اسے کتنی دفعہ

"____ پریشرائز کر چکا تھا اس کی آنکھوں میں آنسوؤں آئے تھے وہ اٹھ بیٹھی

آٹھ سال____ آٹھ سال کم نہیں ہوتے نورِ حرم کسی کو پہچاننے کے لیے پانچ سال ہو گئے ہیں تایا کی وفات کے

"____ بعد نیت میں کوئی فتور کوئی فریکچر دیکھا ہے تم نے

ایک سال____ پورا ایک سال نکاح کو ہو گیا چار موسم گزر گئے تمہیں میرے نام سے جڑے ہوئے____ "تایا کی

وفات کو پانچ سال ہو گئے عزتوں کے لیٹرے تو بدنام کرنے میں ایک پل بھی نہیں لگاتے____ "کہاں ایک

پل اور کہاں چوبیس سال کا ساتھ ____"اس سے نچلی والی سیڑھی پہ محتاط انداز میں بیٹھتے اس نے اس کی نم آنکھوں میں جھانگ کہ نشیلے لہجے میں جواب دیا تو نورِ حرم کے سر سے بوجھ اسکی باتیں سن کہ اترا تھا

ویسے تم جیسا حسن ہو تو تونیت میں فتور آنے میں اک لمحہ بھی لگتا ____"پھر سے قہقہ لگاتے وہ بولا تو ہمیشہ کی طرح آنکھوں نے قہقے کا ساتھ نہیں دیا ____"

چاچو کا قصور نہیں ہے نشئی انسان تم ہو ہی واجب القت "ل ____"اب کی بار نور حرم نے ہلکے پھلکے لہجے میں بغیر ڈرے جواب دیا ___"

میں جا رہی ہوں صبح بات ہو گی دیر ہو گئی ہے کوئی دیکھے گا تو مجھے ہی قصوروار ٹھہرائے گا ___"وہ یہ کہتی اٹھنے لگی جب مانی نے ہاتھ پکڑا مگر پھر ساتھ ہی چھوڑ دیا اس نے ریئکٹ ہی ایسے کیا کہ نور حرم کو لگا جیسے اُس شخص کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہو یا پھر وہ اس سے ڈر گیا ہے کم از کم اسے تو ایسا ہی لگا تھا ____"

ایک شعر تمھاری شان میں پیش کرنا چاہوں گا سنا رہا بس اب خاموش رہنا ____

یوں بات بات پہ آنکھیں بھگویا نہیں کرتے محسن

یوں بات بات پہ آنکھیں بھگویا نہیں کرتے محسن

ہاتھ کو کان کے ساتھ لگاتے اس کی نم آنکھوں میں جھانکتے پہلی دو بار تو مصرعے کو خوبصورت انداز میں پیش کیا

"____ کہ نورِ حرم ناچاہتے ہوئے بھی اس کی جانب متوجہ ہو گئی اسکا پہلی دفعہ دل کیا وہ اس سے سنے

یوں بات بات پہ آنکھیں بھگویا نہیں کرتے محسن

نورِ حرم تنک اٹھی تھی تیسری بار وہ بیچ میں اسے ٹوکے بغیر نہ رہ سکی تھی اس کی "____ آگے بھی بکواس کرو

"___ کہنی میں درد ہو رہا تھا

"___ سنو تو____ "مزہ تو خراب مت کرو اس نے پھر سے شعر پڑھا

یوں بات بات پہ آنکھیں بھگویا نہیں کرتے محسن

"____ آگے___ ""وہ پہلی بار ہی تو اسے سن رہی تھی وہ ہر بار کی طرح اسے ستا رہا تھا

اگلا مصرعہ پڑھنے سے پہلے ٹرک ہی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا تم جانتی ہو نہ میری اردو کمزور ہے

دوسرا مصرعہ پڑھنے کی کوشش بہت کی جیدی کو کہہ کہ موٹر سائیکل بھی اس ٹرک کے پیچھے بھگایا مگر وہ کہیں

غائب ہو گیا چلو کوئی نہیں تمھیں اچھا لگا تو اگلا مصرعہ ابا سے پوچھ لینا غالب کی طرح ان کو بڑی دلچسپی ہے

"___ شعروں

"___ اس نے سر کجھاتے اپنی نالائقی کا قصہ جھاڑنے کے ساتھ اسے اگلی راہ بھی بتائی

شرم تو نہیں آتی ایسی بکواس تم ہی چاچو سے پوچھ لینا ہر بار کی طرح جواب بھی بہت اچھا ملے گا مجھے کوئی دلچسپی.

___ وہ جنھجھلا کہ اٹھی تھی دل میں صبح اس کے پیسے واپس کرنے کا عہد تھا "___ نہیں ہے میں جا رہی ہوں

اچھا دو منٹ بس دو منٹ رکو میں آیا___ "وہ یہ کہتے نیچے بھاگا تھا نورِ حرم بیزاری سے وہیں رک گئی

اور پھر پانچ بعد سیڑھیوں سے بھاگتا ہاتھ میں کوئی چیز اٹھائے نمودار ہوا اسے خدشہ تھا کہیں وہ نکل ہی نہ گئی

"___ ,ہو

بڑی مشکل سے ابا کے دراز سے نکال کہ لایا ہوں ابھی تک ابا کے شیشے دلہا میاں کا "___ یہ لگا لینا کہنی پہ

امتحان باقی ہے مگر خیر چھوڑو___ "سادہ سے لہجے میں کہتے برنال اس کی طرف بڑھائی تھی تو اس نے پکڑ لی

تھی

تمھیں کیسے پتہ چلا گاز ختم ہوا مجھے___ ؟اسکی حیرت سے آنکھیں کھل گئی وہ پہلے تو گڑبڑا گئی اس شخص سے اس

نے خیر کی امید بھلا کب رکھی تھی___ ؟

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

خودہی تو چھوٹے ہوتے وقت ہامون جادو گرکے نام سے بلایا کرتی تھی اتنی جلدی بھول گئی جادو گرہوں جادو تو کرتاہوں تمھارے زخم سے پہلے موکل مجھے خبر دار کر گئے تھے"____چہرے کے ٹیڑھے میڑھے زوایے لیے وہ بات کو مذاحیہ انداز میں پیش کرتے بولا"____

"___ جزاک اللہ____"اس کی بات سنتے بغیر تصدیق کیے شکرادا کیا تھااور مڑی تھی

"___سنو

یوں بات بات پہ آنکھیں بھگویا نہیں کرتے محسن

"_____سنوایسانہیں کرتے زمانہ بیچ کھائے گا

وہ جومڑی ہی تھی اس کا مکمل شعر سنتے حیرت سے مڑی اور نجانے کتنی بار اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتی جس نے ہر بار کی طرح روپ بدلے شعر سنایا تھا اسے معلوم تھا وہ اسکے رونے کی بات کر رہا تھا وہ کتنی دیر اس کے

"____ شعر میں کھوئی رہی اور پھر تیزی سے اپنی چھت کی طرف آتے سیڑھیاں اتر گئی تھی

"___ پیچھے دو مسکراتی مگر ویران آنکھیں اوجھل ہونے سے پہلے اس کے ہیولے کو تکتی رہی تھی

Epi # 15

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اوئے مسٹنڈوں کیا گھور گھور کہ دیکھ رہے ہو____"گھر میں ماں بہن نہیں ہے____"گلی کے نکڑ میں کھڑے مانی اور اس کے چرسی ساتھی قہقہے پہ قہقہے لگائے جا رہا تھے جب وہاں سے گزرتی محلے کی تیز طرار سی سیکینہ خالہ نے پیچھے ہوتے اپنے ازلی جلال سے کہا تو مانی کو چھوڑ کہ سارے بری طرح گڑبڑا گئے تھے بالی جیدی اور مانی

"___ تینوں ہی آج گلی کے نکڑ پہ بیٹھے سیگریٹ کے بڑے بڑے کش لگا رہے تھے

گلی سے مسلسل قہقہوں کی آواز راہ گیروں کو پہنچتی تو وہ ان کی سماعت پہ ناگوار گزرتی پہلے تو محلے کے کئی افراد نے اس پورے گروہ کو بہت بے عزت کیا حاجی نواز نے انھیں صاف لفظوں میں جتایا کہ گلی سے ماں بہنیں گزرتی ہیں ان کی بے عزتی پہ بھی ان کا یہ دستور رہا گر پھر سب کے ملے جلے بھرپور تعاون پہ وہ کچھ حد تک دبک کہ رفیق کو چوان کے اڈے پہ بیٹھنے لگے پہلے گلی میں سکون ہوا کرتا تھا مگر آج پھر وہ ہی بے سکونی وہ ہی شور وہ ہی ہنگامہ تھے جسے بچے بوڑھے پریشان عاجز آئے ہوئے تھے"___

خدا کا خوف کرو خالہ ہم تمھیں کباڑیے لگتے ہیں ہیں جو پرانی چیزوں کو ہی گھور گھور کہ دیکھیں گے"___ بالی ___نے قہقہ لگاتے چھچھورے پن سے کہا تو مانی کا مکا کمر پہ آ لگا تھا

اوہ چوسے ہوئے آم کی ہڈی پہلے اپنی شکل دیکھ پھر مجھے کہنا میرے حسن کی مثالیں تو زمانہ دیتا ہے ارے جوانی میں میرے حسن کے آگے سب کی خوبصورتی ماند پڑ جاتی تھی تمھارا چاچا تو کہتا تھا شادی کرنی ہے تو سکینہ سے ہی ارے میرے لیے تو تمھارے چاچے نے "___ کرنی ہے نہیں تو مجھے موت منظور ہے سکینہ سے جدائی نہیں "___ کھانا پینا چھوڑ دیا تھا میرے حسن کو دیکھ کہ تو تیرے چاچے نیند ہی حرام ہو گئیں تھیں

بالی نے تو گویا خالہ سیکنہ کا دماغ ہی الٹا کہ رکھ دیا تھا پیچھے مڑتے انھوں نے اسے لاٹھی دکھاتے اپنی جوانی کے حسن کے چرچے کھول کہ رکھ دیے تھے___"ان کی پٹر پٹر کرتی زبان کو دیکھتے سب کو سانپ سونگھ گیا اب کی بار کسی نے سرگوشی تک نہ کی سب خالہ کہ لاٹھی سے ڈر رہے تھے___"

کتنی عجیب بات ہے ناہر شخص جوانی میں خوبصورت ہوتا ہے کتنے فخر سے سب اپنی جوانی کا حسن بیان کرتے ہیں کیا واقعی جوانی میں ہر انسان ہی خوبصورت ہوتا ہے نہیں بلکہ مجھے لگتا ہے کہ جوانی نام ہی خوبصورتی کا ہے (جس میں ہر انسان خود کو خوبصورت دکھائی دیتا ہے

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

مانی خالہ سکینہ کے چھوٹے سے قد، پھیلے ناک، چھوٹی چھوٹی آنکھوں اور سیاہ رنگ کو دیکھتا سوچ وبچار میں گم تھا جبکہ باقی سب تو خالہ کے ڈنڈوں سے ڈرتے پیچھے ہو رہا تھا

"____ خالہ ایک دفعہ پھر سے کینہ توز نگاہوں سے دیکھتی کمر جھکائے لاٹھی کا سہارا دیے چل دی

اوہ مانے____ "تو کئی سکینہ خالہ کی جوانی کے حسن میں ہی تو نہیں کھو گیا جو بس اُن ہی کو گھورے جا رہا ہے

"____

جیدے نے مانی کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے دانتوں کی نمائش کرتے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھ کہ پوچھا جو ابھی تک گلی کے کونے میں گم ہوتی خالا سکینہ کے عکس کو دھندلی نگاہوں سے دیکھتا سوچوں میں گم تھا وہ مانی تھا اپنے محلے کا آوارہ اور بگڑا شخص جس کی سوچیں خلا میں سفر کرتی تھیں جبکہ اس کی نگاہیں غیر مرئی زوایوں کو زمین میں گھورا کرتی تھیں____

❤❤❤

چارسال سے آپ مجھے دھتکار رہے ہیں کپٹن میں روز یہ دھتکار آپ کے در سے سہہ کے جاتی ہوں آپ کو معلوم بھی ہے کہ آپ روز اس دھتکار سے ط میری روح کو زخمی کرتے ہیں میں سمجھتی تھی آپ بہت اچھے نرم دل انسان ہیں مگر نہیں آپ اچھے انسان نہیں ہے آپ صرف اچھے انسان بننے کا ناٹک کرتے ہیں"____

آپ ایک احساسات سے عاری بے رحم قاتل انسان ہیں ایسے قا"تل جس نے میرا دل کا قتل کیا ہے آپ سمجھتے ہیں کہ آپ ہی صرف شریف النّفس انسان ہیں دنیا جہاں کی شرافت آپ کے اندر ہیں اس لیے آپ کو ہر چیز میں خامیاں ہی نظر آتی ہیں ہر لڑکی ہی گناہ گار لگتی ہے آپ سمجھتے ہیں کہ میں جیسے آپ کے سامنے فرینک ہوتی ہوں ایسے ہر مرد کے ساتھ فرینک ہوتی ہوں لیکن جو دل کسی ایک کے آگے جھک جائے اس شخص کے سامنے انسان کو اپنی سیلف ریسپکیٹ تک کو قربان کر دیتا ہے میں نے اپنی سلیف ریسپکیٹ قربان کی ہے آپ سمجھتے ہیں مجھے برا نہیں لگتا کیونکہ میں فطرتاً اُبالالی لڑکی ہوں لیکن مجھے برا لگتا ہے میں ایک جیتی جاگتی انسان ہوں مجھے ہارش لہجے بہت بڑی تکلیف سے دوچار کرتے ہیں

"___ آپ ہی تو کہتے تھے کہ وہ تو نگاہوں کی خیانت بھی جانتا ہے آپ کی اس بات پہ غور و فکر کی ہے

میں نے آپ سے ہی تو نگاہوں کو قابو کرنے کی صلاحیت سیکھی ہے اور میں اس رب کا شکر ادا کرتی ہوں کہ میرے رب نے مجھے یہ صلاحیت عطا کی ہے وسیلہ آپ بنے ہیں توفیق میرے رب نے عطا کی ہے اب میں ہر ایرے غیرے کو نگاہ اٹھا کہ نہیں دیکھتی میں کسی کو بلاوجہ مخاطب بھی نہیں کرتہ جب سے میں نے اپنی نگاہیں جھکانے کا ہنر سیکھا ہے تو مجھے معلوم ہوا کہ زندگی میں عزت کا ہونا کتنا ضروری ہے کپٹن

لیکن میں آپکے معاملے بہت بے بس ہوں آپ کے سامنے یہ نگاہیں قابو میں نہیں رہتی میں ہزار کوشش کرتی ہوں کہ یہ نظریں آپ کو دیکھ کہ ہی ایسے جھک جائیں جیسے سب نامحرم کو دیکھ کہ جھکتی ہیں مگر یہ مجھ سے نہیں ہو پاتا___ "آپ دعا کریں کہ یہ نگاہیں آپ کے سامنے جھک نہیں سکتی تو پھر بند ہو جائیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میں نے پڑھا تھا کہ نامحرم کو ایک شعوری نگاہ بھی دیکھنا گناہ ہے مگر میں کیا کروں مجھ سے نہیں ہو پاتا "___

میں ایک بار آپ کو دیکھتی ہوں تو یہ نگاہیں آپ ہی کا مرکز بن جاتی ہے میں کیا کروں___؟

"___ ایمن فاروق غصے میں آتی ہمیشہ کی طرح بے بس ہوئی تھی

یقین مانیں آپ بہت اچھی ہے مس ایمن___ "آپ کو کس نے کہہ دیا میں شریف ہوں میں شریف نہیں ہوں بدکرادری کا ٹیگ لگوا کہ یہاں تک پہنچا ہوں یہ گریڈ حاصل کیا ہے پھر آپ کیسے سوچ سکتی ہے میں

شریف ہوسکتاہوں آپ بہت پاکیزہ ہے مس ایمن میں نے کبھی آپ کو غلط نہیں سمجھا یہ میرا خدا جانتا ہے"____

اس کی باتیں سن کہ کیپٹن ارمغان کچھ دیر سکتے کے عالم میں رہا اس اسے کچھ بولنے ہی نہیں ہوا کیونکہ اس لڑکی کی باتیں ہی ایسی تھیں ایمن کتنی دیر اس شخص کو دیکھتی رہی جس کی نگاہیں وال پہ بنی کیلگرافی پہ ٹکی تھی مگر وہ مخاطب اس سے تھا یہ کیسا ستم تھا وہ دیکھ کہیں اور تھا سن اسے رہا تھا کھوج وہ اپنی ذات کی کر رہا تھا____"اسے ____ اسطرح دیکھ کہ ایمن فاروق کو اپنے الفاظ پہ افسوس ہوا اور یہ بات وہ ہمیشہ کی طرح منہ بھی لے آئی تھی

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"

ایمن فاروقی کو وہ چمکتا ہیرے کی مانند معلوم ہو رہا تھا ایسا نایاب ہیرا جو بہت قیمتی تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ وقت نے اس ہیرے کو تراش تراش کہ اتنا انمول بنایا تھا

اسے اس لڑکی پہ رشک آرہا تھا جس لڑکی کا یہ انمول شخص مقدر تھا اس کی غلافی نگاہوں کو اپنی طرف ایک نظر دیکھنے کی تمنائی تھی وہ چاہتی تھی کہ وہ ایک نظر تو دیکھے مگر اس کی نظریں اسے کہاں دیکھتی تھیں

"____ مجھے اپنے آج کے الفاظ پہ شرمندگی ہے کہ میں نے غصے کی حالت یہ الفاظ استعمال کیے ہیں مجھے یہ الفاظ نہیں کہنے چاہیے تھے

بدکرادری کا ٹیگ لگوانا اور بدکردار ہونا الگ بات ہے مجھے نہیں معلوم آپ کے ماضی کے بارے میں ____"

میں نہیں جانتی آپ کی سخت باتوں کی پیچھے چھپی وجہ کو، آپ کے سرد رویے کو، لیکن جب سے آپ کو دیکھا ہے آپ میں کوئی برائی نہیں دیکھی کپٹن مجھے بس اتنا پتہ ہے کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں جب سے آئیں آپ میری سوچوں پہ قابض ہیں آپ کو سوچتی بھی ہوں تو ایک پاکیزہ سا حصار اپنے گرد کھینچتا ہوا محسوس ہوتا ہے

____" بابا نے کچھ دن پہلے میری پسند کا پوچھا تھا میں انھیں واضح تو کیا ڈھکے چھپے الفاظ میں بھی نہیں بتا سکی کہ

"____ میں ہر لمحے، ہر پل آپ کو سوچتی ہوں

میرے دل نے آپکے ساتھ کی دعا کی ہے مجھے آپ اپنے لیے ایک بہترین آپشن لگے ہیں___"ایمن فاروق

"___ جذب کے عالم میں اس کے چہرے کو دیکھتی ایک ہی سانس میں ناجانے کتنی باتیں کہہ گئی دی تھیں

یہ بھی خوب رہی ارمغان عالم تو ہر کسی کے لیے آپشن ہی رہا ہے ہر کسی کے لیے تو میں منتخب کردہ ایک آپشن ہی

ہوں____"ایک بھی نگاہ اس پہ ڈالے بغیر اس نے اپنی بات جاری رکھی____"وہ اسے باتوں میں مصروف

"____ تھا جب ڈورناک ہوا تھا

جی مجائد بھائی آجائیں___"اس کی اجازت اس نے اجازت دی تھی وہ جانتا تھا یہ حرکت صرف مجائد کر سکتا تھا

"____

ارمغان بھائی____"باہر آپ کے دوست آپ کا پوچھ رہے ہیں میں نے انھیں لیونگ روم میں بیٹھا دیا ہے

"____

مجائد نے ڈروازے کے بیچ وبیچ ہی کھڑے بتایا تو ارمغان عالم مستعد ہو کہ کھڑا ہوا یعنی حکم جاری ہوا چاہتا تھا

"___

مس ایمن میری عیادت کا شکریہ اب آپ جاسکتی ہیں اور آئندہ آپ یہاں آنے کا تکلف اس وقت کریں گی جس وقت میں کہوں گا___"اس نے اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل رکھتے مڑ کہ اسے دیکھتے سنجیدہ اور مضبوط لہجے میں کہا___"

اور مجھے معلوم ہے آپ کا یہ وقت کبھی نہیں آئے گا یہ وقت تب آتا جب آپ کے دل میں میرے لیے محبت ہوتی___" وہ یہ بات کہتی اسے لاجواب کر گئی تھا

مجائد بھائی مس ایمن بنتے فاروق کو آپ سائیڈ ڈور سے گاڑی کے پاس چھوڑ کہ آئیں___"اس نے مجائد کی طرف روکھے سے لہجے میں کہا تھا۔۔۔"

کوئی ضرورت نہیں ہے جارہی ہوں____"اللہ حافظ اپنا خیال رکھئے گا____"وہ اپنے حجاب کو سیٹ کرتی باہر نکلی تو ارمغان عالم نے گہرہ سانس لیتے مجائد کو ایمن کی تقلید کا اشارہ کیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتا نکل گیس تھا_

❤❤❤

"___ اماں کھانا دے دیں نا پلیز____"اس نے تقریباً دسویں بار دہائی دی تاکہ زارا بیگم اسے کھانا فراہم کریں پہلے میرا پرس دو پھر کھانا دوں گی____"وہ بھی اسی کی ماں تھیں جانتی تھیں اسے کیسے قابو کرنا ہے

سیب کھاتے اس نے سنجیدگی سے "___آپ ہزار روپیہ تیار رکھیں میرے موکل آپ کا پرس ڈھونڈ رہے ہیں

"___کہا تو اسکی باتوں کو دیکھ کہ زارا بیگم تیکھی نظروں سے گھورا

دیکھ مانی میں کہہ رہی ہوں میرے پیسے شرافت سے واپس کر دے___"نہیں تو تیرے ابا کو بتانے کی دیر ہے وہ

"____ تیرے بخیے اڈھیڑ دیں گے___"ابا کا موقف رکھتے انھوں نے اسے ڈرانا چاہا

شرافت چاچا آج کل نظر نہیں آرہے نہیں تو ان سے ہی ہزار روپے لے آتا اماں فلحال ان کو چھوڑیں پرس چاہیے

"___ اس نے اماں کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے ازلی لاپرواہ انداز میں کہا "___آپ ہزار روپیہ تیار رکھیں

میں آخری بار کہہ رہی ہوں مانی تو خود کو سدھار لے نہیں تو تیرے ابا تجھے سدھارنا جانتے ہیں____"اسکی بے

___ تکی باتیں سنتے وہ عاجز ہی آگئی تھی اس کے ہر دوسرے روز کی یہ ہی حرکت تھی

___ مانی بالکل سدھر جائے گا ایک ہزار روپے کی تو بات ہے___اس نے قیاس آرائی کرتے بات کو بڑھایا تھا

تیرے باپ نے میرے نام کے اکاونٹ نہیں کھلوائے یا میرے

نام کے خزانے نہیں ہے جو میں ہر روز تجھے دیتی پھروں____"زارا بیگم نے اسے لاونج میں بے ڈھنگے انداز سے

"____ چلتے دیکھ کہ اپنی بے بسی کا رونا رویا

چلیں مان لیتا ہوں آپکے نام کے اکاونٹ یا خزانے نہیں ہیں مگر یہ نہیں مان سکتا کہ میرے ابا آپ کو ہلکی اماؤنٹ دیتے ہیں ویسے بھی جو خواتین پرس چھپائے پھرتی ہیں نہ ہر وقت ان کے پاس اچھی خاصی اماونٹ پائی جاتی ہے

"___ اور مجھے علم ہے ماسٹر صاحب کی جائیداد پہ تو آپ ہی دھاک جما کہ بیٹھی ہیں

میں تجھ سے پوچھ رہی ہوں مانی میرا پرس کہاں رکھا ہے تو نے____"وہ اس کی عادتوں سے جنجھلا کہ چلائیں تھیں

جو چمکے ہوئے فرش پہ گند پھیلا رہا تھا

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

وہ تو میرے موکل کو پتہ ہو گا ویسے غیبی آواز آئی ہے کہ پہلے فیس ادائیگی ہو گی جو کل دوپہر کو دہی لایا گیا تھا کچھ اضافی چار جز سمیت____"سیب ایک ایک بڑا سا بائٹ لیتے مزید معلومات فراہم کرتے ہوئے دانت نکالت ہوئے نہایت سکون سے بولا___"

میرے اللہ ایک تو یہ لڑکا ایک تو میں اسے بڑی ہی تنگ آگئی ہوں

وہ منہ میں بڑبڑاتی علیزے کو دیکھتی بولی جو بڑی خونخوار نظروں سے مانی کی حرکتوں کو دیکھ رہی تھی اسکا تیسرا چکر نورِ حرم کی طرف تھا جس کو وہ اسپیشل بریانی کا کہہ کے آئی تھی۔۔۔"

لڑکا خود بھی اپنے آپ سے بڑا تنگ آیا ہوا ہے نا جانے کیا بنے گا اس لڑکے کا اور کیا کریں گی اسکی زندگی اس کے ایک اور بڑا سا بائٹ لیتے جب اس نے نورِ حرم کو صحن کی طرف آتے دیکھا تو معنی خیزی نظروں "____ساتھ جس نے کوئی چیز چادر کے نیچے چھپائی ہوئی تھی "____سے دیکھتے جان بوجھ کے کہا___"

اچھا میرا پرس دے پھر لے لینا ہزار روپے____"آخر تنگ آتے انھوں نے پچکارتے ہوئے پیسے لینے چاہے تھے مانی نے انھیں پرس دیا تو ایک منٹ سے پہلے انھوں نے کھول کہ دیکھ کہ اپنی زبان سے پھرنا چاہا کہ کون سے پیسے اور کہاں کے پیسے____؟

فکر مت کریں اماں میرے چیلوں نے چار جز سمیت اپنی فیس وصول کر لی ہے____"وہ بھی دانت نکالتے ماں

"___ کو بری طرح تپاتے ہوئے بولا

اللہ کرے تیرے چیلے بھوکے مر جائیں مانی____"تیرے چیلوں کو ایک وقت کی روٹی نصیب نہ ہو____"

___ انھوں نے جیسے بد دعا دی تو وہ مزید منہ کھول کہ ہنسنے لگا تھا

شکر ہے نورِ حرم___ تمھیں نہیں پتہ کہ یہ سوٹ اتنی جلدی سلائی کر کے تم نے میرے اوپر کتنا بڑا احسان کیا

ہے میرا ایک جوڑا بھی ایسا نہیں تھا جو میں فنکشن پہ پہن کہ جاتی____"اٹھ کہ اس نے جلدی سے کہا کہ کئ

مانی کو شک نہ ہو کہ سوٹ کی جگہ بریانی ہے وہ جانتی

تھی اس انسان کو جس کا ہر جگہ دھیان ہوتا تھا اب بھی بظاہر زارا بیگم کے ساتھ باتوں میں لگا ہوا تھا مگر اسکا دھیان

پورا کا برآمدے میں کھڑی ان دونوں کی طرف تھا نور حرم جانتی تھی مانی کی حرکتوں کو اس لیے علیزے کی

"____ چالاکی کو دیکھ کہ مسکرائے جا رہی تھی

تم میرے کمرے میں جاؤ میں آرہی ہوں نور____"وہ اس سے چاولوں سے پلیٹ لیتے خاموشی سے نکالی تاکہ مانی کو شک نہ گزرے اپنی طرف سے بڑی چالاکی دکھاتے وہ پلیٹ کو مانی کی نظروں سے بچاتے پلیٹ کچن کی طرف بڑھ گئی تھی"___

سچ سچ بتانا یہ تم چادر کے نیچے کیا چھپا کہ لائی تھی؟____

نور حرم جو ہنوز چادر کے نیچے ہاتھ رکھے علیزے کے انتظار میں بیٹھی سوچوں میں غلطاں وپیہماں تھی یک دم سے قریب سے آواز سنتی ہوئی پیچھے ہوئی تھی"___

ایک دم سے اس نے نافہم سے انداز میں "____کچھ بھی نہیں بس علیزے کے کپڑے سہلائی کر کے لائی تھی کہتے اس کی طرف دیکھا ہمیشہ کی طرح اس کی یہ حرکت ناگوار سی گزری تھی وہ ناک بھنویں چڑاتی اسے دیکھے گئی جو دروازے کے بیچ وبیچ اسی پہ نگاہیں جمائیں کھڑا تھا"____

سچ کہہ رہی ہو نا____اس کی طرف آتے اس نے تائید چاہی تو نورِ حرم نے اثبات میں سر ہلایا___

اچھا تو یہ پھر یہاں کیا چھپا کہ لائی تھی___"مانی نے چادر اس کے ہاتھوں سے اوپر کی تاکہ اس کی لائی گئی چیز کو دیکھ سکے دوسری طرف اس کی اس بے باک حرکت کو دیکھتے نور حرم نے بری طرح پسٹپا کہ ہاتھ پیچھے کھینچے تاکہ اس

مانی نے اس کی یہ حرکت بخوبی نوٹ کی تھی جو "____ کی انگلی بھی اس شخص کے ہاتھ کے ساتھ مس نہ ہو

"____ ناگوار کیفت لیے پیچھے ہوئی جیسے باہر نکلنے کو تیار بیٹھی ہو

ضرور تم آج اس بل بتھوڑی کے لیے کوئی چیز لے کہ آئی ہو گی دیکھ لینا آج صفایا ہو کہ رہیگا____ ویسے اس بل

"____ بتھوڑی کے نئے سوٹ سے کئی تم نے بریانی کو دم تو نہیں لگایا

جاتے جاتے وہ جتانا نہیں بھولا کہ وہ کسی بھی چیز سے انجان نہیں ہے اس کی اس بات پہ نورِ آنکھیں پھاڑے اس

"____ کی پشت کو دیکھنے لگی تھی اس ی جاسوس حرکتوں سے وہ کچھ بھی اخذ کر سکتی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

مانی نورِ حرم کو دھمکی دیتا باہر نکلا تو علیزے کو اندر آتے دیکھا اس کے چہرے پہ مسکراہٹ دیکھ کہ قریب سے گزرتے مانی اس کے سر کے بالوں کو کھینچتا باہر نکل گیا "____

کمینہ نشئی ___ آنے دو ابو کو ایک ایک چیز کا بدلہ لوں گی ___ "چیختے چلاتے وہ اسے سناتے اپنا غصہ ٹھنڈا کرتی نور حرم کے پاس کمرے کی طرف بڑھی "____

کیا تھا میں اسے بھی پلیٹ دے دیتی حرج تو نہیں تھا ویسے بھی میں نے کھانے کا اچھا خاصہ اہتمام کیا تھا اسے بھی دے دیتی ___ "نور حرم نے اس کی اتنی مشکوک حرکتیں دیکھ کہ اسے دیکھ کہ تاسفانہ انداز میں بولی "____

کوئی ضرورت نہیں ہے اسے دینے کی ____ "ایک بار دیتی تو یہ نواب زدہ روز حق جتانے پہنچ جاتا مجھے آج بنا کہ دو مجھے ابھی بنا کہ دو اس کی حرکتوں سے تو اچھی خاصی واقف ہو تم ____ "وہ بیڈ پہ اس کے ساتھ بیٹھتی الماری سے میک اپ باکس لے آئی تھی

مجھے حد میں رکھنا آتا ہے علیزے ___ "میں تمھارے بھائی کو اس کی اوقات میں ہی رکھتی ہوں جتنی اہمیت اس پہ جچتی ہیں میں اتنی ہی اِس شخص کو دیتی ہوں ____ "نورِ حرم نے صاف انداز میں اسے جتایا کہ مانی اس کے لیے اتنا اہم نہیں ہے کہ وہ حق جتائے اور وہ جتانے دے یہ نورِ حرم کو منظور نہیں تھا اس کی باتوں پہ علیزے کے

چہرے پہ تاریکی سی چھائی تھی اس کے چہرے پہ ایک گہرا سایہ ہو کہ گزرا تھا کچھ لمحے کچھ پل بعد وہ بولنے کے قابل ہوئی تھی

پھر تو تمھاری نظروں میں مانی کے لیے رائی بھر بھی اہمیت نہ ہو گی____"علیزے کا سوال بے ساختہ شک و شبہات میں الجھا گھرا سا تھا اس کا سوال کا انداز ہی ایسا تھا کہ نورِ حرم بولنے کے قابل ہی نہیں رہی اسے لگا اس نے کم از کم اس وقت علیزے کے سامنے یہ بات غلط کہہ دی ہے"____

ایسی بات نہیں ہے وہ تو بس میں نے ایسے ہی کہہ دیا تھا____"اس نے فٹ سے صفائی دی کہ علیزے برا ہی نہ مان جائے"____

ایک بات کہوں گی بالکل سچ تم مجھے غلط مت سمجھنا یا میری دوستی پہ شک ہر گز مت کرنا____"تم مجھے بہت عزیز ہو، میرے تایا کی بیٹی ہو، میری بھابھی بھی ہو____"ہم نے تقریباً اب تک کی زندگی ساتھ گزار ہی ہے اور تم جانتی بھی ہو میں نے اپنی ہر بات تم سے شئیر کی ہے کبھی کوئی بات نہیں چھپائی ہمیشہ تمھارے ساتھ مخلص رہی بھی ہوں اور تمھیں سمجھا بھی ہے"____

مگر جہاں مجھے مانی ہے وہاں مجھے تم نہیں ہو یہاں تم مجھے خود غرض ہی سمجھ لو بہن بھائی کے رشتے میں سو

اختلافات ہوتے ہیں اس طرح اُس کے اور میرے رشتے میں بھی ہیں ہم ایک دوسرے کو مارتے ہیں بیزار

ہوتے ہیں لڑتے جھگڑتے ہیں مگر نفرت نہیں کرتے ___"

تم جب مجھ سے کہتی ہو کہ تمھارا بھائی ایسا ___"

تمھارا بھائی ویسا ___"تو مجھے تمھاری باتیں بہت بری لگتی ہیں یہاں جتنا عزیز وہ مجھے ہے اتنی تم مجھے نہیں ___"

میں یہ ساری باتیں تمھارے گوش نہیں گزار رہی میں چاہتی ہوں کہ تمھاری نظروں میں مانی کا وہ مقام بنیں

کہ تمھاری آنکھوں میں بھی میرے بھائی کا عکس نظر آئے ___"وہ دنیا کی نظر میں چاہے آوارہ بدمعاش ہی سہی

مگر میری نظر میرا بھائی ہے مجھے ہیرو سے کم نہیں لگتا اس کے ساتھ مجھے تحفظ کا احساس ہوتا ہے موٹر سائیکل پہ

اس کے پیچھے بیٹھے میں ہر غلط نگاہ سے محفوظ رہتی ہوں اس کے چوڑے کندھوں کے پیچھے ایک شفقت اور

مضبوطی کا احساس ہوتا ہے جو شاید مجھے بڑے بھائی کے ساتھ بھی نہیں ہوا ___"

تم جب اس کے بارے میں کوئی ایسی بات کرتی ہو تو پتہ ہے میرے دل میں تمھاری باتیں چُھب کے رہ جاتی ہیں

یہ سچ ہیں کہ اس رشتے میں بے بس اور خوغرض ہوں ___"مانی میرا ماں جایا ہے اور مجھے بہت پیارا ہے ___

____"ایمو شنل ہوتے ہی وہ ایک ہی سانس میں ناجانے کتنی باتیں کر گئی اور نورِ حرم بغیر منائے دیکھنے لگی تھی

آج اسے لگا کہ بہن بھائیوں چاہے جتنے بھی لڑلیں پر ایک دوسرے کے خلاف کوئی بات بھی نہیں سن سکتے

"____اسے علیزے کی آنکھوں مانی کے لیے پیار دیکھ نہ جانے کیوں اسے اچھا لگا اسے خود بھی نہ معلوم ہوا

بل بیٹھوری یہ تم نے مجھے پیارا کہہ کہ ایمو شنل کر دیا ہے اب اس بریانی پہ صرف اور صرف تمھارا ہی حق ہے

"____ اگر کچھ دیر پہلے ان بہتر ہن اور اپنے پیار بھرے الفاظ کا چناؤ کرتی تو چکن کا ایک پیس تمھارا مقدر بنتا

___ اس کی آخری دو چند الفاظ سنتے اپنے نام کی پکار پہ رکا اور اندر داخل ہو گیا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"____ اس کی شوخ وشنگ آواز پہ علیزے نے مڑ کہ دیکھا اس کے ہاتھوں میں بریانی کی پلیٹ دیکھی تو چیخ پڑی نشئی، کمینے چرسی، مانی کے بچے____"وہ چلاتی ہوئی اس کی جانب بڑھی تھی اسے اتنا غصہ آیا اس کے ہاتھ میں پلیٹ دیکھ کہ اسکا دل کیا کمرے کی سارے چیزیں مانی کو مار مار کے حشر کر دے"____

ہائے میرے بچوں___"کہاں ہو تم جلدی آجاؤ، تمھارا باپ دروازے میں کھڑا تمھاری راہیں دیکھ رہا ہے"____

ویسے بائی دے وے بیوی میری تمھارے پاس ہے بچہ میرا کہاں سے آگیا____"وہ نوٹنکی سے کہتا مسلسل نورِ حرم کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اس کی شوخ وار فتانہ نگاہیں اپنے اوپر جمے دیکھ کہ نور کنفیوز سی ہو گئی تھی

"____ اس کی معنی باتیں سنتے ہی اس کا چہرہ بلش کرنے لگا وہ نظریں ادھر ادھر کرتے فانوس پہ جما گئی تھی

نشئی انسان تم ہمدردی کے لائق ہی نہیں ہو___"تم بھائی تو کیا انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں ہو تم نے ایک بے ضرر بہن کے حق پہ ڈاکا مارا ہے____"علیزے نے اسکا گریباں پکڑ کہ کھینچا اور پھر اس کے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ کی طرف دیکھا جہاں ایک نوالے برابر چاول اور ہڈیوں کے سوا کچھ نہیں تھا"___

نہیں نہیں رونا نہیں رونا نہیں تیرا رونا دیکھ کہ میرا دل پھٹ جائے گا تُو جانتی ہے نہ میں ہر چیز برداشت کر سکتا بس آنسو صاف کرو بریانی کا کیا ہے ابھی لے آؤں گا بس پانچ "____ ہوں لیکن تیری آنکھوں میں آنسو نہیں سو روپے کا چمکتا نوٹ میرے ہتھیلی پہ رکھو اور کمال دیکھو____ "وہ اسکی آنکھوں میں چمکتی نمی دیکھتا اس کا چہرے سے آنسوؤ صاف کرتے بڑے پیار سے بولتا آخر پہ اپنی لائن پہ آیا "____

نورِ حرم نے ایک نظر علیزے کو دیکھا اور پھر ایک دفعہ

اس لفنگے انسان کو دیکھا جو مکھن لگا کہ علیزے کے غصے کو ٹھنڈا کر رہا تھا اور چالباز انسان کی ڈرامہ بازیاں دیکھتی ٹھنڈی بھرتی چاچی کی جانب بڑھ گئی تھی ___

❤❤❤

آج فیقے چاچے کے اڈے پہ نہیں جانا بالی____ "آج اس بوہڑ والی درخت کے پاس بڑے اڈے پہ جائیں گے جیدے "___ کیونکہ وہاں پہ بڑا شکار ہاتھ آیا ہے یہ شکار اگر تو ہم کر لیا تو ہمارے نسلیں بھی بیٹھ کہ کھائیں گی نے بالی اور مانی کو دیکھتے کافی معنی خیزی سے کہا تو ان کی آنکھوں میں بھی چمک آگئی سارے داد کن نگاہوں سے اس کے منصوبے کو دیکھ رہے تھے "___

جیدے تُونے تومیرادل خوش کردیاہے میراپتر____"مانی کی آنکھوں میں نافہم سی چمک اور چہرے پہ ایک پر اسرار سی مسکراہٹ نے احاطہ کیاتھااس پراُسرار مسکراہٹ میں بھی ہزاروں رازدفن تھےایسے رازجوپرانے صندوقوں میں بندتھے یہ رازصرف وقت ہی کھول سکتا تھاہر رازسے پردہ اٹھانے کاوقت جلد آگیاتھامگر یہ راز عام نہیں تھاجسے اچانک سے سرعام کردیاجاتا یہ رازوفاکا تھااوراس وفاکے رازکوکھلنے میں عرصہ درکار تھایہ وفاکا وہ رازتھاجس پہ وقت نے تالے لگاکے چابیاں کہیں چھپادی تھیں وفاکے اس رازکوکھلنے کے لیے تالوں کاٹوٹنا بہت ضروری تھاکیونکہ جن تالوں کی چابیاں نہ ہوں وہ توڑے جاتے ہیں کھولے نہیں"___

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں توہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں توہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلوکرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"____ وفا کے اس راز نے ٹوٹنا تھا کھلنا نہیں

تم نکلو میں پہلے پٹرول پمپ پہ جاؤں گا کیونکہ میرا موٹر سائیکل کل سے مسئلہ کر رہا ہے____"اس نے انھیں

"____ جانے کا عندیہ دے دیا

"____اوہ مانے تُو کئی اپنے وعدے سے مکر تو نہیں جائے گا کئی ابا کے ڈر سے تو عورتوں کی طرح چھپ ہی نہ جانا

"____ مودے نے مونچھوں کو تاؤ دیتے تھوڑا سا مشکوک نگاہوں سے دیکھا تھا

اوہ مودے____"مانا مر تو سکتا ہے پر وعدے سے نہیں پھر سکتا____"مانی نے لاکٹ کی چین کو پیچھے کرتے

"____ خالص نشئی انداز میں کہہ تو سب کے قہقہے اُمڈ آئے تھے

"____ پھر دیکھتے ہی وہ نظروں سے اوجھل ہوئے تو مانی نے بائیک کو ہاتھ سے چلا کہ آہستہ آہستہ جانے لگا

تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ بوہڑ کے اڈے پہ پہنچے تو مانی کو سب سے پہلے ایک ٹوٹی پرانی کرسی پہ بیٹھا پایا تھا وہ

"____ دانت نکالے ان ہی کو دیکھ رہا تھا

سب چہرے پہ مکروہانہ انداز لیے اس کی طرف بڑھے اور ایک بیگ نکالا تھا یہ ایک چھوٹا سا کوٹھڑی نما کمرہ تھا

سارے مسکراتے ہوئے مانی کے پاس پرانی بوسیدہ کرسیوں پہ بیٹھ گئے سب کے چہرے ایک فتح کن سے مسکراہٹ احاطہ لیے ہوئے تھی وقت کی اس بازی میں سب فاتح تھا اصل مفتوح کون تھا؟_____یہ کوئی نہیں جانتا تھا کس کے چہرے پہ کیا راز تھا یہ بھی کسی کو نہیں معلوم تھا ایک بازی وہ چل رہے تھے اور ایک بازی ____کوئی اور چل رہا تھا

جیت کس کی تھی____؟یہ وقت نے طے کرنی تھی یہاں تو سب فاتح معلوم ہو رہے تھے پھر مات کس کا مقدر "___ ٹھہرنی تھی ایک کی یا سب کی____؟یہ قرضے بھی وقت نے کچھ اپنے اوپر ادھار رکھے تھے

کچھ دیر بعد بالی ایک اور بھاری بیگ لیتا اندر داخل ہوا جسے دیکھ کہ سب کے چہرے پہ ایک شاطرانہ مسکراہٹ "___چھا گئی تھی___"اور مانی ان سب میں نمایاں لگ رہا تھا

"_____جیدے

آدھا گھنٹہ بھی نہ گزرا وہ جو اس بازی سے پوری طرح لطف اندوز بھی نہ ہو پائے سب کے چہرے پہ گھبراہٹ طاری ہو گئی تھی سائرن کی آواز دماغ پہ ایسی اثر انداز ہوئی کہ سب کے چہرے پہ پسینے چھا گئے تھے اور اب ان

سب میں مانی بھی گھبرایاہوالگ رہاتھااس کی آنکھیں خوف سے پھٹنے کو تیار تھی وہ بار بار جیدے کے کندھے کو

"___ پکڑ رہاتھا

جیدے____"ابا کو پتہ چل گیا تھاابا تو مجھے جان سے مار دیں گے____"مانی نے اپنے کانپتے ہاتھ جیدے کے

"____ کندھے پہ رکھے تھے

اوہ سالے پہلے یہاں سے تو بچ___"یہاں سے بچے گا تو ابا کی مار کھانے کے قابل ہو گا نہ___"جیدے نے اسے

"___ پیچھے دھکا دیا وہ اس صورت حال میں بھاگا___"مانی بھی بھاگ کہ ایک کے پیچھے چھپ گیا

کچھ ہی دیر میں شکار کی گھاٹ لگائے تھے سب بازی گر غائب تھے سب کو پو"لیس پکڑ کہ لے گئی جبکہ جیدہ تو

نظر ہی نہ آیامانی ابھی تک بلاک کے پیچھے چھپ کے بیٹھاہوا تھاابا کاڈر دل میں بری طرح بیٹھ گیا تھاچہرہ پسینے سے

"____ تر تھا

"____ مانے تو بھی اُن سے بچ بچ گیا

وہ باہر نکلاتو جیدے کو دیکھا جس کی حالت ڈری سہمی تو نہیں تھی مگر کچھ دیر پہلے کی گھبرائٹ اس کے چہرہ کچھ

"____ حد تک طاری تھی

یار چل یہاں سے ابا دیکھے گے تو جان سے مار ڈالے گے___"آستین سے چہرہ صاف کرنی اس وقت بہت گھبرایا ہوا لگ رہا تھا___"

ارے سالے بغیرت آدمی تجھے ابھی تک ابے کی مار کی پڑی ہے اور یہاں کوئی ہماری خبر گیری کرتا اتنا بڑا کام کرتا جیدا جنجھلا کہ "___ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کہ چا گیا اسی کی بدولت تو ہمارے بندے پکڑے گئے چیخ پڑا اسے بہت غصہ آرہا تھا ایک ہی منٹ میں بازی پلٹ گئی تھی آج کی رات تو جشن کا اعلان ہوا تھا مگر اب وہ ___ برباد ہوتے منصوبہ بندی کا سوگ منا رہا تھا

اب چل یہاں سے____"کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونی چاہیے کچھ کرتا ہوں کل تک____"گھر تو اب پیدل ہی جانا پڑے گا___"

"____ وہ اپنے کانوں میں پڑی بالی کو مسلتا اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا باہر نکل نکلا تھا

❤❤❤❤❤

مانی سیٹیاں مارتا گلی میں داخل ہوا تو گلی میں گہرا سکوت تھا بس گلی کے کونے میں بنے گھر میں ایک بلب روشن تھا

"____ جس نے تقریباً پورے محلے کو روشن کیا ہوا تھا وہ بیٹھک کہ پاس پہنچا تو چپل اتار کے دیوار پہ چڑھ گیا

مگر ابا کو صحن میں ٹہلتا دیکھ کہ ایک منٹ سے پہلے سر نیچے کیا کہ کئی ابا کو اس کی بے غیرتی پہ شک نہ ہو آہستہ سے وہ نیچے اترا اس کا رات گھر نہ آنا اتنا بڑا مسئلہ پیدا نہیں کر سکتا تھا جتنا آدھی رات کو آنا کھڑا کرتا ویسے بھی جو بھی تھا مسئلہ بے عزتی کا نہیں تھا مسئلہ ابا کے ہاتھ سے کمر پہ بجتے جوتوں کا تھا اور وہ بھی رات کو جوتوں کی دھمال کی آواز تو پورا محلہ سنتا ___ "کم از کم اسے رات میں جوتے منظور نہیں تھے ___"

کچھ دیر اس نے سوچنے رہنے کے بعد چپل پہنی اور تایا کے گھر کے دروازے پہ قدم رکھتا بنا آواز پیدا کیے صحن میں اترا تھا ___

Epi # 16

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

تایا کے گھر میں قدم رکھتے وہ آئستہ آئستہ چلنے لگا چپل ہاتھوں میں اٹھائے اس نے دیکھا جہاں تائی اور نورِ حرم کے کمرے کا دروازے بند تھا وہ جانتا تھا سو گئی ہیں اس لیے دبے قدموں سیڑھیوں پہ رکھتا تقریباً کہ اپنے گھر کی چھت پہ تقریباً رینگتا ہوا گیا صرف اس لیے کہ ابا نہ دیکھ لیں ___"

وہ ماہر کھلاڑی تھا اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گیا نہ ابا اسے دیکھا اور نہ کوئی ہنگامہ ہوا شیڈز کے نیچے جاتے اس نے جیب سے چابیوں کو نکالا اور نہایت ہی آرام سے دروازہ کھول کہ اندر داخل ہو گیا تھا سرشار سا چرپائی پہ

"___ لیٹا وہ چابیوں کو اچھالتا اور پھر کیچ کرتا گیا تھا

❤❤❤❤❤

دوپہر بارہ بجے کا وقت تھا مانی آج صبح سے گھر تھا ابا جمعے کی تیاریوں میں مصروف تھے وہ سیڑھیوں کے پاس منہ کے نیچے ہاتھ رکھے ابا کی کاروائیوں کو کبھی آنکھ بند کر کے کبھی کھول کہ ایسے دیکھ رہا تھا جیسے سامنے لیب ہو اور وہ کسی تجربے کے لیے تیاری میں مصروف ہو ابا ہمیشہ کی طرح شیو بنا کہ شیشے میں اپنے عکس کو دیکھتے نا متفق لگ رہے تھے وہ جہاں بھی جاتے خوشی ہو یا غم اپنے آپ کو فٹ فاٹ حلیے میں لے کہ جاتے ان کو اپنے ہر کام میں پرفکٹینس چاہیے ہوتی کوئی بھی خطا جیسے ان کو اپنی اصول پسند طبعیت کے لیے ناگوار ہی گزرتی ابھی بھی جمعے

"____ کی تیاریوں کے لیے سہی دل لگا کہ تیار ہو رہے تھے

اپنی تیاری میں مصرفیت کی بناء پہ ان کی ایک نگاہ مانی پہ نہیں پڑی جو آنکھیں چھوٹی کیے پھاپھے کٹنیوں, کی طرح

"____ دل میں باتوں کے جال بنتا موقع کی تلاش میں تھا

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

بہت بہت بہت اچھے لگ رہے ہیں____"ویسے ماسٹر صاحب اس بچارے شیشے نے بھی آپکی نفاست پسند طبعیت سے تنگ آکہ مجبوراً تعریف کر دینی ہے"___

ابا کو بار بار شیشے اٹھا کہ دیکھ خود کو تنقیدی نگاہوں سے اپنے آپ کو تکتا دیکھ کہ وہ اپنی عادت سے مجبور بولے بغیر نہ رہ سکا____"ابا نے کیٹلی نگاہوں سے اسے صرف گھورا کیونکہ جماعت میں دیر ہونے کے ڈر سے جوتے ابا کو پر سوچ نظروں سے دیکھتا اٹھ کہ سر پہ ہاتھ پھیرتا چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ "___صاف کرنے لگے رکھے تیزی سے کچن کی جانب بڑھ گیا"___

ارے زارا میں کہتا تھا نہ کہ ماسٹر کو سنبھال کہ رکھیں ان کے لچھن مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے لیکن میری باتیں سن کہ آپ کے کانوں پہ جوں تک نہ رینگی اب دیکھ لیں ماسٹر صاحب آپ کے ہاتھوں سے نکل گئے

"_____

اماں کو کچن میں روٹیاں بناتا دیکھ کہ وہ کرسی پہ بیٹھا تا کسی ماہر تجربے والی عورت کی طرف بولا اس کی باتوں میں اتنی مضبوطی و سنجیدگی دیکھ کہ زارا بیگم نے ٹھٹک اسے دیکھا پیڑہ بناتا ہاتھ خود بخود رک گیا اماں کا دھیان بٹ کہ

"_____ اسکی طرف ہوا

دیکھ مانی بکواس بند کر میں تیری ان عادتوں سے تنگ آگئی ہوں تیرے ابا نے زندگی گزاری ہے میرے ساتھ

"_____

"_____ بھلے وہ جتنے غصے والے ہوں مگر میری علاوہ انھوں نے آج تک ایک آنکھ اٹھا کہ بھی کسی کو نہیں دیکھا

"_____ اماں نے بیلن اٹھا کہ اس کی طرف لہرایا اور تیکھی نظروں سے دیکھتے کافی سخت انداز میں تنبیہ کی

نی زارا تجھے یہ خوش فہمیاں مار دیں گی نی بات سن میری تو ابھی تیرے شوہر نے ایک نہیں دو آنکھیں اٹھا کہ دیکھا ہے دیکھا بھی نہیں بلکہ گھورا ہے____" بالکل سنجیدہ ہو کہ اس نے اماں سے اس انداز میں بات کی کہ اماں کا بے اختیار اپنا سر پیٹنے کو دل کیا____"

ویسے اباجب بھن ٹھن کہ نکلتے ہیں تو آپ کے دل میں ذرا خدشات نہیں آتے کہ ابا کسی کو دل دے بیٹھے ہوں گے ایک پتے کی بات بتاؤ ابا تو شان کی فلموں کے دلدادہ ہیں یہ نہ ہو کوئی صائمہ اپنے لیے ڈھونڈ رہے ہوں مجھے تو لگتا ہے وہ ڈھونڈ چکے ہیں مگر آپ کو تو اپنے بیٹے سے زیادہ شوہر پہ یقین ہے____"

رک الو کے پٹھے نامراد____" آواز اونچی کی بناء پہ ابا جو صحن میں کھڑے تھے ان کی بھرپور وحشت نگاہوں نے اسے گھورا اس سے پہلے ابا باہر سے کوئی ہتھیار اٹھا کہ لاتے وہ تیزی سے بھاگا باہر کی جانب____" ایک نگاہ مڑ کہ ابا کو نہ دیکھا تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بھاگا____"

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

نورِ حرم جو ابھی شاور لے کے باہر نکلی ٹھنڈک اور سرد ہوا کی وجہ سے وہ ڈوپٹہ پلنگ پہ رکھے دھوپ لگوا رہی تھی

اچانک دھپ دھپ قدموں کی آواز پہ مڑ کہ دیکھاوہ موصوف چھلاوے کی طرح نیچے آرہاتھااس کی یہ ہی غیر اخلاقی حرکتیں اسے ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں اس کو دیکھ کہ جلدی سے ڈوپٹہ اٹھاکہ سر پہ کیا کیونکہ اسکی ایکسرے ___ کرتی نگاہوں کا اسے علم تھااس لیے اچانک سے سر پہ ڈوپٹہ کیا تھا

مانی تیزی سے اترتا سیڑھیوں سے اچھلتا کودتا اسکو کسی خاطر میں لاتا اس کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ بھی تپ کہ "____ اس کے پیچھے گئی

کیا مسئلہ ہے اب____ ؟تمھارا بندروں کی طرح اچھل کود کرنا مجھے ہر گز منظور نہیں ہے____ "اس نے انگلی "____ اٹھاکہ اسے وارن کیا کہ وہ وہاں سے ایک منٹ کے اندر اندر نکلتا بنے

نکلو ایک منٹ کے اندر نہیں تو میں دھکے دے دے کہ باہر نکالوں گی_____ "وہ اپنی چادر بار بار سر پہ سیٹ کرتی انگلی سے باہر کا اشارہ کیے جارہی تھی

شششش____ "اس نے انگلی اپنے منہ پہ رکھتے اسے اشارہ دیا کہ وہ بس اپنا منہ بند رکھیں وہ بس اشاروں سے "____ واسطے دیے جارہا تھا

کیاششش___ شش____"نکلو یہاں سے مانی____"میں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں نہیں تو میں چاچو کو آواز لگا رہی ہوں سارا فرش گندہ کر دیا ہے تم نے____"

شہزادی صاحبہ ابا حضور اور ان کے جاہ جلال کا لشکر ہماری خبر گیری کرتا یہیں ہی تشریف لا رہا ہے اس لیے تھوڑی دیر کے لیے میرا یہ پڑاؤ منظور کر لیں میرا آخری پڑاؤ آپکی ہی یہ ہی پناہ گاہ ہے اس لیے جب ابا اور ان کے جاہ و جلال کا لشکر ٹل جائے تو مجھے خبر دار کر دیجئے گا شکریہ وہ شکرانہ انداز میں ہاتھ رکھے سنجیدگی سے "____ اسے مخاطب تھا جیسے جنگ عظیم کا سپاہی وہ ہی ہو اور اناطولیہ کی ریاست کی بنیاد رکھ کہ آیا ہو____"اس کا طرزِ تخاطب اتنا معصومانہ تھا کہ نورِ حرم کو نجانے کیوں آج پہلی دفعہ وہ بہت اچھا لگا اس لیے کھل کہ گھور بھی نہ سکی اور مسکراتی باہر چلی گئی"___

نور___"مانی یہاں تو نہیں آیا____"کچھ دیر بعد دیوار سے علیزے کا منہ نظر آیا جو پریشان سی نظر آ رہی تھی"___

آیا تھا مگر کچھ گھبرایا ہوا تھا باہر نکل گیا ہے____"اس نے بات ٹالی پتہ نہیں کس جذبے کے تحت وہ کہتے کہتے کچھ رک گئی تھی علیزے کچھ دیر وہیں کھڑی رہی پھر چلی گئی تھی

ماربل کے فرش پہ دھوپ کے پاس اس نے میشن اپنے نزدیک کی وہ اماں کے کپڑے مکمل کرنے لگی تھی جو

"___ انھوں نے کسی شادی کے پہن کے جانے تھے اس نے سوچا کہ قمیض مکمل کر کے اٹھ کہ نماز پڑھ لے گی

"____ ابھی وہ تیزی سے کام پہ دھیان کر رہی تھی جب وہ اس سے کچھ فاصلے پہ چوکڑی پہ مارتا نیچے جا بیٹھا

آج مجھے کسی پہ اتنا پیار آرہا ہے کیا بتاؤں اس کو دیکھتے ہوئے بھی میرے دل کو کچھ کچھ ہو رہا ہے کیا اس مرض کی

؟اس کی بات سنتے نورِ حرم نے جھٹکے ____ کوئی دوا ہے اسکے پاس کہ وہ علاج کر دیں جو مشکل ہے نا ممکن نہیں

سے سر اٹھایا اور غصیلی نظروں سے اسے دیکھا وہ اس سے کچھ فاصلے پہ بیٹھا تھا اس کی آنکھوں کی چمک اس کی

گہری نظریں اپنے اوپر محسوس کرتے عجیب سا احساس ہوا وہ اس احساس کو کوئی بھی نام دینے سے قاصر ہوئی مگر

"___ اس شخص کی باتیں جلتی پہ تیل کا کام کر گئی

اس بے غیرتی کی میرے پاس کوئی دوا ہے ہاں ایک تھی جو تمھیں وقت پہ ملی نہیں وہ تو شکر ادا کرو کہ علیزہ کو میں

نے ٹال دیا ہے ورنہ چاچو تمھارا وہ حال کرتے کہ تم تاعمر یاد رکھتے اس بے غیرتی کا علاج چاچو کے پاس نہ مشکل

تھا اور نا ممکن کی تو اس میں بات ہی نہیں تھی وہ ڈوز تو تمھیں رات کو سوتے، صبح کو اٹھتے دوپہر کو ہر وقت چاچو

"____ دے دیتے ہیں

اس نے قینچی اس کی طرف کرتے بے وجہ سی بات کا غصہ نکالا تو ایک ادا سے قینچی پکڑنے کی کوشش کرتا قہقے لگا گیا جو اس نے پیچھے کھینچ لی تھی"___

ہائے ابا کی ڈوز کے کیا کہنے"___ماسٹر صاحب کی چپل بھی کمال ہے جو بجتی میری کمر پہ ہے اور سکون م تمھیں ملتا ہے ہائے اس دوا کو میں کیا نام دوں"___وہ ایسے چس لیتے بتا رہا تھا جیسے میدان جنگ کا معرکہ مار لیا ہے"___

ویسے یہ تم چاچو سے سچ میں ڈرتے ہو"___مجھے تو لگتا ہے تم فضول کی ایکٹنگ کرتے ہو ورنہ تم جیسے ڈھیٹ کو چاچو کی مار سے کیا فرق پڑتا ہے"___ویسے تمھیں دیکھ کہ تو کہیں سے بھی نہیں لگتا کہ تم بی ایس ڈبل میتھس فنر کس کیا ہوا ہے ایسا لگتا ہے پڑھنے نہیں گئے بلکہ ایکٹنگ کی تعلیم حاصل کر کہ آئے ہو"___

نہیں جی یہ تو میری خداداد صلاحیت ہے"___بڑے فخر سے اس نے کالر جھاڑتے اس کی طرف دیکھ کہ ایفشنسی جھاڑی"___

ویسے سنا ہے کہ باپ یا استاد کی مار جسم کے جس حصے پہ پڑے وہ حصہ بخش دیا جاتا ہے اس پہ دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے"___متانت بھرے انداز میں تیزی سے سلائی کرتی اس نے بڑی خوبصورتی سے کہا

پھر تو میں پکا پکا جنتی ہوں کیونکہ جتنا ابا نے بچپن سے مجھے مارا ہے دوسرے لفظوں میں جتنا انھوں نے بخشوایا ہے

"____ مجھے تو نہیں لگتا ابا نے مجھے کہیں سے سلامت چھوڑا ہو اب تو جنت واجب ہے مجھ پہ

اسکی بات سنتے اس نے اپنی منطق دی ایک بات تو تھی

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"____ جو بھی تھا وہ بلا کا حاضر جواب تھا وہ کئی کئی دفعہ اسکی حاضر جوابی پہ حیران رہ جاتی

اس کے بعد وہ نہ بولی اور مانی اسے تکتا رہا کچھ دیر کی طویل خاموشی کے بعد نورِ حرم کو اپنا چہرہ جلتا ہوا محسوس ہوا

اسے اپنے چہرے پہ تپش کا احساس ہوا اس نے جنجھلا کہ دیکھا تو وہ دیوانہ وار اسے ہی دیکھ رہا تھا نورِ حرم اس

شخص کی نظروں سے پزل ہوئی اور ایسا پہلی بار ہوا وہ اپنی خاموش نظروں سے اس پہ وفا کے گہرے راز منکشف کر گیا اسے ایسے لگا اسکا چہرہ جلنے لگا کانوں سے دھواں دہکتا ہوا محسوس ہوا اب کی بار بمشکل اسے نظریں اٹھا کہ دیکھا تو مانی نے اسے آنکھ ونک کی تو نور حرم قینچی اٹھا کہ اٹھ کھڑی ہوئی "____

ایک منٹ کے اندر اندر سے میری نظروں سے اوجھل ہو اور دوسری بات نگاہوں کو سنبھال کہ رکھنا سیکھو نہیں تو میں نکال پھینکوں گی تمھیں تو جیسے تیسے برداشت کر لیتی ہوں مگر تمھاری ان غلیظ نظروں کو ایک منٹ کے لیے برداشت نہیں کر سکتی____"وہ اسے کچھ فاصلے پہ قینچی اٹھائے کھڑی تھی جب مانی ایک نظر اس خون خوار جنگلی بلی کو دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا "____

اگر کوئی آنکھوں میں چھپے پاکیزہ احساسات نہیں سمجھ سکتا تو اس کو ہر چیز میں بھی غلاظت نظر آتی ہے تو پھر دیکھنے والے کا قصور نہیں ہے یہ اگلے کی سوچ کا قصور ہے کہ وہ دوسرے کو کس نظر سے پرکھتا ہے کس ترازو میں تولتا ہے خود کو اتنا بھی نیک نہیں سمجھنا چاہیے کہ ہر شخص ہی گناہ گار نظر آنے لگ پڑے____"اس سے فاصلے پہ ٹھہرتے وہ نہایت اعتماد سے کہتا اپنا ازلی لاپروائی انداز اپنائے سیڑھیاں کی جانب بڑھ گیا جب کہ نور حرم اس کے الفاظوں پہ غور و فکر کرتی رہ گئی "___

رات دس گیارہ کا وقت تھا دن بدن راتیں لمبی اور دن چھوٹے ہونے لگے اس لیے ابھی ایسے لگ رہا جیسے آدھی رات ہو مگر پھر بھی رونقیں عروج پہ تھیں اس ایریے رات دیر تک ورکر اپنے کام میں مشغول رہتے پلازے کے ساتھ فرنیچر کی دکان تھا جہاں دن بھر لکڑی کا فرنیچر بنایا جاتا اب دن کی طرح زیادہ رش تو نہیں تھے جو یہاں دن کے وقت ہوتا اس وقت رونقیں ماند پڑتی دکھائی دے رہی تھیں

وہ جیدے کے انتظار میں نہایت خاموشی سے فرنیچر بنتے دیکھ رہا تھا جسے آدھے گھنٹے پہلے میسج کیا مگر وہ ابھی تک نہیں پہنچا اس لیے وہ دکان سے اٹھ کہ باہر آگیا جہاں پہ ایک لکڑی کا بنچ اس طرف کافی اندھیرا تھا شاپ کی پچھلی جگہ پہ اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ روشنی میں ہی کھڑا رہا جیدے نے اسے رات یہ ہی آنے کا کہا تھا مگر اب تک وہ خود نہیں آیا وہ اسی کے انتظار میں ٹہلنے لگا ____"

ٹہلتے جیسے ہی وہ مڑا اسے لگا جیسے بینچ پہ کوئی ہے وہ ایک طرف سے گھومتا اندھیرے کی جانب بڑھا ___"

شکر ہے جواد تم آگئے ____"وہ جیسے ہی بینچ کے نزدیک ہوا تو صنفِ نازک کی آواز سنتے چونک گیا اسے لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے آدھی رات کو ایک لڑکی وہ بھی لڑکے کے انتظار میں کھڑا رہنا یقین کرنا مشکل ہوا

جہاں دن کے وقت لڑکیاں قدم رکھنا پسند نہیں کرتیں وہاں رات کے وقت تن و تنہا جوان لڑکی کا بیٹھنا اسے

"____ بہت عجیب لگا تھا اوپر سے جواد کا نام سن کہ اس کے کان ہی تو کھڑے ہو گئے

میں آج تمھارے لیے ساری کشتیاں جلا آئی ہوں جیسے تم نے کہا تھا میں نے ویسے ہی کیا ہے سب سو گئے تھے

میں سارا سونا لے آئی ہوں تم نے ہی کہا تھا کہ میرے ساتھ بھاگ چلو ہم اپنی دنیا بسائیں گے آؤ چلتے ہیں اب ہم

اپنی دنیا بساتے ہیں____ وہ ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی تھی

اس نے موبائل کی ٹارچ آن کر کے دیکھنا چاہا کہ وہ کون بدنصیب ہے جو کسی غیر کے لیے اپنے باپ کی عزت

رولے تیار کھڑی تھی مگر جیسے ہی اس کے چہرے پہ نگاہ پڑھی تو ساکت رہ گیا وہ تو بالی کی بہن تھی جو شاید سکول یا

کالج کی طالب علم تھی جیسے اس کا باپ خود چھوڑنے جاتا تھا دو تین بار اس نے اس کو دیکھا جو صبح سکول

اس لڑکی کا چہرہ دیکھ کہ اس کے تصور میں بخش محمد کا چہرہ لہرایا گیا اس کا دماغ "____ بیگ میں دکھائی دیتی

"___ بری طرح خراب ہو گیا

وہ سوچ بھی نہ سکا کہ وہ نا عمر لڑکی کیسے عشق محبت کے جال میں پھنستی اتنا انتہائی قدم اٹھا گئی اس نے یہ نہ سوچا کہ

اس کا بات صدمہ سہہ جائے گا (ہزاروں کم عمر لڑکیاں اس جال اپنی عزت سمیت خاندانوں کو تباہ و برباد ماں

باپ کے منہ پہ کالک لگاتی اپنے ماتھے پہ بے عزتی کا نشان لگائے ایک غلط قدم کی وجہ سے پیچھے رہ جانے والی لڑکیوں کی زندگیاں تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہیں صرف ایک لڑکی کی وجہ سے ماں باپ اپنی بیٹیوں پہ اعتبار کرنا چھوڑ دیتے ہیں کہتے ہیں ایک مچھلی سارے تالاب کو گندا کر دیتی ہے اور وہ تو تالاب گندا کرنے جا رہی تھی آج رات تھی کل صبح تو اس ایک لڑکی کی وجہ سے پورے خاندان کی عزت نیلام ہو جاتی) اسے آج علم ہوا کہ

"____ ماں باپ بیٹیوں کی وجہ سے کیوں پریشان رہتے ہیں

بدحواس کیسے نہ ہوتی آدھی "____ تت__تم____"جواد کک___کہا ہے مانی کو دیکھتے وہ بدحواس ہوئی رات کو گھر سے نکلی تھی

اس کی یہ کہنے کی دیر تھی جب مانی کا الٹے ہاتھ کا تھپڑ اس کا چہرہ گھوما کہ رکھ گیا وہ محلے کا وہ آوارہ شخص تھا جس نے آدھی رات کے وقت ایک لڑکی کو غیر کے لیے گھر چھوڑتا دیکھ کہ اپنے باپ کی عزت نیلام ہوتا دیکھ کہ اسے یہ

"____ تھپڑ انعام کی صورت میں دے گیا

تم جیسی لڑکیاں ہوتی ہیں جو باپ کا سر جھکاتی ہیں ان کی موت کی وجہ بنتی ہیں تمھیں ذرا شرم نہیں آئی ایسی

"____ حرکت کرتے ہوئے

ایک ایسالڑکاجودن کے اجالے میں عزت سے رخصت کرنے کے بجائے رات کے اندھیرے میں اتنے گھٹیا فعل پہ اُکسارہاہے تمھیں لگتاہے کہ وہ تم سے محبت کرتاہے

وہ تم سے محبت کرتاتوعزت سے تمھارے باپ سے تمھاراہاتھ مانگتاتم سے نکاح کرناہوتاتووہ ماں باپ کولے کہ گھر آتاناکہ چوروں کی طرح تمھارے ساتھ الگ دنیابسانے کی بات کرتا____"پھر تم کہو گی محبت میں دھوکہ ____"ملاہے حالانکہ دھوکہ توتم خوددے کہ جارہی ماں باپ کو بہن بھائیوں کو

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں توہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں توہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

ایک بات یادرکھنا جو مخلص رشتوں کو دھوکا دیتے ہیں ان کو پھر تا عمر دھوکے ہی ملتے ہیں تم آج دھوکہ دے کہ جارہی تھی اس لیے یہ پلٹ کہ تم تک ہی آتا کیونکہ اس دھوکے کو اپنے مقام سے بڑی محبت ہوتی ہے وہ زندگی میں پلٹ کہ ایک بار ضرور آتا ہے اسے پہلے کہ میں تمھیں زندہ درگور کردوں جن قدموں سے رات کی سیاہی میں یہاں آئی ہو اسی رات کی سیاہی میں واپس چلی جاؤ"___

اسے آج ایسا غصہ آیا کہ اگلے پچھلے حساب بے باک کر گیا اس لڑکی سے اس کا خون کا رشتہ نہیں تھا جو وہ اتنا بھڑکتا مگر شاید ایک بہن کا بھائی تھا تبھی اتنا خطرناک ___ردعمل کیا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

میں جو مرضی کروں تم کون ہوتے ہو مجھے منع کرنے والے____"جس کی تم بات کررہے ہو وہ مجھ سے بے انتہا محبت کرتا ہے اس کے ماں باپ نہیں مان رہے تب ہی جواد نے مجھے کہا ہے کہ شادی کروں گا تو بس تم سے ہی___"مجھے تو لگتا ہے تم جواد سے جلتے ہو___"کیونکہ سنا ہے کہ تمھیں تمھاری بیوی بھی منہ نہیں لگاتی ____"مجھے نصیحت کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک کہ دیکھو کہ کتنے صاف ستھرے ہو تم___؟

وہ تھپڑ کھا کہ بھی دیدہ دلیری اور نخوت سے بولی اتنی ساری باتیں سن کہ اسے ذرا باتوں کا اثر نہ ہوا کیونکہ وہ

" ____ اندھی ہو چکی تھی اور کوئی لڑکی نادم ہوتی پیشماں ہوتی مگر وہ اندھی گونگی بہری بن چکی تھی

ابھی تم طفلِ مکتب ہو سنبھالو اپنے جوبن کو

یہ طوطے کچی فصلوں کا بڑا نقصان کرتے ہیں

" ____ مانی نے بھاری لہجے میں شعر پڑھتے اس کی بیوقوفی کا احساس دلانا چاہا

گھر جاؤ بلکہ میں تمھیں خود چھوڑ آتا ہوں میرا تو دل کر رہا ہے تمھیں تمھارے ماں باپ کے پاس لے کہ جاؤں اور پوچھوں کہ تمھیں زندہ درگور کیوں نہیں کیا میں پہلے سوچتا تھا کہ جو لوگ بیٹیوں کو غیرت کے نام پہ قتل کرتے ہیں کیا ان پہ بیٹیاں بوجھ ہیں لیکن آج سمجھ آ رہا ہے وہ کیوں ایسا کرتے ہیں آج لگ رہا ہے وہ جو کرتے ہیں سہی کرتے ہیں تم جیسی بیٹیاں واقعی بوجھ ہوتی ہیں ____ " تمھاری عزت کی پرواہ ہے اس لیے کہہ رہا

" ____ ہوں صبح ہونے سے پہلے خاموشی سے واپس چلی جاؤ خود کو اور ماں باپ کو رسوائی سے بچالو

اور جہاں تک میری بیوی کی بات ہے جو کہ تم سنا ہے کہ وہ مجھے منہ نہیں لگاتی تو میں سمجھتا ہوں وہ ٹھیک کرتی ہے کیونکہ ہمارا ابھی نکاح ہوا ہے جو وہ مجھ سے فرینک ہو اور ویسے بھی عورت میں اتنا وقار ہونا چاہیے کہ وہ فضول "____ میں مرد کو مخاطب ہی نہ کریں یہ ہی تو مضبوط اور حسین ترین عورت کی نشانی ہے

موبائل جیب میں رکھتے اس نے صاف ستھرے انداز میں کہہ رہا تھا تو سامنے نگاہ پڑی کوئی ان کو بڑی معنی خیز "___ نگاہوں سے دیکھا کیونکہ ٹارچ اس نے ادھر لگائی اور تھوڑی دیر ان کو دیکھا پھر آگے بڑھ گیا

"___ کوئی ضرورت ہے نہیں میرا باپ بننے کی میں خود چلی جاؤں گی___"وہ یہ کہتی پلٹی

میں چاہے لاکھ نصیحتیں کرلوں تم پہ کوئی اثر نہیں ہوگا اثر تو تب ہوگا جب تمھیں ٹھوکر لگے گی اس لیے کہتا ہوں ٹھوکر لگنے سے بچ جاؤ سنبھل جاؤ کیونکہ جو ٹھوکریں وقت لگاتا ہے وہ سوچ سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہیں جن "____ کے گھاؤ مرتے دم تک نہیں بھرتے

مانی نے مضبوط لہجے سے کہا تو وہ اسے باتیں سناتے چلی گئی تھی مانی کو لگا وہ سمجھ گئی ہے مگر وہ نہیں جانتا تھا یہ نصیحت اس کے لیے کتنی مہلک ثابت ہونے والی ہے___ کبھی کبھی تو دوسروں کے ساتھ اچھا ہونا بھی بہت برا "___ بن جاتا ہے

اسلام و علیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

Epi # 17

مانی آج ابا گھر نہیں ہیں جاؤنہ نورِ حرم کو لے آؤ سکول سے ____"دو بجے کا وقت تھا علیزے نے اسے لیپ ٹاپ پہ مسلسل ٹائپنگ کرتے دیکھ کہ اس کے سر پہ کھڑی ہوئی صبح اسکے سر درد تھا تو اس نے چھٹی کر لی اس لیے ____" اسے نورِ حرم کی فکر ہو رہی تھے اس لیے ابھی مانی کے سر پہ کھڑے ہوتے لہجے میں بیزارگی رکھے کہا

ملکہ عالیہ مجھے آپکے یہ حکم سخت زہر لگتے ہیں____"اس لیے درخواست کیا کریں تاکہ آپ کی کچھ جائز خواہشات پوری ہو سکیں____"بنا اسے دیکھے وہ بڑے سکون سے بولا تو علیزے کا بس نہیں چل رہا تھا وہ مارنا شروع کر دے وہ اس شخص کے سامنے بے بس ہو جاتی تھا____"

شہزادہ سلیم____آپ بستر سے اٹھ کہ سکول تشریف لے کہ جا سکتے ہیں____"اس نے دانت کچکچاتے بمشکل اس نوابوں کے سردار کو عزت سے نوازا جو بڑے ادب سلیوٹ اٹھ کھڑا ہوا تھا

❤❤❤❤❤❤❤

تم کیوں آئے ہو چاچو کہاں ہیں____"وہ سٹاف روم میں تھی جب چوکیدار اسے معلومات دیتے باہر نکلا وہ حیران ہوئی آج چاچو اتنی جلدی کیسے لینے آ گئے مگر اب اسکو باہر دیکھ کہ اسے عجیب سا لگا تب ہی زبان کی بات منہ پہ لے آئی تھی____"

بیٹھو سارے سوال وجواب راستے میں کر لینا بتا دیتا ہوں____"

ویسے یہ جو سانڈ سا جھالر والا چوکیدار کھڑا ہمیں دیکھ نہیں بلکہ گھور رہا ہے اس نے بچوں کے لینچ پہ توڈاکا نہیں مار کہ اتنی توند تو نہیں بڑھائی ہوئی ویسے شکل سے خاص وخاص ایتھوپیا کا پرنس لگتا ہے مجھے تو وہ موٹر"____

سائیکل سٹارٹ کرتاشروع ہوگیاجواس کے ساتھ بیٹھنے کے لیے تیار نہیں تھی لیکن پھرلوگوں کواپنی طرف دیکھتی زہر کے گھونٹ پیتی بیٹھ گئی مگراب اس کی باتیں تو گویااسکادماغ ہلاگئی تھی وہ جانتی تھی وہ بال کی کھال

"____ ادھیڑ لینے والا شخص کیسے کیسی کو سلامت چھوڑتا تھا

بکواس مت کروہ پرنسپل ہیں ہمارے____"اسکی باتیں سن کہ وہ جی بھر کہ شرمندہ ہوئی وہ اس لیے ہی تواس شخص سے دور بھاگتی تھی ہر جگہ وہ اسے شرمندہ کروادیتااب بھی سرشوکت کو دیکھ کہ اس کے کندھے پہ جھانپڑ رسید کرتے چپ کروایا کیونکہ سرشوکت انھیں ہی دیکھ رہے تھا یہ بندہ اسے ہر جگہ شرمندہ کرواتا تھااسکا تھپڑ

"____جب کندھے پہ پڑاوہ مسکاتاہواخاموش ہوگیا

ویسے آج تمھیں اپنے ساتھ جانے کا موقع دوں تو تم میرے ساتھ کہاں جاؤ گی____"بائیک چلاتے اسکی

"___ نظریں روڈ پہ تھیں

کیامطلب تمھاراساتھ کہاں جاناہے گھر چھوڑ کہ آؤ مجھے سیدھاسیدھاشکر کرو تمھارے ساتھ آگئی ہوں ورنہ یہ جو تمھاری عادتیں ہیں ان سے بڑی تنگ آئیں ہوں____"وہ جو پیچھے ہینڈل پہ ہاتھ رکھے بیٹھی جھٹکا لگنے سے

"____ کندھے سے اسکی قمیض کو زور سے مُٹھیوں میں جھکڑااور پھر نہ چھوڑا

بس ایک احسان کرو مجھے میڈیسن پوائنٹ پہ لے چلو میں نے اماں کے لیے دوائیاں لینی ہیں____"اسے

"____ خاموش دیکھ کہ اس نے اپنی چادر سے بنا نقاب سیٹ خود ہی مخاطب ہوئی

"___ کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود لے آؤں گا____"اس نے سہولت سے انکار کیا تھا

تمھیں کونسا پتہ ہے اُن دوائیوں کے متعلق اس لیے کہہ رہی ہوں میں خود لوں گی صرف پانچ منٹ ہی تو لگیں

گے____"نورِ حرم نے آہستگی سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا کہ کچھ دیر بعد میڈیسن پوائنٹ کے سامنے

"____ بائیک کو روکا

نورِ حرم چادر ٹھیک کرتے اتر گئی سٹور پہ رش اکا دُکا لوگ تھے اس لیے وہ مطلوبہ دوائیاں لیتی باہر نکلی مگر بائیک

خالی تھا وہ نہیں تھا اسے تشویش ہوئی کہ وہ کہاں چلا گیا کچھ دیر بعد اس کے ہاتھ میں ہاتھ میں کوئی شاپر اٹھائے

"____ ادھر ہی آ رہا تھا

کہاں چلے گئے تھے تم____؟اسے خود کی جانب بڑھتا دیکھ کہ اس نے ترچھی نگاہ کرتے اسے دیکھا اور اپنی ازلی

"____ سرد لہجے میں بولی

کوئی ضروری چیز لینی تھی چلو____"وہ بھی لاوپرائی سے جواب دیتا بائیک پہ بیٹھا تو وہ بھی خاموش ہوتی پیچھے بیٹھی تو اس نے بائیک سٹارٹ کرتے روڈ پہ ڈالا____"

کچی آبادی جیسے ہی شروع ہوئی تو آگے سے ایک بکری کا بچہ اچھلتا ہوا موٹر سائیکل کے آگے ہوا مانی نے بڑی مہارت سے موٹر سائیکل اسے ہٹ کرنے سے پہلے ہی دوسری جانب کیا بکری کا بچہ تو بچ گیا مگر جھٹکا لگنے کی وجہ سے نور حرم توزان برقرار نہ رکھ سکی اور نیچے گر گئی تھی مانی جلدی سے بائیک کو روکتا پیچھے گیا جو اٹھنے کی کوشش کر گئی____"

سوری سوری____"نورِ حرم بخدا میرا ارادہ تمھیں گرانے کا ہرگز نہیں تھا وہ اس کے پاس آتے اس کے پاس بیٹھا____"

دکھاؤ کہیں لگی نہیں____"وہ اب متفکر سے دکھائی دے رہا تھا____

جب حفاظت کرنا نہیں آتی تو پھر رکھوالے بھی مت بنا کرو____"خفگی سے جواب دیتی سے آنکھیں پھیرتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جب مانی نے اسکا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی تو وہ بری طرح جھٹک کے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی____"

"____ وہ اسے دیکھتا رہا کہ وہ تھامنے کا کہے گی وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی

وہ اسے اٹھتا دیکھ کہ اسکی "____ میں "میں مشہور ہوتا نورِ حرم تو بخدا میں تمھارا نام لیتا میں "اگر کوئی اپنی

"____ طرف آیا

اپنی میں تو تب عزیز رکھتی جب مجھ میں انا ہوتی____ "انا مجھ میں میں ذرا بھی نہیں ہے اگر ہوتی تو تم جیسے سوٹا

پینے والے سے ہر گز نکاح نہیں کرتی____ "وہ اسکی باتوں پہ جیسے سلگتی اٹھی درد کی شدت بڑھی تھی مگر پھر

"____ بھی اسے سنانا نہیں بھولی

وہ ہی میں کہہ رہا ہوں کہ تم میں انا ذرا بھی نہیں ہے مگر میں سوچ رہا اگر ہوتی تو پھر کیا ہوتا____ "وہ اس کے

پاس آتا مٹی اس کی چادر سے جھاڑتا ہوا رسانی سے بولا وہ اپنے لفظوں سے پل میں اسے لاجواب کر گیا تھا وہ مانی تھا

"____ جو لاجواب کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا تھا اس کی بات سن کہ وہ مکمل خاموش ہو گئی

ویسے فرض کے طور پہ اگر تم میں انا ہوتی تو تم میرے اور اپنے رشتے کو قبول کر لیتی ویسے تو میں جانتا ہوں تم میں

انا ذرا بھی نہیں ہے اس لیے اس رشتے کو قبول نہیں کر رہی اگر ہوتی تو پھر کیا میرا ساتھ تمھیں قبول ہوتا

"_____ "وہ مٹی صاف کرتا عام سے لہجے بولا مگر نورِ حرم کو طنز لگا

تم خود کو سدھار لو تو ہو سکتا ہے میں سچے دل سے تمھیں ہمسفر بنانے پہ رضامند ہو جاؤں لیکن اس فقیر حلیے اور ان حرکتوں کے ساتھ ہر گز نہیں"____

اور اگر میرا جواب نہ میں ہوا یا میں خود کو نہ سدھاروں تو پھر___؟اس نے ذو معنی انداز میں بات ادھوری چھوڑ دی

___وہ درختوں کی ایک طرف کھڑے تھے جہاں ان کے درختوں کے درمیان بیچ جاتے کوئی بھی نہیں تھا

جب تم میری بات نہیں مان سکتے تو پھر مجھ سے بھی بہتری کی اُمید مت رکھو____"اب کی بار اس کے لہجے میں اس کے لیے ہمدردی نہیں تھی"____

حقیقت تو یہ ہے نور حرم تمھیں اس رشتے سے چھٹکارا پانے کا عذر چاہیے میں جانتا ہوں تم اس انسان کے ساتھ کبھی سراوئیو نہیں کرنا چاہو گی جس کے پاس سے پسینے کی بو آتی ہے جو روز حرام چیز کو منہ لگاتا ہے"___

یہ شرط بندیاں رکھ کہ تمھیں لگتا ہے ہمارا رشتہ مکمل ہو جائے گا تو کبھی بھی ایسا نہیں ہو گا کامل انسان کھوجتے کھوجتے خود کو کھو دوں گی"___

رشتوں میں پرفیکٹنس تب آتی ہے جب ہم خامیوں کو نظرانداز کرنا سیکھ لیں خامی کو دیکھتے، سنتے جانتے بوجھتے ہوئے اندھے گونگے بہرے بن جائیں"____

وہ بغور اسکی طرف دیکھنے لگی جو اسکے ساتھ لگی مٹی کو بڑی فکر سے جھاڑ رہا تھا وہ اسے بے اختیار دیکھے گئی جس کی چوڑی پیشانی پہ شکنیں تھیں جو اسے اپنے لفظوں سے لاجواب کر دیتا تھا بے بس کر دیتا تھا وہ سوچنے پہ مجبور اہو جاتی اسے کھٹک سی محسوس ہوتی اُسے لگتا جیسے وہ کچھ غلط کر رہی ہے"____

چلو وہ اسے بازوں سے تھامتا موٹر سائیکل تک لایا جو بس سوچے رہی تھی اب پکڑ لو مجھے"____ یہ کہتے وہ بائیک پہ بیٹھتے اسے کہا جو اس کا سہارا لیے اس کے پیچھے بیٹھ گئی تھی اسکا چادر کا بنا نقاب تو کب کا اتر گیا تھا اس نے نقاب صحیح کیا"____ راستہ اتنا لمبا نہیں تھا جتنا نورِ حرم کو آج محسوس ہوا"____

اس کے بعد وہ پورا راستہ دونوں ایک دوسرے سے مخاطب نہ ہوئے پھر وہ اس نے گھر کے سامنے بائیک روکی تو وہ اترتی ہوئی خود چلی گئی مانی بھی موٹر سائیکل سے چابی نکالتا اے دوائیوں کا شاپر لیتا اس کے پیچھے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا"____

باجی جی السّلام علیکم____"وہ جیسے اندر داخل ہوئی آج اس کے تھوڑا سا لیٹ پہ بچے پہلے ہی موجود تھے وہ سلام کا جواب دیتی اندر بڑھ گئی____"

اماں نے بھی آج اس کے لیٹ آنے کی پوچھی تو مختصراً بتاتی اندر چلی آئی____"کچھ دیر بعد وہ کپڑے بدل کہ کچن میں آئی تو مانی کو دیکھا جو کھڑے کھڑے بڑے مزے سے کھانا کھا رہا تھا جس کو صائمہ کھانا خود دے کہ گئی تھی____"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

اسے یہاں دیکھ کہ نورِ حرم کو بہت غصہ آیا وہ کچن میں داخل ہوتی اس کی حرکتوں سے "____ پیٹو کہیں کے چڑی___"وہ سالن پلیٹ میں ڈالتی روٹی لیے کرسی پہ بیٹھی گئی تھی مانی کو نظرانداز کرتے کھانا کھاتی اٹھ کھڑی "____ ہوئی

"___ نورِ حرم____"مانی نے اسے پکارا تو وہ رک گئی

اب کیا ہے____؟وہ جھنجھلاتی ہوئی پلٹی مگر پھر ٹھٹک گئی کیونکہ وہ جیب سے چوڑیاں نکال رہا جو بند تھی مگر اسے "____ نظر آگئیں جو سرخ رنگ کی تھی

"____ یہ میں تمھارے لیے

مگر میں نے تمھیں پہلے بھی بتایا تھا کہ مجھے تمھاری حرام کی کمائی سے ایک روپیہ بھی اپنے اوپر خرچ کروانا نہیں ___ پسند____"وہ ماتھے پہ شکنیں لاتی اس کی بات بیچ میں کاٹتی کھٹور پن کی انتہا کر گئیں

بڑی محنت سے ابا کی "____ اس کو تم حرام کی کمائی نہیں کہہ سکتی نور یہ میرے ابا کی حق حلال کی کمائی ہے "____ جیب سے نکلوائے ہیں اس لیے یہ میری بھی حق حلال کی کمائی ہے اور اب تم انکار نہیں کرو گی

وہ بڑی فنکاری سے کہتااس کے نزدیک چلاآیا___"اس کی کلائی پکڑتے وہ اسے پہنانے لگااب کی بار نورِ حرم کچھ

"___ نہ بولی کیونکہ اس کی آنکھوں میں چمکتاایک اچھوتااحساس دیکھ کہ وہ کچھ تلخ سنانے سے رُک گئی

قسم سے اس رنگ سے مجھے سخت نفرت تھی مگر جب سے تمھاری کلائیوں پہ یہ رنگ دیکھا ہے یقین مانو اس

رنگ سے اچھا کوئی رنگ نہیں لگااس رنگ سے مجھے عشق ہو گیا ہے نورِ حرم___"اس رنگ میں___میں نے

تمھیں اپنے نام کا ہوتا دیکھا تھااس رنگ میں تم مجھے محرم بن کہ ملی تھی____"وہ ساری چوڑیاں پہناتااس کی

____ کلائی پہ لب رکھ گیا

نورحرم کے دل میں ہلچل سی ہوئی دل کو چھو لینے والااحساس رگ رگ میں برپاہوااس کا لمس محسوس ہوتے ہی

وہ ایک دم ہاتھ کھینچ گئی وہ کیا بتاتی اپنی عادتوں کی وجہ سے اچھا لگنے لگا ہے مگر وہ نورِ حرم تھی جس نے قیامت

تک اقرار نہیں کرنا تھا___"وہ اس کے ہاتھوں میں ایک چین رکھتا بولا جو سمپل سی نفیس سی تھی وہ حیرت زدہ

"___ نظروں سے اسے دیکھے گئے

مانی پھر بغیر کچھ کہے باہر نکل گیا پیچھے نورِ حرم اپنی بے قابو ہوتی ڈھرکنوں کو سنبھالنے لگی آج ایک اچھوتا سا احساس اس کے اندر سرائیت کر گیا___"کتنی دیر بعد وہ ہوش میں آتے برتن سنبھال کہ باہر نکلی اور کرسی لیے بچوں کے پاس بیٹھ گئی"___

بچوں کو پڑھاتے پڑھاتے اس کی نظر ایک صفحے پہ پڑی___"جہاں کچھ لکھا ہوا محسوس ہوا تو اٹھ کہ اس نے تجسس سے اٹھایا صاف ستھری ہینڈ رائیٹنگ سے لکھی منیر نیازی کی بہت پیاری سی غزل تھی پہلا مصرعہ دلچسپ لگتے وہ پڑھنے لگی"___

"کُج شوق سی یار فقیری دا___

"کُج عشق نے دِردِ رول دِتا

کُج سجن نے کسر نہ چھوڑی سی

"کُج زہر رقیباں گھول دِتا___

"کج ہجر فراق دا رنگ چڑھیا

"کج درد مائی انمول دِتا___

کج سڑ گئی قسمت بد قسمت دی

"___کج پیار وچ جدائی رول دِتا

کج اُونج وی راہواں اوکھیاں سن

"___کج گل وِچ طوق غماں داوی س

"___ کج شہر دے لوگ وی ظالم سن

"___ کج سانوں مرن داشوق وی سی

اس شخص کے رائٹنگ تھی یہ___"اس شخص کے الفاظ تھے یہ جس سے نورِ حرم کے نفرت کے دعوے بہت اونچے تھے

ان الفاظ کو پڑھ کہ اسے کتنی دیر ار گرد بھول گیا وہ آہستہ ہی سہی مگر اس کے اندر بہت گہری چھاپ چھوڑ گیا تھا کچھ بھی تھا اس شخص کا ذوق بہت اچھا تھا وہ کاغذ تہہ کرتی اسے بند کر کے ہاتھوں میں رکھ گئی شاید سنبھالنے کے لیے___؟

"____ آج اسے وہ بہت اچھا لگا آج تو اپنے احساسات چھپانے بھی مشکل ہو گئے تھے

❤❤❤❤

مانی____مانی ابا جیسے ہی گھر داخل ہوئے ڈھارتے ہوئے اسے مخاطب کیا وہ جو مغرب کی نماز پڑھ کہ لوٹے کافی

"____ غصے میں لگ رہے تھا ان کی بھاری آواز سنتی علیزے باہر آئی ابا برآمدے میں تھے

کک___کیا ہوا ہے____؟ابا کے خطرناک تیور دیکھتے وہ اپنے کمرے کا دروازہ بند کرتی ان کے "____ ابو جی

"____ پاس آئی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

کچن سے اسکا بے ڈھنگا قہقہ سنتے وہ تن فن کرتے کچن میں چلے گئے جہاں وہ اسٹول پہ بیٹھا ہوا تھا "____ مانی اماں ہانڈی بنا چکی تھیں اسکا یہ وقت سب کو تنگ کرنے کا ہوتا وہ ابھی یہ مشغلہ اپنائے ہوئے تھا جب ابا نے اندر آتے اس کو گریباں سے پکڑ کہ اٹھایا "____

ابا_____"حیرت سے بس اس کے منہ سے یہ ہی نکل سکا وہ ان کا چہرہ دیکھے جا رہا تھا ان کے عمل سے لگ رہا تھا جیسے وہ اسے جان سے مار دیں گے "____

پچھلے دو دن سے کہاں عیاشیاں کرتا رہا ہے مجھے سچ سچ بتانا تیرے لفظوں میں پھیر ہوئی تو زندہ زمین میں گاڑوں گا "_____"اسکا گریبان جنجھوڑتے انھوں نے اتنی سختی پوچھا اماں دل پہ ہاتھ رکھتیں آگے کو ہوئیں مانی کے ابا اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں بات تو بتائیں___"زارا بیگم نے ماسٹر صاحب کے ہاتھ سے مانی کا گریبان چھڑانا چاہا "____

"___ وہ ابا_____وہ ابا میں شیدے کے ہوٹل پہ تھا_____"اس نے جھجکتے ہوئے بات بنائی

چٹاخ_____"بکواس کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے تو ایک نمبر کا بے غیرت ہے ارے میں پوچھتا ہوں تیرے گھر میں بہن ہے تیرا دل نہیں کانپا خوف خدا نہیں ہے اوروں کی بیٹیوں کی تو عزتیں خراب کرتا پھر رہا ہے تجھے وقت

کے پھیر سے ڈر نہیں لگتا____"وہ ڈھارا ٹھے مانی نے چونک کے انھیں دیکھا اماں پھر سے آگے ہوئیں ان کا

"____ ہاتھ بے ساختہ دل پہ گیا

کس کی بیٹی عزت کی خراب کی ہے کیا کہہ رہے ہیں ابا

"____ اس نے اماں کو بازوں سے پکڑتے پیچھے کیا اور اب وہ ان کے مقابل آ گیا

بخش محمد کی بی"ٹی کہا چھپائی ہوئی ہے اور کب سے چل رہا ہے یہ عیاشیوں کا چکر مجھے تو لگا تھا کہ توسوٹے کی

چسکوں کی وجہ سے راتوں کو گھر نہیں آتا مگر مجھے کیا پتہ تھا تم جیسا کمینہ خبیث آدمی بد کرادری کے مرض میں

بھی مبتلا ہو گا تجھ میں تو خوفِ خدا ذرا نہیں ہے کیونکہ مگر مجھ میں ہے کیونکہ میں بیٹی کا باپ ہوں بتا ان بے

غیرتیوں کا سلسلہ کب سے شروع ہوا____"اب کی بار گالی دیتے اسے گریبان سے دبوچتے صحن میں لے

"____ آئے

ماسٹر صاحب____ماسٹر صاحب میرا بیٹا یہ نہیں کر سکتا آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے____"زارا بیگم پیچھے کو لپکیں

تاکہ وہ مانی کو نقصان نہ پہنچائے علیزے باہر تو نکل آئی مگر ہمت نہیں ہوئی آگے آنے کی وہ ابا کے غصے سے ڈرتی

تھی نورِ حرم اور تائی بھی شور کی آواز سنتے دیوار کی طرف آئیں اس نے معاملہ جب گمبھیر دیکھا تو دروازہ کھولتے

"____چاچو کے گھر داخل ہوئی

غلط فہمی نہیں سچ ہے دیکھو لوگوں کو باہر باتیں بنا رہیں ہیں ابھی بخش محمد مجھے ملا تھا___"اس کو شفقت آرے

والے نے دو دن پہلے آدھی رات کو اس کی بیٹی کے ساتھ دیکھا ہے بہتان نہیں ہے یہ وہ بھلا مانس آدمی میرے

آگے رو رہا تھا وہ بدنامی و رسوائی سے ڈر رہا ہے اس لیے مجھے اپنے گھر لے کہ گیا مجھے یہ بات یہ کہتے ہوئے شرم آ

اب دیکھو اس بے غیرت "____رہی ہے زرا مگر ڈر ہے کہ اس بے غیرت نے کہیں اسکی پاما"لی نہ کر دی ہو

"____کی شکل کو کیسے منہ چھپاتا پھر رہا ہے

لوگوں نے کہا اور آپ نے یقین کر لیا ابا___"لوگ جو کچھ کہیں گے آپ یقین کر لیں گے___"اس نے ایک

نظر اماں پہ ڈالی اور پھر گہری سانس باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہ پوچھا لہجے میں درد بول رہے تھے الفاظ

"____منہ سے نکلنے سے قاصر ہوئے

ہاں جیسے میں تو تجھے جانتا ہی نہیں ہوں____"مجھے پتہ ہے کہ تو کتنے پانی میں ہے مجھے ادھر اُدھر کی باتوں میں لگا

کہ موقف سے ہٹانے کی کوشش مت کر

"_____ میں باپ ہوں تیری رگ رگ سے واقف ہوں

بتا کہاں لے کہ گیا تو اس کی بیٹی کو____"انھوں نے بغیر رعایت کے پوچھا ان کا بس نہیں چ رہا تھا وہ اسے زندہ

"_____ دف"نادیں

باپ تو ہیں مگر میری رگ رگ سے واقف نہیں ہیں یہ خوشی فہمی تو بھی دل سے نکال دیں اگر غلط فہمی ہے تو بھی

دل سے نکال دیں___"اس نے اپنی صفائی نہیں دی اور اسے اچھا بھی نہیں لگا تھا صفائیاں تو وہ تب دیتا جب

"___ اپنے مقام کا نہ پتہ ہوتا

میں کہہ رہا ہوں مانی اس میں تیری بھی بہتری ہے اور میری بھی مجھے سچ سچ بتا کہ وہ لڑکی کہاں ہے اس سے پہلے

بات کوٹ کچہریوں تک جائے اور تیری وجہ سے میری مزید بدنامی ہو میرا سر جھکے مجھے آرام سے بتادے پھر اگلا

حل سوچوں گا یہ تو مجھے پتہ ہے کہ گھناونا کام تو نے کیا ہے_____"اب کی بار لے تلخ مگر دھیما لہجہ اپنائے انھوں

"_____ نے سچ اگلوانا چاہا نورِ حرم مانی کے بولنے کی منتظر تھی اسے نا جانے کیوں آج پہلی دفعہ چاچو غلط لگے

میں سمجھتا تھا میں بہت ڈھیٹ ہوں اتنا ڈیھٹ کہ کسی بات کا تو مجھ اثر کبھی نہیں ہو گا مگر آج اثر ہوا ہے اور بہت

"____ گہرا ہوا____ اتنا گہرا_____ کہ لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے

میں نے ایسا ویسا کچھ بھی نہیں کیا جسے آپ کا سر جھکے ہاں شفقت ٹھیک کہہ رہا تھا اس نے مجھے دیکھا ہے اس لڑکی

"____ کے ساتھ____ لیکن وہ لڑکی وہاں پہلے ہی موجود تھی اس نے مجھے جیدہ سمجھا تھا شاید

وہ خود اپنے باپ کو دھوکہ دینے کے چکروں میں تھی میں نے اسے واپس گھر جانے تک کا کہا مجھے لگا وہ چلی گئی ہے

____ لیکن خیر____ آپ کیوں کریں گے اس سوٹا لگانے والے بے عملے انسان کا یقین آپ کو جب یقین نہیں

آنا تو پھر صفائیاں دینے کا فائدہ____ ؟

ٹھیک ہے پھر وضو کر مسجد چل میرے ساتھ____ "وہاں اس لڑکی کے باپ کے سامنے، اور جو لوگ میری

تربیت کو غلط کہہ رہے ہیں قرآن پاک پہ ہاتھ رکھ کہ کہو کہ اس لڑکی کو ورغلانے میں بھگانے میں تمھارا ہاتھ

نہیں ہے تب پتہ چلے گا کہ تُو کتنے کھرے کردار کا ہے___ "ابا نے سفاکی سے کہا تو وہ سمجھ گیا ابا کو اپنی عزت

"____ سے زیادہ کچھ نہیں ہے___ "اس لیے آہستگی سے ان کے ہاتھ اپنے گریباں سے ہٹائے

صرف یہ بتانے کے لیے کہ میں کرادر کا کتنا کھرا ہوں میں اتنی پاکیزہ کتاب کو گواہ نہیں بنا سکتا اگر میں سچا ہوا تو

"____ میرے کردار کی گواہی صرف میرا رب دے گا یا پھر وقت

خیر کے پیچھے چھپی شر تو ہر کوئی جاننے کی کوشش کرتا ہے مگر شر کے پیچھے چُھپی خیر کوئی کوئی دیکھتا ہے سمجھ کی یہ

"____ نگاہ اللہ کسی کسی کو عطا کرتا ہے

سچا ہوتا تو ثابت کرتا نہ کہ یہ حرکت تیری نہیں ہے____"اس کی بات کاٹتے انھوں نے جواب دیا وہ اس کی

"____ ایک بات بھی سننے کو راضی تک نہیں تھے ابا بس اپنے موقف پہ ڈٹے ہوئے تھے

جو مرضی ہو جائے ابا آپ یقین کریں نہ کریں مگر میں یہ کام ہرگز نہیں کروں گا____"اس نے پہلی دفعہ غصے

"____ سے کہا کہ پہلے تو ابا ٹھٹک گئے مگر اس کی بغاوت کو دیکھتے الٹے ہاتھ کا تھپڑ گھوما کے پھر سے اسے مارا

ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری____تو"انی مرد

ہے____"ابا نے اب کی بار اس کو گریباں سے جنجھوڑا

چاچو_____چاچو_____"نہیں پلیز____"نورِ حرم نے ان کے ہاتھوں سے مانی کا گریبان ہٹایا وہ اسے

"____ نفرت کرنے والی اس کی ڈھال بن کہ کھڑی ہو گئی

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں توہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں توہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

"___ اماں روزروز کی ناچاکیوں سے تنگ آتیں سرہاتھوں پہ گرائے چرپائی بیٹھی ہوئیں تھی

چاچوایک بار تصدیق اور غوروفکر توکرلیں یوں لوگوں کی باتوں میں آگے اتنابڑابہتان پہلے سے نہ لگائیں یہ بہت

تقریباًاس کی پشت اسکے سینے سے لگی ہوئی تھی وہ اس نورِ حرم سے بہت مختلف "____ سخت گناہ ہے چاچو

تھی جومانی ہر روز دیکھتا تھاآج وہ اس کے ساتھ لگی ہوئی اس کو صیح نہیں کہہ رہی تھی توغلط بھی نہیں کہہ رہی

"____ تھی

تصدیق کرنے کورہ کیا گیا ہے؟حرم بچے____کیاپوچھواپنے منہ سے کہ میرا بیٹے نے کیا کیا ہے____"تصدیق توتب کرواؤں نہ جب اسکا پتہ نہ ہو تم تو جانتی ہو یہ کیسی صحبت کا ہے میں تو آج تک یہ ہی سمجھتا آیا تھا کہ یہ بے غیرت ہے،کمینہ ہے،شرابی ہے،بے ادب ہے بگڑا ہوا ہے بری صحبت میں بیٹھتا ہے مگر مجھے کیا پتہ تھا کہ یہ حرام زدہ بدکردار بھی ہے مگر آج تو اس نے میرے شک کی آخری اینٹ بھی گرادی دیے اس نے میرے شک میں نے تمھارے ساتھ ناانصافی کردی ہے دیر سے احساس ہوا ہے مگر ہو ضرور "___کو یقین میں بدل دیا ہے "____ہے مجھے لگتا تھا یہ سدھر جائے گا مگر مجھے کیا پتہ تھا یہ اور بگڑ جائے گا باہر منہ مارتا پھرے گا

آج دل کررہا ہے خود کو آگ لگالوں یا اسے جان سے ماردوں یہ بغیرت آدمی اولاد کے نام پہ میرے اوپر سیاہ دھبہ ہے جو مٹ بھی نہیں رہا اور نہ میں بے بسی کے ہاتھوں اس دھبے کو مٹا پارہا ہوں اس سے اچھا تھا یہ پیدا ہوتے ہی مرجاتا"___

اس نے جگہ مجھے بدنام کرر کھا ہے تم بتاؤ میں لوگوں کا سامنے کیسے کروں گا میں سب کے لیے قابلِ احترام تھا لیکن دو دن بعد جب معاملہ عام ہو گا تو پھر سب تو اسکی بے غیرتی کو قصہ سرعام مجھ پہ تھو تھو کریں گے

____بس اس کی وجہ سے میں بڑھاپے میں رُل رہا ہوں ہزاروں کی تعدا میں لوگ مرتے ہیں یہ م"رجائے تو

کم از کم میری مشکلیں کم ہو جائے میرا بڑھاپہ آرام سے گزر جائے____"بے بسی سے کہتے وہ نورِ حرم کے سامنے بے بس ہوئے____"

اس وقت کے انتظار میں رہیں اور دعا کرے کہ اب اس گھر میں میرا تابوت ہی آئے ابا مگر کیا پتہ آپکی یہ خواہش ادھوری رہے کیونکہ میں ان ڈھیٹ لوگوں میں سے جو اذیت کی انتہا پہ آکہ بھی نہیں مرتے____"وہ نورِ حرم کے پیچھے سے گزرتا پھر ان کے مقابل ہوتا انھیں باور کراوتا بہت کچھ ضبط کر رہا تھا____"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

نہ نہ میرا بچہ اس وقت یہ دل دہلا دینے والی باتیں منہ سے نہ نکال مریں تمھارے دشمن____"ابھی تیرے ابا غصے میں ہیں میں سمجھاؤں گی انھیں____"اسکی بات سنتے اماں چرپائی سے اٹھتی اماں نے اسکا بازوؤں پکڑتے اسے چپ کروانے کی کوشش کی____"

رات ہونے سے پہلے کی ہلکی ہلکی سیاہی جیسے ان سب کے وجود میں داخل ہو رہی تھی

نہیں اماں یہ نہیں سمجھیں گے کیونکہ یہاں بات میری ہے____"

سب کی نظروں میں شرابی ہوں آوارہ ہوں اور ایک بدکرادری کا داغ رہتا تھا آج وہ بھی وہ بھی لگ گیا ہے میں بس آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں اماں____وہ رکا پھر توقف لے کہ بولا

آپ اس ہجوم سے الگ کیوں ہے اماں کیوں____؟ان جیسی کیوں نہیں ہیں یا پھر ان سب کے سینے میں آپ جیسا دل کیوں نہیں ہے____؟ماں کے ہاتھ پکڑتے ایک ایک نگاہ سب پہ ڈالتے اس نے کافی متاسفانہ لہجے میں کہا____"

"____انداز بچوں جیسا تھا علیزے، نورِ حرم ماں کے ساتھ باتیں کرتا دیکھ کہ نظریں جھکا گئیں

اسے کہو یہ یہاں سے دفعان ہو جائے اپنی شکل گم کریں

"___ ان کی ڈھارایک بار پھر پورے صحن میں گونجی

"___ مجھے بھی کوئی ضرورت نہیں ہے یہاں رہنے کی جارہاہوں مگر آپ کو پچھتاواہوگا

"____ وہ یہ کہتا تن فن کرتا راستے میں آئی ہر چیز کو ٹھوکریں مار کہ نکلا تو نورِ حرم اس کے پیچھے بھاگی

خوش ہو جائیں ماسٹر صاحب چلا گیا ہے وہ____"زارا بیگم چبھتی نگاہ ڈالتی اندر کو بڑھ گئی تھی

ہاں اور کرونہ حمایتیں اسکی اس کو بگاڑنے میں سارا ہاتھ تمھارا ہی ہے کُھلی چھوٹ دے رکھی ہے تم نے اسے

جہاں مرضی چلا جائیں یہ یہاں ہی واپس آئے گا___"نہ بھی آیا تو گھسیٹ کہ لاؤں گا کیونکہ غلطی کرتا تو معافی

"____ مل جاتی مگر آج اس نے گناہ کیا ہے جس کے لیے اسے جگہ جگہ ناک رگڑواؤں گا

مانی____مانی نورِ حرم بھاگی جس کے قدم داخلی دروازے سے اندر تھے وہ اُسکی ایک نہیں سن رہا تھا بس تیز تیز

___ چلتا جارہا تھا

مانی مانی وہ تیزی سے بھاگی اس کی پشت پہ ہاتھ رکھ کہ روکنا چاہا اس نے قدم مزید بڑھائے اور اسے بازوں سے

"____ پکڑ کہ روکنے کی کوشش کی

"____ مانی____مانی____"اس نے اسے روکنا چاہا اس کو روکا

فکرمت کروڈھیٹ ہڈی ہے میری اتنا جلدی نہیں مرنے والا____"وہ یہ کہتا تیز قدموں سے اسے گلی میں چھوڑ کہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تھا نور حرم کا آج پہلا دن خوشگوار گزرا اس کا اختتام ایسا ہو گا اس نے کہاں سوچا تھا____"وصل کے ہزاروں پیغام کی نوید سناتا یہ دن بھی جیسے آخری دہانے تھے"___

Epi # 18

رات بھی جیسے تیسے گزر گئی آج تو چاچو کے گھر سے اونچی آوازیں بلند نہیں ہو رہیں تھیں وہ آوازیں جو اسکی روح کو بدسکون کر دیتی تھیں"____

نورِ حرم کو ساری رات مانی کا خیال کلبلاتا رہا اُسے نا جانے کیوں لگا کہ مانی غلط نہیں تھا اسے پہلی دفعہ چاچا کے الفاظ سن کہ وہ غلط لگے اور مانی کی کردار کی مضبوطی کا احساس ہوا"____

وہ اسے تب اچھا لگا کل جب اس کے کندھے سے گرد جھاڑ رہا تھا اسے تب اچھا لگا جب اپنی سچی محبت کے جذبات غزل کے ذریعے اس تک پہنچائے، وہ اُسے تب وفادار مرد لگا جب رات کو اپنی کرادر دفاع کے لیے خود کو گناہ گار ٹھہراتے ہوئے اتنی پاکیزہ کتاب پہ ہاتھ نہ رکھنے کا کہتا لڑ جھگڑ کہ نکل گیا"____

نورِ حرم اس کے سامنے خود کو جھکانا گوارا نہیں سمجھتی تھی اسے لگتا تھا کہ اگر ایک دفعہ اس کے سامنے اس نے اپنی زندگی میں اسکا اہمیت کا اسے بتا دیا کہ وہ اس کے جسم میں چلتی سانسوں کی طرح اہم ہے مگر دوسری طرف یہ سوچ بھی آئی اگر وہ اپنا اور اسکا رشتہ بچانے کے لیے جھک بھی گئی وہ تو اسے گرا ہوا سمجھ لے گا اور اپنا جھکنا تو اسے ذرا بھی منظور نہیں تھا____"بس خود سے شرمندہ ہونے کے واسطے وہ اپنی خوشیوں سے ہاتھ دھوئے ____ بیٹھی تھی

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

وہ شخص سچ کہتا تھا کہ تمھیں اپنی "میں" عزیز ہے اور نورِ حرم واقعی وہ اسکی بات سے منحرف نہیں تھی اسے حقیقت میں اپنا آپ بہت عزیز تھا اپنی میں کے علاوہ اس کے پاس اور تھا ہی کیا جس کا وہ غرور کرتی ____"

ایک عزتِ نفس اور خودداری کی وجہ سے اپنی "میں" برقرار تھی اور اسے کسی چیز کا سمجھوتہ اسے منظور بھی نہیں تھا ____

مگر وہ شخص نظروں سے اوجھل ہونے کے بعد اسے بہت عزیز تھا اس کی سوچوں پہ قابض اس میں کسی کیمیکل محلول کی طرح جاذب تھا بس اس کے سامنے اقرار کرنا دنیا کا مشکل ترین امر تھا اس کے لیے ___

زندگی میں کچھ نقصان ناقابلِ برداشت ہوتے ہیں جن کے خسارے مقدروں میں لکھ دیے جاتے ہیں ایسا ہی ایک خسارہ اسکے مقدر میں لکھ دیا گیا تھا بعض اوقات مداوے، حقیقت اور پیار وقت پہ میسر نہ کیے جائیں تو پچھتاوے مقدر بن جاتے ہیں ____"

❤️❤️❤️❤️

ماسٹر صاحب نے تقریباًچپہ چپہ چھان مارا ان کا غصہ کسی طور پہ بھی ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنے سپوت کو جان سے مار دیں اس رات کا گیا نہیں آیا دوسرا دن تھا گھر کے ماحول میں تلخی بڑھ گئی زارا بیگم بھی ان سے خفا خفا تھیں صبح

آٹھ بجے کا وقت تھا وہ اسے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈ رہے تھے طارق کے ہوٹل پہ بھی اسے ایک دفعہ دیکھ آئے تھے مگر اس کا پتہ کہیں معلوم نہیں ہوا وہ اس کے لفنگے یاروں کے گھر گئے جو ہر روز اس نے نئے سے نیا بنایا ہوتا

"___

"___ انھیں بہت زیادہ پریشانی ہوئی اتنے ذلیل وہ زندگی میں نہیں ہوئے جتنا اس نے انھیں زندگی میں کر دیا تھا ابھی بھی وہ چوک سے ہوتے مین روڈ پہ آئے کیونکہ ذہن میں شیدے کا ہوٹل رہ گیا تھا چلتے چلتے رشید کے ہوٹل کا خیال آتے ہی وہ تیز تیز چلنے لگے کتنی دفعہ ٹھوکریں لگنے سے بچی مگر پھر بھی خود کو سنبھالتے وہ چلنے لگے

"___

کچے راستے سے نکل کہ انھوں نے سڑک پہ قدم رکھے تو سامنے ہی شیدے کا درمیانے درجے کا ہوٹل تھا پارک کی مخالف طرف بنا یہ ہوٹل واحد تھا جو کچھ ویران جگہ پہ وقوع پذیر تھا کیونکہ یہاں بھی سب آوارہ گرد ہی محفلیں جمائے بیٹھے رہتے"____

ابھی جیسے ہی وہ ہوٹل میں داخل ہوئے تو برآمدے کے نیچے سب کرسیوں پہ بیٹھے مرد انھیں معنی خیز نگاہوں سے دیکھنے لگے جن کے لیے نئے آنے والے کو بے معنی دیکھنا جیسے مشغلہ بن گیا تھا وہ محض اپنے کام سے کام رکھنے والے انسان تھے اس لیے کسی پہ دھیان نہیں دے رہے تھے مگر شرمندگی آنکھوں سے واضح جھلکتی محسوس ہو رہی تھی کیونکہ کہ وہ قابل احترام جگہ پہ ہرگز نہیں آئے ان کے لیے گویا یہ چائے کا ہوٹل نہیں کوئی عبرت کی مقام گاہ تھی کیونکہ اس مقام سے ہی تو ان کے بیٹے کو برائی کی بیماریوں کی لت لگی تھی ورنہ وہ ایسا ہرگز نہیں تھا گرمانی کی حرکتوں سے مجبور نہ ہوتے تو وہ یہاں قدم رکھنا پسند نہیں کرتے"____

سلام علیکم"____"ماسٹر صاحب"____"خیریت تسی ایتھے"____"ایک طرف تندور تھا تو دوسری طرف باہر سلنڈر رکھا گیا تھا وہاں کوئی سولہ سترہ سال کا لڑکا چائے بنانے میں مصروف تھا چائے اور پراٹھے کی خوشبو فضا میں تحیل ہوتی بہت بھلی محسوس ہو رہی تھی نارنجی سورج کی شعاعیں اس ہوٹل کے برآمدے کے اندر سے

چھن کے آرہی تھی برآمدے سے باہر کرسیوں پہ بھی دھوپ لگوانے کی خاطر لڑکے بیٹھے قہقوں پہ قہقے لگا

"___رہے تھے

"____شیدہ جوپراٹھے بنارہاتھا صبح صبح انھیں یہاں دیکھ کہ پوچھے بغیر نہ رہ سکے

وہ بے غیرت تیری شہہ پہ یہاں چُھپا ہوگا____"ماسٹر صاحب نے بمشکل غصہ ضبط کرتے بغیر سلام کا جواب

دیے اصل مدعے پہ آئے ان کا خون کھول رہا تھا وہ کچھ جواب دیتے تیز قدموں سے ایک سیاہ رنگ کے بینچ کی

"____طرف بڑھے

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں توہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں توہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

بینچ پہ آڑھا ترچھا نہایت بے آرام سا شاید سویا ہوا تھا سفید مگر میلا سا لباس،الجھے بکھرے لمبے بال،منہ کھولے وہ کسی بھیک مانگنے والے فقیر کی مانند نظر آرہا تھا اس کا قد بہت لمبا تھا اس لیے ٹانگیں فولڈ کیے بیٹھنے والے انداز میں سویا ہوا تھا ___"

ابا کا تو گویا خون کھول اٹھا وہ نہیں جانتے وہ اس حد تک بھی جا سکتا ہے ___"

ماسٹر صاحب لبوں کو دانتوں تلے بھینچے غصہ ضبط کرتے اس بینچ کی طرف بڑھے جہاں وہ سویا ہوا مرد کی مانند دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ اس کے پاس پہنچے جیسے اس کے پاس پہنچے بازوؤں سر کے اوپر وہ شاید ابھی ابھی جاگتے ہوئے آنکھوں کی جھری سے انھیں دیکھے گیا ___"

ابا ___"وہ بڑبڑایا اس کے لیے تو ابا کا یہاں آنا زلزلے کے سے جھٹکے سے کم نہیں تھا جلدی سے قمیض جھاڑتا وہ اٹھ کھڑا ہوا ___"

شیدے ___"ابا پہلی دفعہ ہمارے غریب خانے پہ تشریف لائے ہیں ان کے لیے شہنشائی ناشتے کا بندوبست کیا جائے ___"وہ ایک نظر شیدے کو دیکھتا دانت نکالتے ایسا بولا کہ ان دونوں کے درمیان کوئی اختلافات نہ ہوں

اس کے چہرے سے ایسے لگ رہا تھا جیسے ان دونوں کے درمیان کوئی پچھلی رات کا بھی کوئی قصہ بھی آیا تھا

"____

اس کے ہنستے مسکراتے چہرے کو دیکھ کہ ابادانت پیس کہ رہ گئے لوگوں کی تمسخراڑاتی نگاہوں کا خیال نہ ہوتا تو

"____ اب تک اسکے سارے دانت توڑ چکے ہوتے

ایک لفظ اور نہیں____"میں یہاں اپنی عزت کا تماشہ نہیں بنوانا چاہتا اس لیے آرام سے کہہ رہا ہوں تجھے کہ

گھر آ کے میری بات سن____"وہ اس کے قریب جاتے مدھم سی آواز میں بولے تاکہ کوئی اور نہ سنیں

"____

"____ آنکھ ونک کرتے اس نے گیپ دیتے بات کرزذرا سا وقفہ لیا "____نہ نہ ابا____ابھی کہاں

ابھی تو بخش محمد کی دوسری بیٹی کو بھگا کے آپ کا نام روشن کرنا ہے وہ کیا ہے نہ جو رہ گیا ہے اسے بھی تو پتہ چلے

آپ کی عظیم اولاد نے کونسے کونسے کارنامہ سرانجام دیے ہیں____"جیب سے سگریٹ اور لائٹر نکال کہ

سگریٹ سلگایا کہ ایک گہرا کش خالص نشئی لہجے میں کہتے کرسی پیچھے دکھیلتا ایک ٹانگ کرسی پہ رکھ دوسری نیچے

لٹکا کہ بیٹھ گیااس کاہر لفظ،ہر بات،ہر لائن ابا کاخون کھولا دیااس لیے آگے پیچھے دیکھ کہ لعنت کااشارہ کیا جسے

____ دیکھ کہ وہ گردن موڑ کہ دانت کھول کہ ہنسا

ویسے لگتاہے میرے بنامیرے ابا کاگھر میں دل نہیں لگ رہاآپکی حالت دیکھ کہ کہناز یادہ مناسب ہو گا کہ اتناتو

مجنوں نے لیلیٰ کی تلاش میں خاک نہ چھانی ہو گی جتناآپ ان دو دونوں میں میرے لیے چھان چکے ہیں

"____ وہ ایک چھوٹی سا ڈنڈی کادانہ دانتوں میں ڈالتے ابا کاخون جلا رہا تھا

تجھ جیسی لعنتی اولادیں ہو تو ماں باپ کو بوڑھی عمروں میں بھی خاک چھاننی پڑتی ہے تیری بے غیرتیوں کی وجہ

سے میں جگہ جگہ رل رہاہوں تیری وجہ سے میری زندگی میں سکون نامی چیز ختم ہو گئی ہے پتہ نہیں ایسا کونسا گناہ

"____ کیا تھا جس کی سزامیں تجھ جیسی سیاہی میرے مقدر میں لکھ دی ہے

"___ گہرے رنج سے بولتے انھوں نے اسے دیکھا جو لاپرواہ سے انداز میں دو کپ چائے کااشارہ کر رہا تھا

یہ بھی ہو سکتاہے آپ کی کسی جزا کی پیداوار ہوں میں____"مانی منہ پھٹ انداز لہجے میں بولتاان کو ضبط کی

"____ حدوں پہ کھڑا کر گیا

میں تیرا باپ ہوں مانی میں تمھیں اس مقام پہ دیکھنا چاہتا ہوں جس مقام پہ کوئی نہیں پہنچ سکا میں نہیں چاہتا جس طرح دو وقت کی روٹی کے لیے ساری زندگی میں نے دھکے کھائے ہیں اس طرح تو اور تیری اولاد کھائے تو تو میری کمائی پہ عیش کر رہا ہے مگر تیرے پاس اتنا ہو گا کہ تیری اولاد بیٹھ کہ کھائے گی میں نہیں چاہتا تو اس حرام لت میں پڑ تا لوگوں کا غلام بنے"

میں دو دو سال اپنے لیے سوٹ نہیں بنواتا صرف اس ڈر سے کہ میری اولاد کی خواہشیں محدود نہ ہوں مگر تیری وجہ سے مجھے میرے بڑھاپے کی راہیں آساں نظر نہیں آ رہیں تو آج کھا رہا ہے تو تجھے زندگی آسان لگ رہی ہے لیکن کل جب کمائے گا تو تجھے پتہ چلے گا کہ میں کیسے اپنی ہڈیوں کی چکی پیس کہ اپنے خون سے تیرے جیسی اولاد کی پرورش کر رہا ہوں" اس لیے آخری بار کہہ رہا ہوں اپنی غلطی تسلیم کر اور خود کو سدھار تا دیہاڑی دار ابا مزدور بن کے حلال کی روٹی کما تو میرے نام کی لاج نہیں رکھ سکتا تو اسے مٹی میں بھی نہ رول" مدھم سے پڑے بے بسی سے اس کے منہ سے سچ نکلوانا چاہا جواب خاموش سا پر اٹھوں کی دھوئیں کے مرغولے طرف دیکھتا ان کی باتیں سن رہا تھا جنھوں نے اس کے پاس بیٹھنا گوارہ نہیں کیا تھا مگر مدھم سا سر گوشی سے اپنے لفظ ادا کیے"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

تو پھر جس مقام پہ آپ کو مجھے دیکھنے کی خواہش تھی وہ مقام بھی تو مجھے دیتے جس پہ آپ مجھے دیکھنا چاہتے تھے

"____ ابا____"اس نے اب کی بار بناء ابا کی طرف دیکھے کہا اسکا لہجہ ٹھنڈا کسی ٹھٹھرتی دوپہر کی طرح تھا

کی صیح قمیتیں معلوم نہ کرنے پہ ڈنڈوں سے مارا جمع نفی کی غلطی پہ مرغا X اور y چھوٹی سی عمر میں آپ نے

بنادیا آدھی رات کو ٹھنڈے فرش پہ کھڑا کر دیا ریاضی کے اصولوں کی بجائے زندگی کے اصول بتاتے جمع نفی کو

کی قمیت کی بجائے آپ مجھے میری x صیح جگہ ایڈجسٹ کرنے کی بجائے مثبت اور منفی چیزوں میں فرق بتاتے

قمیت بتاتے تو شاید مجھ سمیت آپ کا نام کروڑپتی کی سر فہرست میں ہوتا ماسٹر صاحب____"طنزیہ انداز میں

"____ ہنستے اس نے چائے کا کپ ان کے آگے کیا

کونسے مقام کی تجھے بھڑک ہے جو میں نے تجھے نہیں دیا ساری زندگی، ساری زندگی صرف کر دی ہے مرحوم بھائی اور اسکی بیٹی تک کا نہیں سوچا بھائی بھی وہ جو باپ جتنا درجہ رکھتا تھا مگر میں نے اپنی خود غرضی کی بھینٹ پہ اپنے بھائی کی بیٹی کو چڑھایا بھتیجی پہ تجھے ترجیح دی میں یہ تک بھول گیا کہ روزِ محشر میرے باپ جیسے مرحوم بھائی کا ہاتھ میرا گریباں تک آئے گا مجھے لگتا تھا کہ ایک دن تو سدھر جائے گا ابھی بھی تیرے بھلے کا سوچ کہ آیا ہوں ورنہ تجھ جیسی اولاد کو تو لوگ پیدا ہوتے ہی دفنا دیتے ہیں کاش میں تجھے دفنا دیتا تو آج اتنا بے بس تو نہ ہونا پڑتا نہ____"وہ بے بسی کے ہاتھوں مجبور اسے کامیاب زندگی کا درس بھی دے رہے تھے اور پھر غیض و غضب اور ملامتوں سے نواز بھی رہے تھے کہ کوئی حربہ یا کوئی طریقہ ان کے ڈھیٹ بیٹے کے لیے کارآمد ہو سکے "____

ویسے ایک فیصلہ کر لیں کہ آپ نے مجھے کہاں دیکھنا ہے اونچے مقام پہ یا قبر میں____"سچ بتاؤں تو آپ کے ادھ کھلی آنکھوں سے جواب دیتے تمسخر خیز انداز "_____ ارادوں سے تو مجھ اپنا دفن ہونا ہی ظاہر ہو رہا ہے "____ میں ہنستے اپنے سوال کا جواب مانگا

دیکھ مانی میں تیری فضول بکواس سننے نہیں آیا یہاں ____"میں تو تجھے سمجھانے آیا تھا مگر تیرا یہ باغی انداز صاف بتا رہا ہے کہ مجھے کوئی انتہائی فیصلہ پہلے ہی کر لینا چاہیے تھا میں یہ فیصلہ بہت پہلے ہی کر لیتا لیکن میرا دل اس بات پہ راضی نہیں تھا میں نہیں چاہتا تھا کہ تیرے ساتھ ناانصافی ہو جب میرے سب بچے اپنے گھروں میں خوش و خرم رہیں گے تو تیرا گھر بھی بسا رہے اور مجھے لگتا تھا کہ نورِ حرم بہت سمجھدار ہے وہ جیسے تیسے تمھارے ساتھ گزارا کر لے گی مگر جو تمھارے حالات ہیں مجھے اسکی جہنم سے بھی بدتر نظر آ رہی ہے میں نہیں چاہتا کہ اسکا آہیں، بدعائیں مجھے قبر میں بھی چین نہ لینے دیں ____"اب میرا یہ ہی فیصلہ ہے تو اسے اپنے نام سے آزاد کر تاکہ چھان پین کہ اسکا کسی اچھی جگہ رشتہ طے کر دوں ____"بہت آسانی سے اسے وہ آزادی کی بات کہتے ____" اسے غیض و غضب میں مبتلا کر گئے

ایسا سوچیے گا بھی مت کہ یہ شرابی شخص نورِ حرم کو اپنے نام سے آزاد کرے گا ____"اسے لگا جیسے اسکے دل پہ ابا نے آرے سے وار کیا ابا کے اتنے سفاک لفظ سنتا وہ اب پر سکون نہ بیٹھ سکا اس لیے اٹھتے ہوئے بے یقینی سے ____" پوچھا اسے لگا یہ ابا نہیں کوئی اور اجنبی شخص ہے جو کوئی قیمتی شے مانگ رہا ہو اور وہ دینے سے قاصر ہو

میں جیسا کہہ رہا ہوں تو ویسا کرے گا نہیں تو خلع کے لیے تجھے عدالتوں تک بھی گھسیٹنا پڑا تو گھسیٹوں گا میں نہیں چاہتا کہ میری بھتیجی تجھ جیسے بدکردار مرد کے ساتھ زندگی گزارے اپنی آسانی چاہتا ہے تو جو میں کہہ رہا وہ ہی کرنا"____

اوہ ماسٹر صاحب____ کیا حال ہے____؟ باپ اور بیٹے میں بڑے راز و نیاز چل رہے ہیں خیر تو ہے_____"

ماسٹر صاحب جو لفظوں کو کھینچ ادا کر رہے تھے جیدے نے قہقہے لگاتے کی طرف آتے مداخلت کرنا ضروری سمجھا"____

اوہ چاچا دو گھڑی بیٹھ کہ سکون سے بات کر ایسے باؤلا کیوں ہو رہا ہے____"جیدا انھیں کرسی پہ بیٹھاتے خود دوسری کرسی پہ بیٹھا"____

شیدے ماسٹر صاحب کے لیے گرما گرم چائے اور پراٹھا لا_____"وہ اب کی بار شیدے سے کہتا پھر سے ماسٹر صاحب کی طرف متوجہ ہوا جو ناگوار نظروں سے دیکھ کہ اٹھنے لگے"____

جس طرح تو لعنتی ہے ایسے ہی لعنتی یار پالے ہیں چاپلوسیوں کرنے والے نہ خوفِ خدا نہ ماں باپ کی عزت کا ابا نے مانی کی طرف دیکھتے جیدے کی طرف بھرپور نظر دیکھ کہ بیزارگی سے ملامت کی "_____ خیال _____"

چاچا میں جتنا نرمی سے میں پیش آرہا تھا تو اتنا ہی سر پہ چڑھتا چلا آرہا ہے اتنی عزت تو میں نے "_____ اوئے زندگی میں سگے باپ کو نہیں دی جتنی تجھے ابھی دے دی مگر تجھے عزت ہی راس ہی نہیں آرہی تو پھر کیا ہو سکتا ہے تو باپ اسکا ہے تو صلاح مشورہ بھی اسے دے میرا سگا بننے کی کوشش نہ کر تو یہ ہی اچھا ہے تیرے لیے _____"جیدا ماسٹر صاحب کے الفاظ طیش میں آتے انھیں گریباں سے پکڑتا ان کی جھک کہ غرا کہ بولا اپنی _____ اصلیت واضح کرتا وہ انھیں جنجھوڑ کہ رکھ گیا

مانی جو ابا سے بیزار سا اس کے ڈراموں کو دیکھ رہا تھا جیدے کے ہاتھوں کو ابا کے گریباں پہ دیکھا تو کرسی پیچھے دھکیلتا قدم اٹھاتے آگے ہوا سارا خون امڈ کہ چہرے پہ آگیا جوانی کا زور ٹوٹ پڑا جیدے کے ہاتھوں سے پہلے تو باپ کے گریباں کو چھڑوایا اور پھر پورے طاقت اور زور سمیٹ کرسی کو ٹھوکر ماری کہ پہلے تو کُرسی لڑکھڑائی

اور پھر وہ بھی کرسی سمیت نیچے گرپڑا____"یہ صورتحال دیکھتے ماسٹر صاحب بھی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے____"

تیری ہمت ہوئی تو ہوئی کیسے کہ تیرے ہاتھ میرے باپ کے گریباں تک آئے تو بہت بدمعاش ہے تو مجھے دکھا اپنی بدمعاشی____"وہ اس پہ جھکا تھا جو زمین پہ پڑی کرسی پہ آڑھا ترچھا لیٹا ہوا کراہتا پھٹی آنکھوں سے مانی کو دیکھ رہا تھا گویا ذہن یہ قبول نہ کر پا رہا ہو کہ اس کے باپ کو گریباں سے پکڑنے کی سزا اتنی بڑی ہو گی یوں لوگوں کے سامنے نہ دیکھا اور نہ سنا دے مار اور ساڑھے چار والا حال دیکھ کہ جیدے سے اٹھنے ہی نہ ہوا وہ سوچ رہا تھا کہ وہ اس کے بھلے کے لیے یہ سب کر رہا تھا____"

مانی____"اس نے بے یقینی سے اسے پکارا جو اسے گریباں سے پکڑے ہلنے بھی نہیں دے رہا تھا مردوں کا ہجوم سارا گرد اکھٹا دیکھتے جیدے نے سانس خارج کی جو نیچے گرنے کی وجہ سے لے نہیں پا رہا تھا____"

ماسٹر صاحب نے مانی کو دھکیلنے کی کوشش کی مگر وہ بھی یکدم حیراں سے ہو گئے کیونکہ اس کی مضبوط ڈیل ڈول کو وہ ایک انچ بھی پیچھے ہٹا نہ پائے وہ قد میں بھ ء دو گنا ان سے بڑا معلوم ہوا انھیں جیسے پہلی دفعہ حیرت سی ہوئی اور اندازہ بھی آج ہی ہوا کہ رب نے اسے بہت پر اثر طاقت کا حامل ٹھہرایا اگر وہ انکا تابعدار ہوتا اسکا نام اب تک

ابا کی گڈ بک میں فیورٹ کی لسٹ میں شامل ہوتا اسے اسطرح دیکھ کہ انھیں اس میں جوانی کی پرچھائی نظر آئی

"___ کچھ سوچتے اسے بازوؤں سے پکڑ کہ پیچھے کرنے کی کوشش کی مگر ہانپ سے گئے "_____

لیکن پھر کئی مردوں کی آنکھوں میں تمسخر خیز مسکراہٹ کو دیکھتے انھوں نے مانی کو کندھے سے پکڑ کہ پورا زور لگا کہ اپنی طرف کیا اور ایک زور تھپڑ اس کے منہ پہ مارا اس ساری کوشش سے ان کا سانس پھول گیا انھیں لوگوں کی نظروں کو دیکھ کہ لگا کہ وہ ان کی تربیت پہ ہنس رہیں ہو اس لیے سہہ نہ پائے اور انکی تمسخر ہنسی کا جواب دیتے

"____اس پہ بھڑاس نکالی

میں سب جانتا ہوں یہ تیری اور اسکی ملی جُلی بھگت ہے تیرے جیسی بغیرت اولاد ہو تو دوسرے کے ہاتھ پھر گریبانوں آتے دیر نہیں لگتی پھر کیچڑ کے چھینٹوں سے ماں باپ کے دل و دامن ہی زخمی و آلودہ ہوتے ہیں

"___

مانی کو مار کہ دل کا بوجھ ہلکا کرتے وہ نکل گئے جب کہ مانی نے مردوں کی طرف ایسی ٹیڑھی نگاہوں سے دیکھا کہ

"____ سارے اپنی اپنی جگہ پہ بیٹھ گیا جیدا غائب تھا اور مانی کے دل میں ابا کو لے کہ خدشات پیدا ہوئے

_____❤❤❤❤_____❤❤❤_____

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

نورِ حرم نور حرم____"وہ اپنے کام میں مصروف تھی جب مانی کی آواز سنائی دی تھی اس کی آواز آج خلاف معمول اونچی تھی وہ جو دو دن اس شخص کی وجہ سے پریشان رہی تھی سارا غصہ اس کے آنے کی وجہ سے عود آیا تھا اس کے چہرے پہ جو دو دن پہلے ہیجان سا تھا اب بیزار گی سی اتر آئی تھی چاچو کا امی کو مانی کو اس کا چھوڑنے کا سن کہ وہ پہلے بدگمان تھی کہ چاہو کا جو دل چاہے وہ اس کے ساتھ ہی کریں گے کیا اس کی اپنی زندگی ہے وہ کچھ اپنے لیے کچھ فیصلہ نہیں لے سکتی____'

ابھی دل میں ہزار سوچیں رکھتے اپنا سوٹ سلائی کر رہی تھی اس کی آواز پہ اٹھی تاکہ وہ منہ زور شخص کمرے میں آنے کی زحمت نہ کرے مگر وہ جیسے ہی اٹھی دروازہ زور سے کھلا اور وہ شخص اپنی گھٹیا عادتوں سمیت اندر داخل ہوا نور جو ڈوپٹہ لینے لگی تھی ایک دم رک گئی تھی "____

"____ یہ میں کیا سن رہا ہوں نورِ حرم____" وہ بغیر جھجکے اس کے پاس کچھ فاصلے پہ آ کھڑا ہوا اس کے سوال کو مکمل نظر انداز کیے اس "____ اندر آنے کے کچھ آدب و آداب ہوتے ہیں جاہل نشئی انسان نے اپنی بھڑاس نکالی تھی "____

ادب و آداب گئے بھاڑ میں گئے لیکچر لینے نہیں آیا____" مجھے صرف یہ بتاؤ ابا میرا اور تمھارا رشتہ ختم کرنے کا وہ اس وقت صرف نشئی ہی نہیں بلکہ بگڑا آوارہ انسان لگ رہا "____ کہہ رہے ہیں تم یہ بات جانتی ہو یا نہیں تھا

نورِ حرم نے چونک کہ اسے دیکھا جو آج شاہد پہلی دفعہ غصے میں لگ رہا تھا آنکھیں تو ہمیشہ کی طرح سرخ ہی تھی مگر آج ان میں کچھ الگ ہی چیز تھی جسے نورِ حرم ٹھٹکنے پہ مجبور ہوئی تھی کھلا گریبان میلے لباس میں ملبوس پاؤں میں اپنے ماپ سے بڑی چپل پہنے ہوئے بلاشبہ وہ حقیقت ملنگ لگ رہا تھا "____

ہاں میں جانتی ہوں چاچو نے امی سے خود بات کی ہے کہ انھوں نے میرا اور تمھارا نکاح کر کے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر دی ہے انھوں نے اماں کو کہا ہے کہ وہ اپنی غلطی سدھارنا چاہتے ہیں____"اس نے بغیر ڈرر کھے اصلی بات بتائی تھی___"

تو میں بھی دیکھتا ہوں ابا کیسے غلطی سدھارتے ہیں آج تک ان کی ہر زیادتی مار، طنز برداشت کیے ہیں مگر یہ نہیں وہ بندو"ق کی نوک پہ بھی یہ رشتہ ختم کروانا چاہیں نہ تو بھی نہیں____"وہ اسے چیزیں سنبھالتا دیکھ کہ غصے سے بڑبڑاتا جا رہا تھا____"

اٹھا وہ چپل لیں نہ تو تم تھر تھر کانپنے لگ جاتے ہو بند"وق کو تو رہنے دو____"وہ استزائیہ میں ہنستی نفی میں سر ہلاتی پھر سے اپنے کام میں مگن ہوئی تھی

اس لیے بکواس کر رہا ہوں یہاں بات تمھاری ہے___"

لیکن تم ہو تمھیں پرواہ نہیں ہے تمھیں کونسا مجھ سے محبت ہے فرق وہاں پڑتا ہے جہاں محبتیں راج____"

کرتی ہیں تم تو خوش ہو گی___"اس کی بات سن کہ وہ سوچتی رہ گئی جو ابا کی چپلوں سے ڈر جاتا ہے آج کیسے اس

کے پیچھے اس خطرنا"ک ہتھیار"سے نہیں ڈر رہا___"

پتہ ہے آج جب ابا نے جب یہ بات کہی تھی اس وقت کی اذیت شاید برداشت نہیں کر سکتا میں چاہتا ہوں میں تمھیں بتاؤں کہ کاش کوئی لفظ میری اذیت کے معیار پہ پورے اترے کہ اتنی تکلیف ابا کے جوتوں سے نہیں ہوتی جتنی تکلیف ابا کے سخت الفاظ سے ہوئی کہ وہ درد اور تکلیف اس اذیت سے بہت چھوٹے لفظ ہیں جو میں محسوس کر رہا ہوں____"اس کے الفاظ سن کہ نورِ حرم کو ہمیشہ کی طرح غصے آیا اگر وہ اس شخص کے نگاہوں کے بدلتے تقاضے دیکھ لیتی سمجھ لیتی تو کبھی اس شخص کے جذبوں کا مذاق نہ اڑاتی"___

تم تو سمجھ لو تم تائی امی سے کہو کہ تم مجھ سے آزاد ہونا نہیں چاہتی یا پھر تم ابا کو "____ابا نہیں سمجھ سکتے مجھے ڈائریکٹ کہہ دو____"وہ جیسے چل کہ کام کر رہی تھی مانی بالکل ویسے ہی رخ بدل کہ اس کی سمت چلتا اپنی بات منوانے کے چکروں میں تھا اور نورِ حرم کو جیسے کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا"___

اور تمھیں سچ میں ایسا لگتا ہے کہ میں ایسا کروں گی____"کان کھول کہ سن لو میں ایسا ہر گز نہیں کروں گی میں یہ بہت پہلے کہنا چاہتی تھی کہ مجھے یہ رشتہ نہیں رکھنا___"وہ پلٹی اس کی آنکھوں میں بہت مضبوطی جھلک رہی تھی بے شک وہ حالات سے لڑنے والی مضبوط پختہ کردار کی لڑکی تھی جہاں کوئی غلط کہتا تو اسے دوسرے کا منہ توڑنا آتا تھا"___

میں پہلے خاموش تھی مصلحت کے دھاگوں نے میرے لبوں کو سی دیا تھا مگر چاچو نے یہ بات کہہ کہ میری زندگی کی بہت بڑی مشکل آسان کر دی ہے مجھے اب لگتا ہے اس بے نام رشتے کو لے کے میرے اوپر کوئی پابندی نہیں ہے___"تم نے مجھے ایسا کوئی تحفظ نہیں دیا___"ایسا مان نہیں دیا جس بنا پہ میں تم سے یہ رشتہ نبھا رکھ سکوں یہ لو تمھاری چین جو تم مجھے دے کے گئے تھے یہ لے لو مجھے نہیں چاہیے تمھاری حرام کی کمائی سے ایک چیز اور ایک روپیہ بھی نورِ حرم پہ حرام ہے تو پھر سوچو میں تمھارے زندگی کیسے گزار دوں___"تم اور میں کبھی ایک نہیں ہو سکتے یہ ذہن نشین کر لو اور جیسا چاچو کہے بغیر بحث کیے وہ ہی کرو"___

وہ دراز سے چین نکالتی اس کے ہاتھ تھام کہ اس پہ رکھ گئی تھی وہ یہ چین لیتے مانی آنکھوں کی چمک بھول گئی تھی مانی کے دل میں پھانس چبھی تھی سانس لینے میں دشواری ہوئی تھی وہ گھٹیا شخص آج اس کے لفظوں سے ہار گیا تھا بے شک وہ لڑکی دل توڑنے میں ماہر تھی___"وہ اسکا سوال و جواب لیے اپنی یکطرفہ محبت کا خالی کشکول بغیر مڑنے لگا مزید الفاظ سہنے کی ہمت نہیں رہی تھی"___

سنو یہ چوڑیاں بھی لے کہ جاؤ____"وہ اسے پکارتے ہوئے بولی پتہ نہیں کیوں اس کو آواز دیتے دل دھڑکا تھا مگر پھر بھی اپنی نظر میں سہی تھی اور سہی کر رہی تھی اس نے مڑتے ہوئے اورنج اور بلیک رنگ کی چوڑیاں نکالی جو اس ملنگ شخص نے بڑی چاہت سے دی تھی ___"

توڑ دو___"کیونکہ تمھیں چیزوں کو توڑنا بہت اچھے سے آتا ہے پھر چاہے جاندار ہو یا بے جان____"ایک نظر ٹھہر کہ اس پہ ڈال کہ کہی تھی اسے دیکھا جو اس کی بات سن کہ بھی نظر انداز کرتی مشین کی طرف رخ کر گئی نیلے لباس کے اوپر شفیون کا شوخ سا ڈوپٹہ پھسل اس کے گلے میں پڑا ہوا تھا وہ اس کے پشت پہ پڑی چٹیا کو کتنی دیر دیکھتا رہا جو اسے مکمل طور پہ نظر انداز کیے اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی ___"

مانی میرا اور تمھارا پیار بھرا رشتہ نہیں تھا جس میں تمھارے تحفے تحائف کرتی پھرتی یہ رشتہ مصلحت کا تھا مجبوری کا تھا چاچو کا بیٹا ہونے کے ناطے ان کا مان رکھتے ہوئے میں نے نکاح کے لیے ہاں کی تھی اس وقت دادا ابو کی خوشی کی خاطر میں نے اس رشتے کے لیے ہاں کی____"مگر اب ایسی کوئی مجبوری اور مصلحت نہیں رہی جو میں نبھاؤں____"دل کو سخت کرتے اس نے نا جانے کس ضبط سے یہ الفاظ کہے یہ وہ ہی جانتی تھی اس وقت وہ خود کو خود ہی سمجھنے سے قاصر تھی

اس کی بات سنتےاس نے قدم باہر کی طرف بڑھائے مگر پھر کچھ سوچتااس کی طرف بڑھااور بغیر کچھ سوچے سمجھے اس کارخ پھیرتے اپنے ساتھ لگا گیاوہ جو غصے سے پلٹی اس کی جرات پہ ہک دق رہ گئی تھی اس کا کھینچ کہ

"___ اپنے ساتھ لگانااسے ورطہ حیرت میں ڈال گیا

اس ملنگ کے مضبوط ہاتھ اپنے گرد لپٹے محسوس ہوئے تو جیسے پہلی دفعہ لگا کہ وہ تپتی دھوپ سے گھنی چھاؤں میں آگئی جیسے وہ گھنا بادل ثابت ہوا تھااب شاید ہی لمس فراموش کر سکتی

"___ میں دنیا چھوڑ سکتا ہوں مگر تمھیں نہیں___ "جانتا ہوں تمھیں یہ حصار بہت برا لگ رہا ہے مگر یہ میری آنے والی زندگی کا کل سرمایہ ہے تمھارے سب اعتراض بجا تم صیح میں غلط، چلو کوئی نہیں اگر تمھیں مجھ سے محبت نہیں تو پھر زبردستی کرنا بے معنی ہے تم میرا ساتھ___ "اس کی زبان بولنے سے انکاری ہوئی تھی نور اسے سن رہی تھی اس کا رکنا بھی محسوس ہوا تھا کچھ دیر بعد شاید وہ بولنے کے قابل ہوا

تم میرا ساتھ دیتی تو ابا سے کیا دنیا سے لڑ لیتا مگر تم اور تمھارے خدشے اپنی جگہ درست ہیں ابا نے ضرور سوچ سمجھ کہ فیصلہ لیا ہو گا___ "

"___ ہمارے بعد بھی قافلے چلتے رہیں گے

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

اک تاراٹوٹ جانے سے آسماں ویراں نہیں ہوتا

اسکاشعر سنتی وہ کانپ اٹھی تھی ابھی خود تو ہی کہا تھا کہ ان دونوں کے راستے جدا ہیں ابھی ہی تو وہ رائیں جدا کرنے

____ کی بات کررہی تھی مگر پھر اس کے منہ سے سن کہ کیوں برا لگا تھا

اگر میرے کھینچے گئے حصار میں بھی تمھیں تحفظ محسوس نہیں ہوا تو خدا کی قسم نورِ حرم تمھاری آزادی کا پروانہ

خود ابا کو تھما کہ جاؤں گا____"اس کے مکمل بولنے سے پہلے ہی وہ پتھر دل چٹان بے حس لڑکی جیسے آگے سن

ہی نہ سکی اسکا ذہن سوچوں سے مفلوج ہوا اس کی زبان بولنے سے قاصر ہوئی تو وہ اس گھٹیا شخص کے گرد

بازوں کا حصار کھینچ کے سر اس کے کشادے سینے پہ رکھ دیا جیسے اپنے اس عمل سے بتانا چاہا کہ یہ حصار برا نہیں ہے"____

اس ملنگ شخص نے طلسم ہی ایسا کھینچا تھا کہ اس کا سارا غصہ انا، غرور، بہا کہ لے گیا آج اس کے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے تھے آج نورِ حرم اس ملنگ پہ بری طرح دل ہار گئی تھی اور اس ہار کے بعد اس کی جیت ناممکن تھی"____

وہ جو اس محرم رشتے کو پہلی دفعہ محسوس کر رہی تھی آج اس انا پرست لڑکی کا دل چاہ رہا تھا کہ لمحے رک جائیں اور اس لمحے کو محسوس کرتے کرتے صدیاں بیت جائیں یہ وہ دل میں سوچ رہیں تھیں مگر اس کے جیب میں پڑا فون تھرتھرا اٹھا تھا اس سے الگ ہوتے اس نے اپنی جیب سے فون نکالا"___

اوہ مانی____"انتظار کر رہے ہیں تیرا جلدی آ___"آج بہت بڑا شکار ہاتھ لگا ہے ابھی آنا ہے تو آ بعد میں مت پچھتانا____"نہ سلام نہ دعا____"مانی سنتے جلدی سے باہر نکلنے جیسے اس سب کام سے زیادہ کوئی اہم کام نہ ہو"____

اس کی چوڑی پشت کی طرف بے یقینی سے دیکھتے ہوئے پوچھا جس کے "____ تو سچ میں مجھے آزاد کر دو گے

____ سفید کرتے پہ گرد سی لگی ہوئی تھی

ظاہری سی بات ہے بدکرادر شخص ہوں اس کے علاوہ چارہ بھی تو نہیں ہے اور ایسی کوئی وجوہات بھی تو نہیں ہیں یا

پھر میں کوئی لینڈ لارڈ تو ہوں نہیں جس بنا پہ اس رشتے کو نبھا سکوں زبردستی تو ابا کی وجہ سے کرنے سے

رہا_____ "آوارہ، شرابی، بدکرادر، بے عملا ہوں تو پھر کیسے تمھیں اپنے نام سے باندھ سکتا ہوں

رک کہ پیچھے پلٹتے نورِ حرم کو جیسے دو سالہ چھوٹے سے ناراض بچے کی طرح لگا جیسے اسے کی کوئی "_____

پسندیدہ چیز چھین لی گئی ہو اور وہ ناراض سا منہ بنائے کھڑا ہوا سے جیسے اس کے الفاظ سن کہ تکلیف ہوئی تھی کہ

چور کب مانتا ہے اس نے چوری کی ہے بے اختیار اسے وہ دن یاد آگیا جب پیسے عبید نے چرائے مگر اُس نے الزام

اُس پہ لگایا کہ چوری اس نے کی ہے تو وہ بغیر جھجکے اعتراف کر گیا کہ چوری اس نے کی ہے آج پھر اسے واضح

محسوس ہوا کہ کچھ بھی ہو جائے اس شخص کے کردار پہ داغ نہیں ہو سکتا کچھ دیر پہلے ہی تو اس کی آنکھوں میں

____ جھلملاتا اپنا عکس دیکھا جو خود کو اسکا خیانتی کہہ رہا تھا

نورِ حرم نے چلتے ہوئے قدم اس کی طرف بڑھائے جو خفا خفا سا کھڑا ہوا تھا وہ بالکل اس کے نزدیک آ ٹھہری اور ایک پل کو دیکھتی اس کے ہاتھ پکڑے جو اسے ہی دیکھ رہا تھا مانی کی نگاہوں میں ہزار سوال تھے اس کے مومی سفید نازک ہاتھوں میں چھپا اپنا گندمی میلا ہاتھ دیکھا تو حیرانی بڑھ گئی وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا نورِ حرم کے دل میں "_____ آج ایسا کیا تھا کہ اسے اس کراہیت کیوں نہیں ہو رہی

مجھے تم سے محبت نہیں ہے مانی مگر میں نہیں چاہتی کہ تمھارے نام کے علاوہ کسی اور نام کا حوالہ بھی میرے نام کے ساتھ جڑے_____ "میں نہیں چاہتی کہ میرا نام کسی اور مرد کے ساتھ منسوب ہو میں بس تمھارے ساتھ ایک لازوال بندھن میں بندھے رہنا چاہتی ہوں تم میرے لیے وہ واحد باکمال مرد ثابت ہو سکتے ہو جس تمھارے اور چاچو کے جو بھی "_____ کے ساتھ عمریں گزاری جا سکتی ہیں زندگیاں گزاری جا سکتی ہیں مسائل ہیں وہ خود طے کرو____ "بس اب یہ تم پہ منحصر ہے کہ تم کیسے اس رشتے کو تا عمر نبھا سکتے ہو_____ "

وہ اس کے ہاتھوں پہ گرفت مضبوط کرتے اپنے لفظوں کی گہرائی جانے بغیر اقرار اس کے ساتھ زمانے گزارنے کا عندیہ دے گئی "_____

تمھاری محبت کا ہونا میرے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے نورِ حرم میں اس وقت کا انتظار کروں گا جب تم اپنے منہ سے اقرار کرو گی کہ مانی میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتی میں اس دن سمجھ جاؤں گا کہ تمھیں مجھ سے محبت ہے کیونکہ ہم انسانوں کے بغیر تو رہ سکتے ہیں مگر محبت کے بغیر نہیں"_____

تمھاری اس رضامندی سے یہ بات تو طے ہو گئی ہے کہ کچھ بھی ہو جائے یہ رشتہ ختم نہیں ہو سکتا ہر گز نہیں"___

مانی نے نرمی سے کہتے گرفت مضبوط کرتے اس کی طرف جھکتے اسکی پیشانی کی مانگ پہ لب رکھے جس کا ڈوپٹہ سر سے سرکا ہوا تھا وہ پہلی دفعہ اس کے سامنے یوں بغیر اس کی نظروں سے پریشان نہ ہوتی کھڑی تھی وہ اس کے تحفظ بھرے لمس پہ کانپ ضرور مگر سہمی نہیں تھی کچھ دیر بعد نورِ حرم نے اس کی آنکھوں کی چمک کو دیکھتے ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کروا تی اپنے کام میں مگن ہوئی___"انا کے خول میں خود کو قید کرنا تو وہ گویا خود پہ فرض سمجھتی تھی مانی کچھ دیر اسے دیکھتا رہا جو ایسے اجنبی بن کہ کھڑی ہو گئی جیسے دونوں کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی ہو_____"پھر وہ کسی کام کے یاد آنے پہ باہر نکل گیا تھا

❤❤❤

رات کااندھیرہ ہر طرف پھیلا ہوا تھانورِ حرم آج اماں کی طبعیت خرابی کے سبب سو نہیں پائی اماں کی ہلکی سی طبعیت خراب تھی مگراب اماں کی طبعیت بگڑنے کا خدشہ زیادہ ہوااس نے دوادی کہ اماں کو کچھ توافاقہ ہو مگر ان کی حالت مزید بگڑتے دیکھ کہ وہ باہر کی جانب بھاگی سیڑھیوں پہ قدم الٹے سیدھے پڑتے جارہے تھے باپ کے بعد آخری سرمائے بچانے کے لیے قدم چاچو سیڑھیوں کی طرف بڑھائے____"چاچو کے صحن میں قدم رکھنے تک اس کا سانس پھول گیا تھا____"

لاشعوری طور پہ اسکے قدم بیٹھک کی طرف بڑھے تھے

Epi # 19

بیٹھک کادروازہ کھولتے ہی اندر گھس آئی کوئی سمجھ نہیں آئی کیا کرے ٹانگوں میں جیسے جان ہی نہ رہی تھی مانی گھر ہی نہیں تھاوہ بھاگتی چاچو کے کمرے کے دروازے بجاتے چاچو چاچو کی رٹ لگائے پوری قوت سے دونوں ہاتھوں سے دروازہ بجانے لگی کچھ دیر بعد دروازہ کھلاتو چاچو اندر سے برآمد ہوئے____"

نور بچے تم____"کیا ہوا خیریت ہے اس وقت____؟

تفکر کی کچھ لہریں ان کی پیشانی پہ ابھری وہ جانتے تھے کہ جو کچھ بھی ہو جائے اس وقت وہ ہر گز نہ یہاں آتی کوئی نہ کوئی تو گھمبیر مسئلہ تھا جو آدھی رات کو یوں دروازے پہ دستک دیئے جا رہی تھی ان کے پیچھے ہی زارا بیگم تھی

"____

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

چاچو____و____وہ امی کی طبعیت____بب___بہت خراب ہے پپ___پلیز آجائیں___"وہ پھولی سانسوں کے ساتھ کہتے بدحواسی سے بھاگی___علیزے بھی کسی انہونی کے خیال سے دوسرے کمرے سے نکل آئی ____"

پریشان سے اس کے پیچھے آئے نورِ حرم صائمہ بیگم کو چمچ سے پانی پلا رہی تھی ان کی طبعیت کو دیکھتے ماسٹر صاحب نے ایمبولینس کی طرف فون کرتے اندر داخل ہوئے ____"

زارا بیگم نورِ حرم کو دلاسہ دے رہی تھیں ماسٹر صاحب نے نے اختیار نورِ حرم کو دیکھا وہ بہادر لڑکی اس وقت ٹوٹ سی گئی آنکھوں سے اشک بہہ جا رہے تھے وہ بار بار بے ہوش ماں کو پکارے جا رہی تھی انھیں بے ساختہ اس نورِ حرم پہ رحم آیا انھوں نے خود کو سو دفعہ ملامت کی کہ ایک بھائی کی بیٹی تھی ____"

زارا بیگم صائمہ کے ہاتھ پاؤں کو مل رہی تھی علیزے نے آگے بڑھتے روتی ہوئی نورِ حرم کو تسلی دی کچھ دیر بعد ایمبولینس آئی تو انھیں ہاسپٹل پہنچایا گیا ماسٹر صاحب اس کے ساتھ ہسپتال اکیلے گئے علیزے کے تنہا ہونے کے خیال سے زارا بیگم گھر ہی ٹھہر گئی تھیں ___"

❤❤❤❤❤❤❤

ساری رات وہ ایک پاؤں پہ پریشان سی باہر کھڑی رہی صائمہ بیگم کو پینک اٹیک آیا دن کو جا کہ کہیں ان کی کنڈیشن میں کسی تک بہتری آگئی سارا دن چاچو بھی اس کے ساتھ ہی خجل و خوار ہوئے جیسا بھی تھا اس کے پاس

مرد کا سہارا تو تھا چاچو تھوڑی تھوڑی دیر بعد چکر لگاتے رہے ناشتہ بھی وہ گھر سے لے آئے جو وہ بمشکل دو لقمے ہی لے سکی تھی"___

ہسپتال میں بنتے بجٹ کا سن کہ اس کے پیروں تلے زمین سرک گئی اِسی ہزار کے قریب اماں کے صرف ایک دن کے چیک اپ اور دوائیوں کا بنا تھا اس کے پاس اتنی بڑی رقم تو تھی نہیں جو وہ اچانک سے اسکا بندوبست کرتی اور نہ اس کے پاس اتنی ہمت تھی کہ وہ کسی سے مانگے___"چاچو سے مانگنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا چاچو کی تھوڑی سی مدد کو بھی وہ لینا احسان سمجھتی تھی چاچو سے پیسے لینا اپنی خودداری کو مارنا تھا خودداری کو مارنا تو اس کے لیے اپنی موت کے مترادف تھا ایک دفعہ بھی وہ اگر انھیں اشاروں کنایوں میں ذرا سا پوائنٹ بھی دے دیتی تو چاچو ماتھے پہ شکن لائے بغیر اسے پیسے تھما دیتے لیکن اسکا ماننا یہ تھا کہ اگر کوئی احساس سمجھنے والا ہو تو آنکھوں سے ہی سمجھ لیتا ہے

جہاں تک بات تھی مانی کی وہ شروع سے ایک عارضی ساتھ تھا اس کے لیے___"اور اسے بھی معلوم تھا اسکے شب و روز لفنگے دوستوں کے ساتھ آوارگیاں کرتے گزر جاتے تھے جو دو چار پیسے اس کے پاس موجود ہوتے وہ بھی تو چاچو کے ہی چوری کے ہوتے اور اس شخص سے امید بھی کیا کرتی___؟؟؟

اُس کے آگے کیاہاتھ پھیلاتی جوخود باپ کے پیسوں پہ پل رہاتھاچھوٹی موٹی چوریاں کرکے وہ اپنی سوٹے لگاکہ

"____ اپنی تسکین کو پورا کیا کرتا جس نے زندگی کو مذاق سمجھ رکھا تھا

اپنے حالات دیکھ کہ اسے محسوس ہوا کہ جذبات میں آکہ اس نے مانی کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ نہیں کرنا چاہیے تھااس نے غلطی کردی تھی اسے ہاں کا سائن دینا ہی نہیں چاہیے تھا جو شخص آج اس کا ساتھ نہیں دے رہاتھاوہ پوری زندگی کیادے گا شادی کے بعد جب بچوں کی ذمہ داریاں بھی اس پہ پڑیں گی تو کیاساری زندگی وہ خود ہی ٹھوکریں کھائے گی یہ سب سوچتے ہی کئی اندیشے اور فکریں اس کی جان کو لاحق ہو گئیں اپنی زندگی میں صرف اسکے جذبات کا اچار ڈالتی جب ضرورت کے وقت وہ اسکا ساتھ ہی نہ دیتا خواب دیکھنے سے اسکا دور دور تک واسطہ نہیں تھاوہ کیسے خواب دیکھتی ذمہ داریوں نے جو گھیر رکھا تھا ہر وقت کوئی نہ کوئی پریشانی اسے نشانہ

"____ بنائے رکھتی

___اوراس شخص کے ساتھ زندگی گزارنا اس کو موقع دینا کنویں میں چھلانگ لگانے کے برابر تھا

سکول کالج میں بھی تو وہ خود ہی جاتی سو دا سلف تک کا اس نے چاچو اور مانی کو کبھی کہا ہی نہیں تھا ابھی بھی تو وہ عورت ہو کہ ہسپتالوں میں دھکے کھا رہی تھی چوبیس گھنٹے ہونے کو تھے اور اس شخص نے ایک چکر نہیں لگایا

"____ چاچو بھی کچھ دیر پہلے گھر کو نکلے تھے

وہ جو کاؤنٹر کے پاس دس منٹ سے کھڑی تھی گہری سوچوں میں گم کسی چیز کا ہوش نہ رہا ریسپشن بوائز کے کھنکھارنے پہ شرمندہ سی ہوتی ہوش میں آئی نظر ایک دفعہ پھر بل پہ پڑی تو اور پریشان ہو گئی آنکھیں پرچی کو دیکھ کہ ابل پڑی ماں کی طبعیت سے کوئی چیز اہم نہیں تھی ساری ذمہ داریوں کا اکیلا بوجھ اس نے اپنے اوپر لاد رکھا تھا ابھی تک کے سارے خرچے وہ جیسے تیسے پورے کر رہی تھی بجلی کا بل، اماں کی دوائیاں، گروسری کا سامان گھر کے چھوٹے موٹے خرچے تک وہ ابا کی پنشن اور اپنی تنخواہ سے پورے کر لیتی مگر اب جو بل بنا تھا یہ ادا کرنا مشکل لگ رہا تھا اب آخری حل سونے کے جھمکے ہی لگے جو اماں نے اس کی شادی کے لیے بنوائے تھے یہ سوچتے ہی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی ابھی پیسے جمع کروانے کل دن کا وقت تھا اور صائمہ بیگم نے کل دن تک ڈسچارج ہونا تھا جھمکوں کا خیال آتے ہی چہرے پہ چھایا کچھ تناؤ کم ہوا سونا ماں کی زندگی سے اہم تھوڑی تھا وہ پھر

"____ بن جاتا ماں تو پھر نہیں ملنی تھی یہ سوچتے ہی وہ کچھ حد تک نارمل ہو گئی

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

نورِ حرم____"وہ پرچی کو تیزی سے مُٹھی میں بند کرتی آگے بڑھی جب زارا بیگم کی پر شفیق سی آواز سنائی دی

"____

"____ جی چاچی امی____"اس نے پلٹتے حیرت سے جواب دیا پیچھے آتے مانی کو دیکھ ہی نہ سکی

صائمہ کی طبعیت کی کیسی ہے اب____؟ماسٹر صاحب نے بتا تو دیا تھا کہ پہلے سے بہتر ہے مگر میں مطمن نہیں تھی میں تو دوپہر کو آنا چاہ رہی تھی مگر پیچھے علیزے اکیلی تھی اور مجھے بھی یخنی بناتے کافی دیر ہو گئی پھر مانی بھی ابھی ابھی آیا تھا اسے ساتھ لے کہ آئی ہوں____"تفصیل بتاتے انھوں نے اس کے ہاتھ میں شاپر میں لپٹا ڈبہ

پکڑایاجواس نے پکڑ لیااور پھر زارا چاچی کو کچھ کہتی وارڈ میں لے آئی_____"صائمہ بیگم نڈھال مگر ہوش

"____ میں تھی نرس بی پی چیک کر رہی تھی جو ہر دو گھنٹے بعد ہائی اور لو ہو رہا تھا

صائمہ ٹھیک ہو____؟؟؟زارا بیگم نے انھیں پکارا اور خود ان کے پاس کھڑی ہو گئیں انھوں نے سنا نہیں وہ

"____شاید کچھ غنودگی میں تھیں

امی چاچی آئی ہیں_____"اس نے ہلکا سے ان کے کندھے سے ہلایا تو وہ آنکھیں کھولے دیکھنے لگیں جنھوں نے

"___ ہوں کیے آنکھیں موڑ کہ انھیں دیکھا

"____کیسی ہو____؟انھوں نے ایک نظر انھیں دیکھ کہ پوچھا تو صائمہ بیگم کا اثبات میں سر ہلا

ایک دم سے تمھاری طبعیت خراب ہو گئی تھی بچی بیچاری تو بری طرح گھبرا گئی تھی اکیلی تھی بیماری کو بھانپ

"____ بھی نہ سکی

خیال رکھا کرو دوائیاں وقت پہ لیا کرو اپنا تو اس بچی کا خیال کرو جس کا آخر سہارا ہی تم ہو____"انھوں نے ایک

"____ نظر نورِ حرم کو دیکھ جو ڈبہ کھول رہی تھی

بس بھابھی میرے بعد میری بچی کا سہارا اللہ ہے اور پھر آپ ہیں اللہ مسبب الاسباب ہے کوئی نہ کوئی سبب بنا دے گا اور ویسے بھی میری بیٹی بہت سمجھدار ہے بیٹوں کی کمی اس نے مجھے کبھی نہیں ہونے دی سارے گھر کی ذمہ داری اِس نے سنبھال رکھی ہے بس میری دعا ہے کہ میرا رب اس کے نصیب اچھے کرے"_____

امی پلیز اللہ آپ کو میری عمر بھی لگادے"_____ وہ ان کے لفظوں کو کاٹ گئی ان کے الفاظ سہنے کی ہمت نہ ہوئی جھک کہ ان کی پیشانی پہ لب رکھے ان کے قریب بیٹھتی رومال نما در میانے سائز کپڑا ان کی کندھوں کے دونوں اطراف اور سینے تک پھیلا اور پھر آہستہ سے ان کو تکیے کے سہارے بیٹجاتی یخنی پلانے لگی"_____

جب ختم کرا کہ اٹھی تو زارا بیگم اماں کے پاس بیٹھ گئیں ان کو باتیں کرتا دیکھ کہ اس نے قدم باہر کی طرف بڑھائے باہر کھڑا وہ کسی سے باتیں کر رہا تھا اس کو دیکھتے ہی فون کاٹ گیا شکنوں کا لباس لیے مرجھائے سے حلیے میں اسے دیکھا تو لب کھولے بغیر نہ رہ سکا جو ڈوپٹہ سیٹ کیے خود کو تروتازہ رکھنے کی کوششوں میں تھی

"_____

"تم ٹھیک ہو_____؟؟؟ اسکے قریب آتے پوچھا لہجے میں فکر مندی پہناں تھیں"_____

"اطلاعاً عرض ہے بیمار میں نہیں میری ماں ہے" وہ عام سے انداز میں کہتی بینچ پہ بیٹھ گئی"___

مگر لگ تو تم ہی رہی ہو____"الٹا جواب دیتے وہ بینچ سے کچھ فاصلے پہ جا کہ بیٹھ گیا اُس نے آگے سے جواب دینا مناسب نہ سمجھا کچھ پل یوں ہی خاموشی کی نذر ہوئے نہ وہ بولی اور مانی نے اسے مخاطب کرنا مناسب سمجھا نورِ حرم کو اپنے چہرے پہ تپش کا احساس ہوا تو چہرہ پھیر کہ خفگی سے اسے دیکھا جس کی نظریں اس پہ ہی جمی تھی مانی کی لوُدیتی نظروں میں اسے کہیے جذبے دکھائی وہ بغیر پلک جھپکے اسے ہی دیکھتا ہمیشہ کی طرح خود سے بیگانہ لگ رہا تھا نورِ حرم نے لاتعلق ہوتے آنکھیں پھیر لیں"___

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

ناراض ہو؟؟؟اسکا چہرہ پھیر نا اسکا لاتعلق ہونا اس نے بخوبی محسوس کیا شاید جب سے آیا تھا اس کے چہرے پہ

"____پتھریلے تاثرات دیکھے

"___ ناراض اور تم سے___؟؟اسکا انداز ایسا تھا کہ وہ چند پل کے لیے اس کے چہرے کو دیکھتا رہ گیا

آج نہ شیرینیوں والا انداز ہے اور نہ غصہ ہیں ان آنکھوں میں نہ نفرت نظر آرہی ہے_____بس اس لیے پوچھ

"____ لیا

غصہ وہاں کیا جاتا ہے جہاں مان ہو جبکہ تمھیں دیکھ کہ ایسا احساس ہی نہیں ہوتا پتہ ہے جو مرد بار بار عورت کو

دھوپ میں لا کھڑا کر دے وہ کبھی اس کی چھاؤں نہیں بن سکتا جب سے میرا باپ مجھے چھوڑ کہ گیا ہے مجھے لگتا

ہے میں اس دن سے تپتے صحرا میں سفر کر رہی ہوں سارا دن جب میں رکشے یا ویگنوں میں دھکے کھاتی ہوں کتنے

؟؟؟پتہ نہیں کتنے کی نگاہوں میں یہ لکھا ہوتا ہے___لوگوں کی نگاہوں کی زد میں آتی ہوں یہ سوچا ہے تم نے

کہ میں آوارہ ہوں تم کہتے ہو تم مجھ سے محبت کرتے ہو کیا یہ ہے تمھاری محبت____؟؟؟کیا کروں میں اس

"____محبت کا_____؟؟؟بتاؤ جہاں تحفظ ہی نہ ہو

جب شادی کے بعد مجھے ہی دھکے کھانے ہیں در در رُلنا ہے تو کیا فائدہ اس رشتے کا صرف محبتوں سے پیٹ نہیں بھرا کرتا مانی____"تم نے آکہے ایک دفعہ بھی مجھ سے پوچھا کہ نورِ حرم تمھیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے____"؟؟؟اس نے بمشکل خود کو رونے سے بچایا آواز رندھ گئی

تم تو بہت بہادر ہو نور پھر یہ آنسو کیوں_____؟؟؟شاید اس کے آنکھوں کے کناروں کے نیچے آنسوؤں برداشت نہیں کر پایا اس کے ٹوٹے پھوٹے لہجہ اچھا نہیں لگا"_____

نہیں ہوں میں بہادر صرف خول چڑھایا ہوا ہے تاکہ تم جیسے ہر روز میرا راستہ نہ روکیں اکیلا دیکھ کہ مجھے تنگ نہ کریں میں روز اپنی ہمتوں کو اکھٹا کرتی ہوں روز کوشش کرتی ہوں کہ میں ٹوٹ نہ جاؤں مگر انسان ہوں نہ اب کی بار باقدہ کچھ آنسو گال کو بھگو گئے "_____زندگی کوئی نہ کوئی ایسا روپ دکھاتی ہے تو کمزور پڑ جاتی ہوں"_____

"_____تائی امی کی طبعیت تو ٹھیک ہے نا_؟؟"اس کے آنسو دیکھتے وہ یہ ہی اخذ کر پایا

"_____ٹھیک ہیں وہ_یہ کہتے بے دردی سے اس نے اپنے رخسار سے آنسوؤں کو صاف کیا

"_____اس کو کمزور پڑتا شاید دیکھ نہ سکا اس لیے اٹھ کھڑا ہوا "_____اچھا میں مل لوں آؤں ان سے

ایک احسان کرو گے میرے اوپر____"اس کی طرف دیکھتے اس نے کہا گرد آلود سے ہاتھ پہ نگاہ پڑی جو میلے

"_سے تھے ایسا لگتا تھا جیسے ابھی وہ ہل چلا کہ آیا ہو

"_____ حکم کرو____"ہاتھ کرتے سے صاف کرتے وہ جیسے ٹھہر گیا ایک دم جیسے مسکراہٹ پھیل گئی

میرے ساتھ گھر چلو ابھی امی کے پاس چاچی کو چھوڑ کے چلی جاتی ہوں تمھارے ساتھ گھر میں کوئی کام ہے

"_____ ____"میں امی اور چاچی کو بتا آؤں وہ یہ کہتے اندر چلی گئی

"____تم یہاں ہی رکو میں آرہی ہوں

تقریباً آدھا گھنٹے بعد جب وہ گھر پہنچے تو نور حرم یہ کہتی اندر چلی گئیں کچھ دیر بعد واپس آئی تو ہاتھ میں کوئی چیز تھی

"___ وہ آہستہ آہستہ اس کے نزدیک آئی

یہ لو یہ بیچ کہ پیسے مجھے دے دینا____"ایک نظر ڈبیا کھول کہ جھمکے اسے دکھاتی وہ اسے مخاطب ہوئی ساتھ میں

"____رسیدیں بھی اسے تھمائیں

"___ مگر یہ کیوں_____"حیرت سے اسے پوچھا گیا یقین نہ آیا تھا جیسے

تم سے جو کہہ رہی ہوں وہ کرو____"وہ رکھائی سے کہتے مڑتے تالا بند کرتی بیگ سنبھال کہ اس کے پیچھے بیٹھی

"____وہ گہری سوچوں میں گم تھا جس کے ہاتھ میں جمکھوں کی ڈبی اور رسید تھی

چلو____"اس کے کندھے پہ دباؤ ڈالتے اسے ہوش میں لایا وہ بغیر کچھ بولے ڈبی جیب میں رکھتے بائیک سٹارٹ

"____کر گیا

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

دوپہر کو وہ آیا تو اس کے ہاتھ میں لفافہ تھا جو وہ اسے تھما یا گیا نورِ حرم نے پیسے دیکھے تو ایک لاکھ بیس ہزار تھے اس

"____سے رسیدوں کا پوچھا گیا جو وہ سر پہ ہاتھ مار کہ اپنی نالائق کا رونا روتے یہ کہہ گیا کہ وہ کہیں گر گئیں ہیں

نورِ حرم تفیشی نظروں سے اسے دیکھتی اندر بڑھ گئیں ہو سپٹل میں پے کرتے ہی شام تک اماں کو ڈسچارج

"___ ہو گئیں تو وہ انھیں گھر لے آئیں

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ سکول سے واپس آئی اماں کو میڈیسن دیتے ان کے کپڑے دھو کہ چھت پہ سکھانے چلے آئی آج چوتھا دن تھا

اماں کی طبعیت بالکل ٹھیک تھی اس نے خیال بھی تو دل و جان سے رکھا اب وہ چھوٹے موٹے کام بھی کر دیتی

"___ اب نورِ حرم سکول بھی جانے لگی

گلی میں اس کے بے ڈھنگے قہقوں کی آواز سنی جو اس شخص کا ازل سے کام تھا جب اس کے دل میں اس ڈھیٹ

شخص کے لیے گوشہ پیدا ہوتا تو کوئی ایسی حرکت کر جاتا کہ کہ اسے اپنا آپ سو فیصد غلط لگتا وہ نخوت سے منہ بناتی

"____ جلدی جلدی نیچے اتر گئی

نیچے اتری تو حسرت بڑھ گئی کیونکہ وہ چرپائی پہ بیٹھا ہوا نظر آیا جو ابھی کچھ دیر پہلے گلی میں قہقے لگا رہا تھا نظر انداز

"____ کرتے وہ اندر جانے لگی جب وہ اسے پکار بیٹھا

سنو چائے تو بنا دو ____"وہ پیچھے سے پکار بیٹھا وہ ہر گز نہ رکتی مگر اسکی آواز میں کافی بھاری پن اور تناؤ سا تھا جسے

"____ سنتے ناچاہتے ہوئے بھی رک کہ پلٹ کہ اسے دیکھا لال آنکھیں،لال گال دیکھتی وہ رک گئی

"____ وہ یہ ہی اخذ کر پائی "____ لگتا ہے آج سوٹہ نہیں لگایا

"____ نہیں طبعیت خراب ہے شاید بخار ہو رہا ہے

جھوٹ____"اس کی بات کو کاٹتے وہ بول اٹھی حالانکہ اس کا چہرے پہ بخار کی علامت ظاہر ہو رہی تھی

دیکھ لو____"وہ ایکدم سے اٹھتے اس کے پاس آتا اس کا ہاتھ پکڑ کہ اپنی پیشانی پہ رکھ گیا اس نے اس کی حرکت پہ

"____ سٹپٹا کہ ہاتھ پیچھے کھینچ لیا

ہاں یہ سچ تھا اس کی پیشانی پہ بہت زیادہ گرم تھی ٹھنڈے موسم کی وجہ سے شاید وہ بخار میں مبتلا ہوا اب بھی ایک

قمیض پہنے ہوئے تھا نہ کوئی سر پہ گرم ٹوپی نہ چادر زیبِ تن کیے ہوا تھا اس نے بغور دیکھا چپلیں بھی اپنے پاؤں

"____ سے لمبی پہنے ہمیشہ کی طرح لاپرواہ سا نظر آیا

اسے اچھا خاصا "____ بخار ہے تو گھر میں رہو نہ____ آرام کرو____ باہر لُگڑیاں مارو گے تو یہ ہی حال ہو گا نہ

"____ ڈانٹتے وہ اسے دیکھتی رہی

جاؤاماں کچن میں ہی ان سے کہو تمھیں چائے دے دیں گے____"وہ یہ کہتی واشنگ مشین کو دھونے کے ارادے سے ان کی طرف بڑھ گئی نورِ حرم کی بات سنتی تھوڑی دیر بعد صائمہ بیگم خود ہی چائے لے آئیں دو کپ چائے تھی وہ جانتی مانی کی چائے کی عادت سے واقف تھی____"

اماں میری چائے کہاں ہیں____؟؟؟اس نے جلدی سے کہا کہیں وہ مکھن لگا کے اماں سے دونوں کپ نہ لے لے اس لیے تیزی سے آتے چائے کا کپ ٹرے سے اٹھالیا___"

اماں اس کی پھرتی پہ مسکرا کہ رہ گئیں جبکہ مانی بخار کی وجہ سے چرپائی پہ بیٹھا رہا وہ اماں سے باتوں میں مگن چائے پی رہا تھا نورِ حرم میشن لے آئی چٹائی پہ بیٹھی ساتھ والی آنٹی کے کپڑے سلائی کرنے میں مصروف ہو گئیں____"

____کچھ دیر بعد اماں عصر کی نماز پڑھنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئیں اور وہ جا کہ اس سے کچھ فاصلے پہ بیٹھ گیا"

سنو تمھارے پاس سو روپے ہوں گے____؟؟سگریٹ لینے ہیں وہ اسے مصروف دیکھ کہ مخاطب ہوا تھا"

سوٹے کے علاوہ کوئی چیز نظر بھی آتی ہے تمھیں____؟

اس نے خشمگیں نظروں سے زمین کو گھورتے اسے صبح چاچو اور اس ڈھیٹ کی جھڑپ کو سوچ کہ خفگی سے کہا جو صبح صبح زوردار ہوئی تھی چاچو نے صبح پھر سے اسی ٹھکائی بیلٹوں سے کی____"وہ جانتی تھی اسکی ناقص کارکردگیوں کے بارے میں اس لیے طنزیہ سوال کیا"___

ہاں پہلی دفعہ ہی دیکھ رہا ہوں_____"اس نے بڑے غور سے دیکھتے عجیب کشمکش سے انداز میں جواب دیا کیا_____؟اس کے اتنے عجیب سے انداز میں وہ بنا اس کی طرف متوجہ ہوئے بولی ایک دفعہ دیکھ لیتی تو مر کہ بھی نہ پوچھتی"____

تمھاری گردن پہ چھوٹا سا تل آج ہی تو نظر آیا ہے پہلے تو کبھی نظر نہیں آیا یا شاید میں نے ہی کبھی غور نہیں کیا_"ایک گہری نگاہ اس کی گردن پہ جمائے مدھم مگر معنی خیز لہجے میں جواب دیا اسکی آنکھوں کی چمک واضح تھی پر شوخ نگاہوں کی پہلے تو تاب نہ لا سکی مگر پھر ہمیشہ کی طرح اسے ق"تل کرنے کو جی چاہا جس نے سوال کیا کیا تھا____؟اور جواب کیا ملا تھا"____

ایک نمبر کے کمینے،ڈھیٹ،انسان ہو تم او جھل ہو جاؤ میری نظروں سے ____ میں تمھارا سر پھوڑ دوں گی سوٹے مار سستے واحیات انسان ____ "آج تک صرف اور صرف امی کی وجہ سے برداشت کیا ہے نہیں تو اب سارے کے سارے دانت توڑ چکی ہوتی میں تمھارے ___"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

اسکی بے باکی سنتے چہرہ یکدم لال ہوا سٹپٹاتے ہوئے اس نے ڈوپٹے سے گردن بھی ڈھک دی جو ذرا گردن سے ہی ڈھلکا ہوا تھا اس نے ادھر اُدھر دیکھا کوئی چیز ارد گرد نہ دکھی تو چپل اتارتے اس کی طرف پھینکی جو اس کے سینے سے ٹکراتی نیچے گر پڑی ____"

"____اچھااچھاجارہاہوں میں____"وہ اسے شیرنی کی مانند دیکھتا آنکھ مارتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

سحر کے وقت اذانیں ہوئی تو اس کی آنکھ کھل گئی وہ ہمیشہ اسی وقت اٹھ جایا کرتی چاہے جتنی بھی سردی ہوتی وہ

"___ سیڑھیوں پہ بیٹھ کہ اذان سنا کرتی وہ وضو کرتی شال لپیٹے لائٹ آن کیے صحن میں چہل قدمی کرنے لگی

کچھ دیر بعد قریبی مساجد میں اذانیں مکمل ہوگئی مولانا صاحب کے بیان شروع ہوگئے تو وہ سننے کے لیے

سیڑھیوں پہ بیٹھ گئی طبعیت میں کچھ پل کے لیے سکون سا اترا____"ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑے منہ پہ پڑے تو

اٹھی جب ہلکی ہلکی آواز آئی ایسا لگا جیسے کوئی گنگنا رہا ہو سحر کے اس وقت خاموشی میں تھوڑی واضح محسوس ہوئی

"____ تو اسے حیرانگی ہوئی

غیر ارادی طور پہ اس کے قدم سیڑھیوں کی طرف بڑھے چھت پہ پہنچتے آواز تھوڑی سی اونچی سنائی دی یہ آواز تو

"____ چھت پہ بنے کمرے سے آرہی تھی چاچو کے گھر سے نیچے جانے والی گرل بند تھی

"___ اسے تجسس ہوا وہ قدم کمرے کی طرف بڑھا گئی نزدیک پہنچی تو آواز صاف تھی اس کی حیرت بڑھ گئی

میں بندہ عاصی ہوں خطاکار ہوں مولا

لیکن تیری رحمت کا طالبگار ہوں مولا

"___ وابستہ ہے امید میری تیرے کرم سے

"___ تیرا ہوں فقط تیرا پرستار ہوں مولا

اس آواز کو وہ کیسے بھول سکتی تھی یہ آواز تو اس کی روح کو سکون پہنچاتی اس آواز کو سننے کا باقدہ انتظار کرتی تھی یہ آواز کئی میلوں دور اسے سوتے ہوئے جگا دیتی ____"اسے بے پناہ حیرت ہوئی اس کے لیے یہ آواز اس وقت دھچکے سے کام نہیں تھی دروازہ بند تھا کھڑکی ہلکی سی کھلی ہوئی تھی وہ جھٹ سے آگے ہوئی سامنے کا منزل دیکھ

"____"___ کہ حیرت سے آنکھیں پھٹنے کو ہوئی

باہر کے اجالے مجھے کیا راہ سجھائے

اندر کے اندھیروں میں گرفتار ہوں مولا

تاریخ بھی میری نہیں پہچانتی مجھ کو

"____ کیسا یہ جغرافیہ بردار ہوں مولا

جس سے گزر جاؤں وہ در کھول دے مجھ پہ

خود اپنے ہی رستے کی میں دیوار ہوں مولا

صاف ستھرے سفید لباس میں ملبوس، ماتھے پہ رومال باندھے، ہلکی بڑھی داڑھی پلنگ کے ساتھ ٹیک لگائے گود پہ قرآن پاک سینے سے لگائے آنکھیں موندے حمد کے اشعار پڑھتا بلاشبہ صالح ہی تھا کیا واقعی وہ اتنا پیارا تھا اسے لگا وہ خواب کی کیفت میں ہے مگر یہاں تو پورے کا پورا وہ مجسم حقیقت تھا____؟؟؟

چہرے پہ پھیلا ہوا نور واضح نظر آرہا تھا آج کشادہ چہرہ لمبے بالوں کی زد میں "___ مانی_____"وہ بڑبڑائی نہیں تھا وہ مکمل طور پہ اس کے لفظوں میں کھو گئی اس کی پُرسحر آواز میں نورِ حر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے روح میں سکون اور جادو بکھیر دینے والا سحر اور طلسم تھا کانوں سے گزرتی آواز نے دل میں مدغم ہوتی محسوس ہوئی اس کے لیے گویا وقت رک گیا آواز اتنی زیادہ اونچی نہیں تھی مگر رب نے اس گھٹیا شخص کا بعید کھولنے ___ کے لیے اسے اس وقت یہاں لے آیا آج وہ اندھیری رات میں کھڑی اسکے اندر بعید پا گئی

"____ دل میں آئی کہ دروازہ کھول کہ چلی جائے اس کے پاس بیٹھ کے اس کو سنے

پستی سے اُبھرنے کی اگر شرط ہے سولی

سولی پہ بھی چڑھنے کو تیار ہوں مولا

یہ آواز پچھلے دو سالوں سے اس کے ذہن پہ پہ تسلط ہو گئی تھی اور آج پورے کا پورے صالح اس کی روح پہ مسلط ہوا اس کو سنتے کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہونے لگی وہ یخ بستہ وجود لیے وہیں کی وہیں کھڑی ہو گئی ____

وہ حمد مکمل کر چکا تھا مگر نورِ حرم جیسے ابھی تک اس کیفیت میں تھی وہ اب مدھم مدھم سی تلاوت کرنے میں مگن تھا ____"

"____ کیا یہ مانی تھا ____ صالح ____؟؟؟ یا پھر کوئی بہروپیہ وہ ہر چیز سے بے خبر اس پہ واضح ہو گیا تو یعنی وہ گھٹیا شخص پچھلے دو تین سالوں سے رب کا اتنا پیارا تھا یا ہمیشہ سے ہی اللہ نے اسے اپنی قربت کا شرف بخشا تھا ____" بات پہ بات قہقے لگانے والا نشئی انسان کا اللہ سے اتنی قریبی تعلق تھا کہ اس دن بھر سوٹے مارنے والے سستے انسان کو اللہ اپنے گھر میں پناہ دی ____"

"____ کوئی بات تو تھی اس انسان میں

میری رات، دن میں چھپی چھپی

"____ میرا دن چھپا کسی رات میں

"_____ میری زندگی اک راز ہے

"____ کوئی راز ہے میری بات میں

"____ میں جہاں کہیں بھی الجھ گیا

"_____ وہیں گرتے گرتے سنبھل گیا

مجھے ٹھوکروں سے پتہ چلا

"____ میرا ہاتھ ہے کسی کے ہاتھ میں

یااللہ اس نے قدم پیچھے بڑھا لیے کیا یہ حقیقت میں صالح ہی تھا نجانے کتنی دیر بعد اس نے قدم نیچے کی طرف

بڑھائے آج اسے اپنا آپ چھوٹا محسوس نظر آرہا تھا

اگر اسکو بخار نہ ہوتا تو کیا اسے مانی میں چھپا صالح نظر آتا___ وہ آج یا پھر کبھی بھی اس کا بعید نہیں پا سکتی تھی

"____

آپ کی نیت کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو لوگ آپ کو آپ کے دکھاوے سے جانتے ہیں اور آپ کا دکھاوا کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو اللہ آپ کو آپکی نیت سے جانتا ہے____"یہ الفاظ اسی ہی شخص کے تھے جس کی نیت کو آج دیکھا واقعی اس شخص کو دکھاوا نہیں آتا تھا___"

کتنی سوچوں کی گردان میں وہ کھوئی نیچے آئی وہ سوچوں میں گم ہوئی کہ کیا اب زندگی بھر وہ اس شخص سے سر اٹھا کہ بات کر پائے گی جس کو سرعام اس کے گناہوں کا طعنہ دیتی تھی فلحال تو وہ خود سے ہی نظریں نہیں ملا پا رہی تھی____"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

Epi # 20

___ میں"ریزہ ریزہ ہو گئی اس کے غرور کا بت جو پاش پاش ہوا"آج وہ ہار گئی اس کی اونچی ناک،اس کی بے شک دلوں کے بعید اللہ جانتا ہے کہنے کو تو کچھ بھی نہیں تھا مگر اس کے دل میں جو توڑ پھوڑ تھی وہ صرف وہ ہی جانتی تھی اسے بری طرح شکست ہوئی آج بلند و باکردار پڑھی لکھی، شکل وصورت کی شہزادی، نیک سیرت شائستہ ومتانت لہجے کی حامل نورِ حرم ہار گئی اور وہ گلی کا نشئی موالی، ڈھیٹ بات پہ بات بے ڈھنگے قہقہے لگانے والے بدکردار شخص کو وقت نے فاتح ٹھہرایا ہاں وہ بری صحبت کا سوٹے پینے والا مانی جیت گیا وہ اللہ کی نظر میں

بلند ہوا کیونکہ اس نے اپنے کردار کا پرچار کبھی نہیں کیا تھا وہ کون تھا___؟؟کیا تھا___؟؟دنیا نہیں جانتی تھی وہ اللہ نے اسے راستے کے لیے چُنا تھا اور کئی کفر کے راستے سے پلٹ کہ ہد "____ جو تھا اسے اس کا اللہ جانتا تھا ایت کے راستے پہ آئے جن میں واضح مثال حضرت عمرؓ اور حافی تھے عمر کی جرات و بہادری کی بے مثال نمونہ تھے جن کی بہادری اور عدل سے قیصر و کسرا جیسے مشہور بادشاہ کانپتے تھے لرز جاتے تھے وہ عمرؓ جو غیض و غضب سے بہن کو قتل کرنے کے ارادے سے تلوار لیتے انکے کمرے کی طرف گئے مگر پھر رب کا کلام، تلاوت کے جادوئی الفاظ سن کہ لرزا ٹھے دل سے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی صدا بلند ہوئی____"ان کے اسلام کی طرف قدم کی وجہ سے کفر پہ زوال آگیا باطل مٹ گیا"____

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

بشر حافی شراب کے نشے میں مبتلا انسان تھے لیکن اللہ نے خود پیغام بجھوا کہ وقت کا ولی بنایا وجہ صرف ایک عمل تھا جو انھیں برائیوں کی دلدل سے نکال کہ ہدایت کی روشنیوں کی طرف لایا نیکی چھوٹی ہو یا بڑی نیکی، نیکی ہوتی ہے____"

بشر مہ خانے کے مالک تھے رات کا وقت تھا بغداد کے مشہور مہ خانے کے دروازے پہ دستک ہوئی تو اس مہ خانے کے مالک نے نشے میں دھت گرتے لڑکھڑاتے ہوئے دروازہ کھولا سامنے سے سادہ سے لباس میں پر وقار

اب یہ بند کرنے کا وقت ہے کل آیئے گا___"بیزارگی سے کہتے وہ "___ شخص کھڑا تھا معاف کیجے گا مجھے

"____دروازہ بند کرنے لگے جب اس شخص نے کندھے پہ ہاتھ رکھتے روکتے ہوئے کہا

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219
Email: info@novelsmafia.com
Published on: NovelsMafia.com

مجھے بشر بن حارث سے ملنا ہے اس کے نام بہت اہم پیغام ہے____"اس کا سوال سن کہ مالک اپنا نام سن کہ اس بار چونک کہ رک گیا

"____جی بولیے____"میرا نام ہی بشر بن حافی ہے

کیاواقعی آپ بشر بن حارث ہیں____؟؟اس شخص کو یقین نہیں آیا حیرت سے بشر بن حافی کو اوپر سے نیچے

"____ دیکھا جو شراب کے نشے میں جھول رہا تھا

؟؟"بشر بن حافی اکتاہٹ سے کہا تو اجنبی شخص نے آگے بڑھتے ان کے ہاتھ کو پکڑ کے_ کوئی شک ہے آپ کو

"___ بوسہ دیتے کہا

بشر بن حارث____"ارض وسماء کے مالک نے مجھ سے فرمایا کہ میرے دوست بشر بن حارث کو میرا اسلام

کہ جو عزت تم نے میرے نام کو دی ہے وہ ہی عزت رہتی دنیا تک تیرے نام کو " عرض کرنا اور اسے کہنا

"___ ملیں گی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اس اجنبی شخص کا یہ کہنا کہ بشر بن حارث کی نگاہوں میں وہ ومنظر گھوم گیا جب وہ ایک دن معمول کی طرح نشے

لکھا ہوا تھا انھوں نے "میں دھت چلے آرہے تھے کہ گندگی کے ڈھیر پہ پڑے ایک کاغذ پہ پڑی جس پہ "اللہ

"____ کاغذ کو ب-ڑے احترام سے چوما صاف کر کے خوشبو لگائی اور پاک وبلند پہ یہ کہہ کہ رکھا

اے عرش کے عظیم الشان مالک! یہ جگہ تو بشر کا مقام ہے تیرا نہیں____"بس اس گناہ گار شخص کی یہ ہی ادا

بشر بن حارث کو بشر بن حارث رحمت اللہ علیہ بنا گئی جس وقت بشرِ حافی کو رب کا یہ پیغام ملا اس وقت بشرِ حافی

ننگے پاؤں تھے اور پھر آپ نے ساری زندگی ننگے پاؤں گزار دی اور چوپائے بھی ان گلیوں سے کبھی نہیں گزرے کہ جن گلیوں سے بشرِ حافی گزرتے تھے صرف اس وجہ سے کہ آپ رحمت اللہ علیہ گزرتے تھے جن کو اللہ نے ہدایت دی تو وقت کے ولی بنے ان کے دل میں رب کا اتنا تقوی پیدا ہوا کہ ننگے پاؤں عبادتیں کیں وہیں بشرِ حافی رحمت اللہ علیہ جن کے متعلق اپنے وقت کے امام احمد بن حنبل رحمت اللہ فرمایا کرتے تھے

"____ کہ اے لوگوں _____"جس اللہ کو احمد بن حنبل مانتا ہے اسے بشرِ حافی پہچانتا ہے

عمرؓ ہو یا حافی اللہ سب کا ایک ہی ہے بھلے ہم گناہوں کی دلدل میں پھنسے ہوں ہمارا چھوٹا سا عمل ہدایت کی طرف پہلا قدم ہے گناہ چاہے جتنے بھی ہوں مگر رب پہ یقین ہدایت کی طرف پلٹنے کی امید ہے____"امید کے دروازے پہ دستک دیتے رہیں اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے پاک رکھیں اور اس امید میں رہیں کہ آپ کا سب "____ سے مخلص دوست آپ سے خفا ہے کبھی تو دروازہ کھولے گا اور بے شک وہ دروازہ کھول سکتا ہے

وہ صبح سے پریشان و پیشماں تھی اس کو فجر پڑھنے کی نیند نہیں آئی صالح کے اندر کا بعید جاننے کے بعد جیسے اس کے اندر تک گہرا سکوت چھایا ہوا تھا اسے وہ نشئی شخص مغرب کے بعد کسی اسرار موز کی ڈھلتی رات کی مانند معلوم ہوا وہ واقعی عام انسان نہیں تھا اسے آج معلوم ہوا کہ وہ بظاہر فقیر نظر آنے والا انسان اپنے اندر کی تہوں

میں کتنے راز دفن کر بیٹھا ہوا تھا بظاہر کھلے لباس میں ملبوس قہقے لگائے چھوٹی نظر کر کے مشکوک انداز میں دیکھنا اسے گہری سوچوں میں ڈال گیا کہ اس کے دیکھنے کا عام سا انداز جانچ پڑتال اور پرکھنے کا زاویہ لگا اس کی نظر یہ بظاہر کسی نکتے پہ رکی معلوم ہوتیں ایسا لگتا جیسے وہ گھور رہا ہو، وہ جب گھور کہ سب کو دیکھتا تو کسی پاگل خالی الزاہن شخص کی طرح لگتا مگر کسی کو بھلا یہ کیسے معلوم تھا کہ کھوجی نے بھی کبھی کھوج کا اصل مقصد بتایا____؟؟ وہ اس شخص کی ذات کو ہر زاویے سے سوچتی رہی کتنے گتھ جوڑ ملاتی رہی مگر کوئی فائدہ نہ ملا آخر کار

"___ سر میں درد ہونے لگا

اماں نے دو تین دفعہ اسکی غائب دماغی کو دیکھ کہ پوچھا مگر وہ سر درد کا بہانہ بناتے ٹال گئی ناشتہ بھی بمشکل دو تین

"____ نوالے لیا اور پھر چادر کا نقاب سیٹ کرتی کمرے سے باہر نکل آئی

"____ اے نورِ حرم کہاں جا رہی ہے____؟؟؟ اماں نے اسے عجلت میں بھاگتے دیکھا تو پکار بیٹھیں

کالج جا رہی ہو اور کہاں جا رہی ہوں اللہ حافظ____"اس نے بمشکل رک کے تیزی سے جواب دیا اور پھر سے

"___ سپیڈ پکڑی

میں نے کہہ دیا کہ تیری طبعیت "____ پر علیزے اور تیرے چاچو تو چلے گئے ہیں علیزے آئی تھی تیرا پوچھنے

"____ خراب ہے اس لیے تو آج نہیں جائے گی

"____ اماں نے بڑی معصومیت سے بتایا تو نورِ حرم نے سر پکڑ لیا

یہ کیا کر دیا اماں آپ کو تو پتہ بھی ہے کہ اس مہینے آپ کی بیماری پہ کتنی چھٹیاں کی ہیں آپ کو سر کا بھ ءبتایا تھا کہ

وہ اس معاملے میں بہت سخت ہیں____ "بجھے بجھے سے لہجے میں کہا مگر پھر اماں کو پریشان دیکھا وہ جانتی تھی

کہ وہ خود کو قصوروار ٹھہرا تھیں

اچھا آپ پریشان نہ ہوں چاچو آئیں تو دوبارہ مجھے چھوڑ کہ آئیں گے نہیں تو مانی کو کہتی ہوں____ "وہ جلدی سے

کہتی مین گیٹ سے باہر نکل آئی تھی

❤❤❤❤❤

مانی گھر ہے____ ؟؟ کچن میں داخل ہوتے ہی اس نے زارا بیگم سے پوچھا جو پراٹھا "___ چاچی____ چاچی

____ بنانے میں مصروف تھیں انھوں نے وجہ پوچھا تو اس نے پوری روداد سنا دی

بیٹھک میں دیکھو کیا پتہ وہ ادھر ہی لیٹا ہو طبعیت خراب تھی مجھے کچھ دیر پہلے چائے کا کہہ کہ گیا تھا

ایک نظر اس کے پریشان چہرے کو دیکھتیں انھوں نے اسے مانی کا بتایا تو وہ تیزی سے کچن سے نکلی دل کو کچھ

"___ ڈھارس ملی کہ چلو آج کا دن ضائع ہونے سے تو بچ جائے گا

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219
Email: info@novelsmafia.com
Published on: NovelsMafia.com

مگر یوں اکیلے اس کے پاس جانے سے ہچکچاہٹ سی آڑے آئی جب سے اس کا بعید معلوم ہوا وہ اندر سے بری

طرح شرمندہ تھی ابھی تک صالح کا چمکتا اور روشن چہرہ اس حفظ تھا کچھ دیر وہ سوچتی ہوئی دبے دبے قدموں

"____ سے بیٹھک کی جانب بڑھی

جو بیٹھک کے کونے میں پڑی چرپائی پہ کمبل لپیٹے سر کے نیچے ہاتھ رکھے سویا ہوا تھا یا شاید غنودگی میں تھا

وہ دھیمے دھیمے قدم اٹھاتی چرپائی کے پاس چلی آئی لال ٹماٹر کی طرح دہکتا چہرہ، سانس کی تیز آوازیں واقعی حقیقت میں اسے بخار تھا وہ بدستور بغیر پلکیں جھپکے دیوانہ وار اسے دیکھتی رہی حیرت و پریشانی دل کی توڑ پھوڑ لیے وہ اسے کھوجتی رہی آج اسے نجانے کیوں اس میں گلی کا نشئی مانی نظر نہیں آیا اس نے ہر طرف سے اس کی ذات کا صحفہ پلٹا مگر کیوں وہ اسے صالح لگا اور وہ بھی اپنا اپنا سا جو صرف نیک راہوں کا ہمراہی تھا اس نے نگاہ کا رخ بدلا تو

"____ اس شخص میں ہر طرف تبدیلیاں نظر آنے لگی وہ اسے جاسوسوں کی طرح کھوجنے لگی

حقیقت میں تبدیلی کا عمل بہت پراُسرار نظر آتا ہے ہم جب کسی الجھے ہوئے شخص میں کوئی تبدیلی پائیں تو ہم خود کو بھول کہ اس کے بدلنے کے پیچھے کی وجوہات کو کھوجتے ہیں انسان فطرتاً پراُسرار شخصیت کا مالک ہوتا ہے اسے دوسروں کی ذات کو پرکھنے کا تجسس ہمیشہ سے رہا ہے اور آج وہ انا پرست لڑکی خود کو پسِ پردہ رکھ کہ اسے کھوجنے

"____ میں مصروف تھی

"____ وہ اسے دیکھتے باریکی سے سوچ رہی تھی لیکن پھر اسکو ہلتا دیکھ کہ جلدی سے حواس آئی اور خود پہ قابو پایا

"____ مانی مانی____"اس نے دو دفعہ پکارا مگر اس کی پکار شاید اس تک پہنچ نہ سکی

مانی_____مانی____"اپنی سی کوشش کرتے ہوئے پھر سے پکارا گیا مگر دوسری طرف کوئی اثر نہیں پڑا"____

وہ جھجھکتے ہوئے اس کی چارپائی کے قریب آئی پھر سے پکارا مگر شاید اس نے کوئی میڈیسن لی ہوئی تھی پہلے تو خیال آیا کہ زارا چاچی کو بلا کہ کہے کہ اسے اٹھادیں مگر پھر سوچا ایسی بھی کیا شرم وہ محرم تو ہے____؟

مگر تم نے اسے محرم مانا ہے کبھی____؟

یہ اندر سے آتے ضمیر کی آواز تھی جو اسے بری طرح جنجھوڑ کہ رکھ گئی تھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

ہر وقت بے رخی،انا کا پرچم بلند کیے اتنے مقدس رشتے نیچے دکھاتے اس رشتے کی تذلیل کی فرمانِ باری تعالی ہے

"___ تم نکاح کرو دلوں میں محبت میں ڈالوں گا

اس نے تو نکاح کیا تھا اور بے شک رب نے محبت بھی ڈالی مگر برتری کا غرور کھا گیا تھا اسکو____!!!یہ جانتے ہوئے بھی میاں بیوی میں برتری کمتری کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا وہ کہتی تھی وہ اسکا محافظ نہیں بن سکتا مگر اس نے محافظ سمجھا کب تھا اس کو گلی کے کتے تک سے تشبیہ دے ڈالی مگر یہ اس شخص کی ہی مراد نگی تھی کہ اس نے کچھ کہا بھی نہیں____"اپنی مراد نگی کے زعم میں اس کی روح کو کرچی کرچی نہیں کیا اسے توڑ کہ اسکی انا کے بت کو مسمار نہیں کیا____"وہ ہی تو تھا جو سچا مرد کہلانے کے قابل تھا نکاح کے مضبوط رشتے میں ہونے کے باوجود بھی اسکے قریب نہیں آیا حالانکہ اسکی روشن آنکھوں میں واضح اپنا عکس دیکھا اور نکاح کے بعد نہیں بلکہ جب سے اس نے جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھا اس وقت تو وہ اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی تھی نکاح کے رشتے

"____میں بندھنے کے بعد بھی اسے دُھتکار نا فرض سمجھتی تھی

ہر زوایے سے سوچتے ہوئے چارپائی کے نزدیک آئی آج اسے اس شخص کو دیکھ س کے دل کو کچھ کچھ ہوا حیا کی لالی چہرے پہ بکھر گئی اونچا لمبا چھ فٹ سے نکلتے قد کا مالک شخص تھا جس کے پاؤں چارپائی کی حدود سے باہر تھے

کل تک شرابی آوارہ اور ڈھیٹ نجانے کیا کیا کہتی رہی دراصل اسطرح اسے بھلا دیکھا کب تھا آج یوں اتفاقاً دیکھ رہی تھی اور یہ احساس ہی بہت خوشگوار تھا کہ یہ شخص پورے کا پورا اسکا ہے"____

کچھ سوچتے ہوئے اسے کندھے سے جنجھوڑا جس سے تپش نکل رہی تھی اسے دیکھ کہ لگ رہا تھا جیسے وہ لاوارث ہے"____وہ ہلکا سا ہاتھ رکھتے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا جس سے گرم تپش نکل رہی تھی"____وہ حیران سا اسے اپنے اوپر جھکا دیکھ رہا تھا پھر اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا جو اس کے کندھے پہ رہا تھا نورِ حرم نے اس کی آنکھوں میں در آنے والی بے یقینی کو دیکھا اور ہاتھ پیچھے کھینچ لیا اور پھر چارپائی سے دور فاصلے پہ کھڑی ہو گئی"____

"____تم خیریت"____وہ اٹھ بیٹھا جیسے یہ امید نہیں تھا وہ یوں اسے وقت آئے گی میں کہنے یہ آئی تھی کہ مجھے سکول تو چھوڑ آؤ دراصل چاچو اور علیزے چلے گئے ہیں مگر شاید تمھیں بخار ہے میں آج چھٹی ہی کرلوں گی"____اس نے جلدی سے آنے کا مقصد بتایا تو وہ لمبی سانس کھینچتے اٹھ بیٹھا اور اس کی طرف دیکھ کہ بلند آواز میں شعر پڑھا"____

وہ آئے ہیں گھر ہمارے ہے خدا کی قدرت

کبھی ہم ان کو اور کبھی در و دیوار دیکھتے ہیں

بخار کی حدت ست تپتا سرخ چہرہ، دھیمی دھیمی سے مسکراہٹ، چمکتی روشن آنکھیں نور حرم اپنے اوپر ٹکے دیکھ

"___ کہ گھبرا کہ پہلی دفعہ نگاہ یوں نیچے کر گئی

"____ وہ اس کے آنکھوں میں نظر آتے جذبات کو دیکھ کہ بد حواسی میں باہر جانے کو پلٹی

سنجیدہ سی آواز پہ پھر رک گئی حیرت سے پلٹ کہ اسے دیکھا جو سرہانے کے نیچے "___ رکو میں چھوڑ آتا ہوں

"____ سے چابی اٹھائے اٹھ کھڑا ہوا

ایسے ہی جاؤ گے____"وہ اسے ایک بغیر کسی جرسی یا گرم چادر میں دیکھتی بے یقین سے ہوئی کہ پہلے ہی بخار

"____ ہے اور دوسرا وہ یوں اسے اس حالت میں سر جھاڑ منہ پھاڑ حلیے میں چھوڑنے جائے گا

"___ کیا مطلب ایسے ہی____"مانی اسکی باتوں پہ رکا

مطلب یہ کوٹ پہنو، بوٹ پہنو، گرم چادر سے خود کو ڈھانپو سر پہ ٹوپی پہن لو____"میں چھٹی کر لوں گی مگر

"____ ایسے تمھیں ساتھ نہیں لے کہ جاؤں گی

"____ نورِ حرم تم پہلے ہی بہت لیٹ ہو وقت دیکھ لو

"____ اس نے دیوار کے ساتھ لگی گھڑی کی طرف اشارہ کر کے ٹالنا چاہا

لیٹ ہوتی ہوں تو ہوتی رہوں____ "وہ بے نیازی سے کندھے اچکاتی ضدی ہوئی مانی نے نفی میں سر ہلاتے اسکا کوٹ دیکھا جو دیوار پہ نصب سوٹ ریک سے کوٹ اتارتے اسے تھما یا وہ اسے حیرت سے تکنے لگا جو اپنی بے

____ خبری میں یوں اس سے کچھ فاصلے پہ کھڑی تھی مقامِ حیرت تھا کہ نورِ حرم اسکے پاس کھڑی تھی

میں زارا چاچی کے پاس جا رہی ہوں____ "جلدی کرنا پانچ منٹ ہیں تمھارے پاس مجھے مزید لیٹ مت کرنا___ "وہ اسکی نگاہوں کے تقاضوں سے خائف ہوتی تیز تیز لہجے میں کہتی باہر جانے لگی جب اس نے اسکی

"____ کلائی کو آگے بڑھتے گرفت میں لے لیا

اعتبار نہیں ہے تو آنے کا تکلف بھی مت برتا کرو مگر یوں ڈر ڈر کہ مجھے میری ہی نظروں میں گرانا چھوڑ دو

"____

پہلی دفعہ وہ اس طرح غصہ ہوا نور سہم گئی آنکھیں اٹھائے حیرت سے اس کی نگاہوں میں دیکھا اس کی آنکھوں کی ڈروں میں سرخی تیر رہی تھی وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی اسے لگا کہ کوئی اذیت کی تحریر تھی جسے اس نے

"___ ایک دم سے پڑھ لیا وہ جلدی سے اسکی کلائی کو چھوڑتا جیسے خود پہ قابو پا گیا

اسلام وعلیکم

اگرآپ اپناناول پبلش کرواناچاہتے ہیں توہم سے رابطہ کرے۔

اگرآپ کوناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں توہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارافیسبک پیج،ٹک ٹاک،انسٹا گرام،سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

مجھے تم پہ یوں چیخنا نہیں چاہیے ___ سوری ___"وہ خود ہی معذرت کرنے لگا وہ اس کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھتا جلدی سے پیچھے ہوتا مدھم سے لہجے میں بولا کہ کہیں وہ اس کے ساتھ سکول جانے سے انکار نہ کر دے ___"اور نورِ حرم حیرت زدہ اس کے پل پل بدلتے رویے کو سمجھنے سے قاصر ہوئی وہ اس کی دلی کیفیت کو سمجھنے میں صفر تھی وہ یہ سوچتی رہی کہ وہ اس پہ چیخا تو ہر گز نہیں تھا پھر اس کو ایسا کیوں لگا ___"

جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھتے ہی دنیاداری کے لیے سہی مگر ابا نے ہمارے گھروں کے درمیان پردہ بنوایا کیونکہ انھیں اپنے بیٹے پہ اعتبار نہیں تھا انھوں نے مضبوط دیوار بنائی انھیں یہ نہیں معلوم کہ میرے کرادر میں کوئی

جھول ہوتا تو دیوار پھلانگ کہ بھی پردہ ختم کر لیتا____"چلو خیر کیا پتہ ابا بھی اپنی جگہ ٹھیک ہی ہوں____"

بوٹ پہنتے بھاری گمبھیر آواز میں وہ خود میں کھوئے ابا کی اندیشوں کی روداد سنا رہا تھا نورِ حرم اسکا لفظ لفظ بغور سن رہی تھی____"

چلو آجاؤ___"بوٹ پہن کے وہ اٹھ کھڑا اور نورِ حرم بھی چادر سیٹ کرتی اس کی ذات کا نیا سرا کھوجتی اس کے پیچھے باہر نکل گئی وہ شخص حقیقت میں اسکی سمجھ سے باہر تھا___"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

دن یوں گزرتے چلے گئے علیزے کے سسرال والوں نے شادی کی تاریخ پکی کر گئے زارا چاچی کل اماں کے پاس آئی تو نورِ حرم کی رخصتی کا ذکر کر گئی لیکن اماں نے کوئی مخصوص رد عمل ظاہر نہیں کیا اس سے بات کی تو "___ اس نے فیصلہ ان ہی پہ چھوڑ دیا کہ جو انھیں مناسب لگے

ماسٹر صاحب خود نہیں آئے کیونکہ نورِ حرم کو معلوم تھا کہ چاچو اور مانی کے درمیان پھیلے تناؤ____ "علیزے نے بھی ایک دو دفعہ باتوں میں اسے ذکر کیا کہ ابو اب تک مانی سے ناراض ہیں وہ اسے بد کردار ہی سمجھتے تھے اور شرمندہ سے صائمہ بیگم کے پاس شادی کا تاریخ فکس کرنے نہیں آئے____ "نور کو اماں کچھ حد تک رخصتی کے لیے رضامند نظر آرہی تھی کیونکہ انھوں نے کہا تھا کہ میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے اس لیے میری آنکھوں کے بند ہونے سے پہلے تم اپنے گھر کی ہو جاؤ____ "تمھارے ہاتھ پیلے ہو جائیں مجھے اور کیا چاہیے وہ آٹا گھوندھتے ابھی انہی سوچوں کے تانے بُن رہی تھی

جب اسے قہقے اور کچھ شور کی دھیمی دھیمی آوازیں سنائی دی تھوڑی دیر میں ہی آوازیں نزدیک آنا شروع ہوئی سامنے مانی اور علیزے تھے علیزے نے پیچھے سے مانی کے کوٹ کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا اور مانی قہقے پہ قہقے لگائے جا رہا تھا وہ خود کو چھڑوا کہ بھاگنے کے چکروں میں تھا اور علیزے اسے پورا زور لگائے پیچھے کھینچنے میں

مصروف تھی_____"نگاہیں اٹھائے ان دونوں بہن بھائی کو دیکھنے لگی علیزے اسے بلیوں کی طرح نوچنے میں مصروف تھی حالانکہ اس کی اگلے مہینے شادی تھی مگر وہ آج بھی بچوں کی طرح پورے جاہ و جلال سے لڑ رہی تھی"___

نورِ حرم کو نجانے کیوں یہ منظر بہت پیارا لگا بہن کے شکنجے میں پھنسا صالح خود کو بچاؤ کی رٹ رٹ لگائے اسے بہت اچھا لگا"____

"____نور بچاؤ____"یہ دہائی مانی کی تھی جس نے نور حرم کی طرف دیکھتے ہی بلند آواز میں نورِ حرم کو پکارا وہ کیوں بچائے تمھیں پاؤڈری انسان____"پہلے میرا حساب بے باک کرو____"ایک بہن کا حق مار کہ تم نہ دنیا پا سکو گے اور نا آخرت____"میں جانتی ہوں تمھاری عادتوں کو دو نمبرے انسان تم مجھے باتوں میں لگا کہ بھاگ جاؤ گے"____

نورِ حرم اس کی باتوں میں کبھی نہ آنا____"میں نے اسے سو روپیہ دیا کہ تیس روپے کی میری بلیچ کریم لے آنا اور بیس روپے کی سپاری اور پچاس روپے خود رکھ لینا___"دو گھنٹوں بعد تیس روپے میری گود میں پھینک کہ

مجھے کہہ رہا ہے تمھاری بلیچ کریم نہیں ملی اور اپنی جیب پوری چیز سے بھری ہے____"یہ بڑا کرپٹ شخص ہے

"___ اسے کہو میرے پیسے واپس کرے

"____ وہ دونوں لڑتے جھگڑے اسے وکالت کے لیے بیچ گھسیٹ رہے تھے

جان کی امان پاؤں تو عرض کروں____"اس شکل کے لیے بلیچ ایک ہو یا میں پوری فیکٹری مل کھول لوں اس

"___ بل بتھوڑی کی شکل نے ایسے ہی رہنا ہے____"وہ نور کو دیکھتا آنکھ ونک کرتا بولا تو وہ گھبرا سی گئی

کمینے انسان____"علیزے نے شاکی انداز میں ہاتھ اٹھ کہ مارنا چاہا جب وہ خود کو اس کی ایک گرفت سے آزاد

"____ پاتا بھاگ نکلا

"____علیزے پیچھے چیختی چلاتی اسے بدعائیں دینے لگی

"____ میرے پاس پڑی ہوئی ہے آجاؤ میں دے دیتی ہوں

مسکراتی نور حرم نے جب اسے بدعائیں دیتے دیکھا تو اسے اپنی طرف بلا لیا خوشی کے احساس سے مغلوب

علیزے کا چہرہ دمک اٹھا اسے تو جیسے کوئی قارون کا خزانہ مل گیا تیزی سے وہ اسے دروازے کی طرف آنے کا

___ کہتی نیچے اتر گئی

❤❤❤❤❤

وہ اب اکیلی سکول آیا جایا کرتی کیونکہ علیزے کی شادی قریب تھی اور اسے مہینہ بھر کی چھٹیاں مل گئی چاچو بھی کچھ مصروف رہتے اس نے بھی چاچو کو تسلی دی کہ وہ بس یا وین سے آجایا کرے گی مگر زیادہ تر صالح کبھی گھر ہوتا تو اسے چھوڑ آتا یا لے آتا آج وہ اسکا انتظار کرتی رہی مگر وہ نہیں آیا وہ بمشکل لوکل پہ آگئی اپنے سٹاپ پہ اتری آگے پیدل پندرہ منٹ تک فاصلہ طے کر لیتی تھی ابھی بھی وہ سٹاپ پہ اتری اور چلنے لگی وہ جیسے ہی گلی سے گزرتی آگے بڑھی عجیب سا سناٹا سا تھا آج اکا دکا بچے بھی نہیں کھیل رہے تھے "____"

وہ چلنے لگی جب سامنے نگاہ پڑی کوئی وحشت سے بھرپور نگاہوں سے دیکھ رہا تھا دیکھنے میں ہی بدمعاش نظر آرہا تھا وہ بائیک پہ تھا نورِ حرم کی سانس سینے میں اٹکی اس شخص کو ایک دو دفعہ مانی کے ساتھ دیکھا اس سے زیادہ اسے وہ کچھ دیر سوچتی اپنے اعصاب مضبوط بناتی اسے نظر انداز کرتی تیز "____" نہیں دیکھا دل میں خوف لاحق ہوا تیز چل پڑی جب اسے لگا وہ بائیک سے اتر کے اس کی طرف آرہا ہو "____" وہ تیز تیز قدموں سے تقریباً بھاگنے لگی مگر پھر بھی قدموں کی آہٹ واضح سنائی دے رہی تھی "____"

ایک بھیڑے نماانسان کو دیکھتی اپنی عزت کو بچانے کی خاطر وہ تنگ سی گلی میں گھس گئی ایک گھر کا دروازہ کھلا دیکھ کہ جلدی سے گیٹ کے اندر داخل ہوئی اور دروازہ بند کر لیا قدموں کی آواز قریب آتی ختم ہو گئی تو دروازہ کھول کہ باہر نکلی اور پھر تقریبا بھاگ کہ اپنے گھر میں پہنچی____"اماں پلنگ سے اٹھتی اسے یوں دیکھتی اٹھ کہ اسکے پاس آئیں____"

اے نورِ حرم کیا ہوا میری بچی____"اس کی پھولی،اسکے بکھرے حلیے،آنسوؤں تر بتر چہرہ دیکھ کہ اماں کو ہول اٹھے دل پہ ہاتھ رکھ کہ اسے پوچھا اس کی حالت کو دیکھتے اسے پکڑ کہ پلنگ پہ بیٹھایا____"

امی____اماں آپ کی بیٹی کسی دن اندر سے ختم ہو جائے گی____"وہ روتے ہوئے کہنے لگی دل کیا ڈھاڑیں مار مار کہ روئے____"

اماں مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دیں اپنی ذات کا ماتم کرنے دیں____"وہ اماں کو پاس بیٹھے دیکھ کہ خفگی سے بولی

ہوا کیا ہے بتاتو سہی میری بچی____"اماں نے اس کے پرس کو سائیڈ پہ رکھتے فکر سے پوچھا____"

کیا مانی نے کوئی ایسی ویسی حرکت کی ہے تیرے ساتھ____؟اس کے حلیے سے یہ اخذ کیا جب سر پہ باپ جیسی مضبوط چھت نہ اور بغیرتوں کے سامنے سینہ تان کہ دفاع کرنے والا بھائی نہ ہو تو پھر

وہ رندھی آواز میں کہتی کمرے کی جانب بڑھ گئی اور دروازہ اندر سے بند کر لیا تھا "___ یہ ہی سب کچھ ہوتا ہے

جب کہ اماں تولتی نظر قرص سے دیکھتی رہی اور پھر بغیر اصل حقائق جانے اٹھ کہ زارا بیگم اور ماسٹر صاحب کے

پاس چلی آئیں ___"

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔ شکریہ

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!
WhatsApp: 0314-9652219
Email: info@novelsmafia.com
Published on: NovelsMafia.com

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

میں نے کبھی مانی کو غیر نہیں سمجھا ایک دماغ ہونے کی حثیت سے ہمیشہ اس کی "____ دیکھیں بھائی صاحب

عزت کی اس کی حرکتوں اور بری خصلتوں کے باوجود بھی اپنی پھول جیسی بچی کو آپ کے سپرد کیا حالانکہ اپنی

بیٹی کی آنکھوں میں میں نے واضح شکوے دیکھت تھےاوراب بھی زارانے جب مجھ سے رخصتی کی بات کی تو میں نےاس بارے میں غوروفکر کیااورمیرا بھی دل تھاکہ علیزے کے ساتھ ہی نورحرم کی رخصتی کردوں وہ پانچ سال سے میری خدمتیں ہی کرتی آئی ہےماں ہوں اسکی میرا بھی دل ہے کہ میری بیٹی کا بھی خوشیوں پہ حق ہو لیکن آج پھر سے مانی نے اسکے ساتھ بدتمیزی کی ہےاس کا باپ نہیں ہے تواسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ لا وارث ہے خود کو کمرے میں بند کرلیاہے آپ اس کو سمجھائیں نہیں تو پھر مجھے سمجھانا آتا ہے"____

کہاں ہے وہ اُلو کا پٹھا بغیرت شخص____؟؟وہ غیض وغضب سے اٹھ کھڑے ہوئے ان کی ڈھارتی آواز پورے گھر میں گونجی وہ غصے سے کمرے سے نکلے زارا بیگم بھی پیچھے ہی نکلیں____"مگر انھیں ٹہلتا دیکھ کہ صائمہ بیگم کو لیے اندر چلی گئیں"____

کچھ دیر وہ صحن میں ٹہلتے رہے جب وہ اپنے دھیان میں گھر میں داخل ہوااور پھر ماسٹر صاحب کا غصہ عود آیا وہ خود چلتے دروازے تک اس کے پاس آئے ہمیشہ کی طرح اُن کا پہلا وار اس کا گریباں تھا"____

تیری ہمت کیسے ہوئے میری بھتیجی کو ہراس کرنے کی____؟؟تو خود کو اتنا نامی سمجھتا ہے____"مسئلہ سارا میرے ساتھ ہے تو نے بچی کو کیوں تنگ کیا____"اس کے منہ پہ تھپڑ مارتے وہ چیخ اٹھے تماشہ شروع ہو گیا زارا

بیگم کی ممتابعض اوقات ہار جایا کرتی آج بھی ہارنی تھی وہ اندر تھیں مگر شور وغل سن کہ دل بیٹھااور اندر صائمہ بیگم کے پاس بیٹھی رہیں کیونکہ یہ چخ چخ تو روز کا معمول تھی بیٹا باپ سے بدگماں تھااور باپ بیٹے سے بدگماں تھا ماسٹر صاحب نے ابھی تک اس سے بلانا گوارا نہیں کیا جس دن سے بخش محمد کی بیٹی کا سنا تھا انھیں تو ہمیشہ اس میں ____سے ہی خامیاں نظر آتی تھیں

اب کیا گناہ ہو گیا مجھ سے ____؟؟؟کیا قصور ہے میرا؟

وہ درپے در تھپڑ کھا کہ بھی پر سکون نظر آرہا تھا کیونکہ نو سال کی عمر سے مار ہی کھاتا آیا اب تو ڑین ہی ہو گیا گویا اب یہ مار ____مار لگتی ہی نہیں تھی ابا مارتے پہلے تھے وجہ بعد میں پوچھتے تھے اور آخر میں یہ کہہ دیتے باپ ہوں تمھارا حق رکھتا ہوں تم پہ"____

گناہ ہوتا کبھی نہیں ہے گناہ کیا جاتا ہے اور تو نے یہ کیا ہے ____"مرد کا بچہ ہے تو مجھ سے بات کریوں اسے گلیوں میں ڈرانے دھمکانے کی ضرورت نہیں ہے ____"اب کی بار اسے چھوڑ کہ گھورتے کہا

مرد کا تو نہیں معلوم مگر آپ کا تو بچہ ضرور ہوں اب آپ بتادیں کہ آپ مرد ہیں ____؟؟کیونکہ باپ ہونے کے اصل حق تو آپ نے مجھ پہ ہی لٹائے ہیں اس کی آنکھوں میں انھیں بغاوت نظر آئی اس لیے خاموش ہو گئے

وہ کندھے اچکاتا اندر کی جانب بڑھ گیا پیچھے ماسٹر صاحب اپنے دل کی بھڑاس نکالتے برا بھلا کہتے رہے ہمیشہ کی طرح اس پہ اثر نہ ہوا____" برآمدے میں جیسے ہی قدم رکھا تو علیزے نے اسکا راستہ روکا "____ چاچی آئی ہوں ہیں اندر تم نے نور حرم کو کیا ہے___؟؟؟سچ بتانا مجھے____"کیا تمھیں اس پہ ترس نہیں آتا کیوں اسے خود سے خوفزدہ کرتے ہو اس کا باپ مر گیا ہے یا بھائی نہیں ہے اس لیے____"شوہر ہو اس کے سر کے سائباں مگر وہ تم سے محفوظ بھی نہیں ہے کیوں___؟؟تائی امی بتا رہی تھیں کہ وہ رو رہی تھی اس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا ہے

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسلام وعلیکم

اگر آپ اپنا ناول پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔

اگر آپ کو ناول ڈاؤنلوڈ کرنے میں کوئی بھی پریشانی ہیں تو ہم سے رابطہ کرے۔۔۔۔

ناول کی اپڈیٹس کیلیے

آپ ہمارا فیسبک پیج، ٹک ٹاک، انسٹا گرام، سب جگہ پر فلو کرے۔۔۔۔شکریہ

WhatsApp: 0314-9652219

Email: info@novelsmafia.com

Published on: NovelsMafia.com

اگرایساہی صائم میرے ساتھ کرے مجھے پریشان کرے توتم اسے معاف کروگے___؟؟؟وہ کرے بھی تو تمھیں کیافرق پڑے گا تمھیں کونسا رشتوں کااحساس ہے نشے کی پُڑی نے تمھیں دنیابھلا رکھی ہے ماں باپ، "___ بہن بھائی پھر کیاچیز ہے

وہ تنگ گیااس لیے اسے جھڑکتا "___بکواس بند کرواور یہ لیکچر سسرال والوں کوسنانا مجھ پہ مت اپلئی کرو

پھر سے باہر نکلااور نورِ حرم کے رونے کا سن کہ ابا کودیکھاجو عصر کی نماز گھر ہی پڑھ رہے تھاابا کو نماز پڑھتادیکھ کہ سیڑھیوں کی طرف بڑھتاتایا کے گھر کی طرف بڑھ

"___گیا

❤❤❤❤❤❤❤

دروازہ واقعی بند تھاآج ٹیویشن والے بچے بھی نہیں تھے گھر میں عجب سا سناٹاا ترا ہوا تھاوہ دروازے کی طرف

"___ بڑھااور ہلکاسادروازہ بجایا

نورِ حرم___نورِ حرم___"اپنی سی کوشش کرتے ہوئے اس نے اسے پکارا لیکن وہ باہر نہیں آئی تھی

"___نور___نور بڑے پیار سے پکارا گیا کہ وہ دروازے کھولے وہ بے چین سا تھا

کچھ دیر بعد اسے دروازے کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر کھل گیا سامنے سیاہ چادر کندھوں کی ایک طرف لٹکی ہوئی، بال چوٹی سے باہر نکلے ہوئے، پورا چہرہ آنسو سے تر وہ اس کی بکھری حالت کا جائزہ لے رہا تھا جو سکول سے آتے شاید ابھی تک روتی رہی تھی "____

ص____ صالح وہ تڑپ کہ اس کی آغوش میں آسمائی اور صالح کو لگا جیسے اس کے عشق نے اوجِ کاملیت کو چھو لیا ہو اس کے منہ سے سنتا اپنا نام اسے کتنے عرصے بعد محسوس ہوا کہ کیا وہ واقعی صالح ہے____؟؟ وہ تو جیسے خود کو رکھ کے کئی بھول گیا تھا حیرت کی انتہا تھی کہ وہ اس میں سمائی اسے اپنا آپ یاد کرا گئی جو کتنے عرصے سے خود کو بھلا بیٹھا دیا تھا اور آج اسے سہی معنوں میں لگا کہ وقت نے اسے فاتح ٹھہرا دیا تھا

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

جاری ہے

If you want Publish your Novel Contact Us.....

WhatsApp: 0314-9652219

Website: Novelsmafia.com

Email: info@novelsmafia.com